إِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيمٍ

تصنیف حاجی محمد بن عبد اللہ بن نور الدین غفر اللہ ذنوبہم رسالہ نافعہ موسوم باسم گرامی حضور نظام



باہتمام ابو الحسنات حافظ قطب الدین احمد غفر لہ اللہ الصمد در ماہ رجب سنہ ۱۳۴۳ ہجری نبوی

مطبع علوی واقع کریم دین نالہ لکھنؤ مطبوع

قیمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

فصل دربیان حمل اور حالات ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ عبد اللہ ابن عباس کی ایک روایت مین آیا ہے کہ جس شب دوشنبہ مین آنحضرتؐ کا حمل شکم مادر مین قرار پایا اُس رات قریش کے جانورون نے کلام کیا کہ آج حمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوگیا قسم ہے رب کعبہ کی وہ امین دنیا و امت ہین۔ اور ہر ایک کاہن نے خبر دی اور اُس شب مین تمام دنیا کے بادشاہون نے اپنے اپنے تخت صبح کو اُلٹے پائے۔ اور دن بھر بادشاہون کی زبانین بند رہین اور مشرق کے جانورون نے مغرب کے جانورون کو اور مغرب کے جانورون نے مشرق کے جانورون کو آگاہ کیا اور خوشخبری دی۔ اور ہر ایک دریا نے دوسرے کو خوشخبری دی اور مبارکبادیان۔ اور زمین و آسمان مین منادی ہوگئی کہ آج خیر العالمین کا حمل ہوگیا نام اُس کا محمد رکھا گیا ؎

مُحَمَّدٌ جَاءَ بِالْاٰیَاتِ وَالْحِکَمِ — مُبَشِّرًا وَنَذِیْرًا جُمْلَۃَ الْاُمَمِ
مُخْبِرًا عَنْ عُھُوْدِ الْخَلْقِ فِی الْقِدَمِ — وَمُوْصِلًا خَیْرَ الْاَحْبَابِ فِی الْحَرَمِ

محمد آیا ہے ساتھ آیات محکمات کے — وہ بشیر و نذیر ہے طرف سب امتوں کے
وہ مخبر ہیں قدیم و جدید باتوں کے — اور موصل ہیں اعمال پوشیدہ کے طرف منعم کے

اور آنحضرت کی والدہ فرماتی ہیں کہ صبح کو پرندوں نے میرا حجرہ ڈھانپ لیا جن کو میں نے پہلے نہیں دیکھا تھا ان کی چونچیں زمرد کی اور پر یاقوت کے تھے۔ اور مشارق و مغارب کھل گئے۔ اور تین علم نصب دیکھے۔ ایک علم مشرق اور ایک مغرب کی جانب اور ایک ظہر کعبہ پر دیکھا۔ اور جب مجھ کو درد زہ شروع ہوا کسی نے مجھ کو گود میں اٹھا لیا اور عورتوں کے ہاتھ تو محسوس ہوتے تھے۔ لیکن صورتیں نظر نہیں آتی تھیں۔ جب آپ زمین پر تشریف لائے تو آپ کی انگشت مبارک مترفع تھی۔ اور آسمان سے منادی ہوئی کہ محمد کو مشرق و مغرب و دریا میں داخل کرو تاکہ یہ ان کی صورت و شکل خواص اور نام پہچان لے کہ دنیا میں شرک مٹائیگا ناگاہ آپ میرے پاس آئے سفید کپڑوں میں جنکے نیچے سبز ریشم اور موتیوں کی جھالریں لگی ہوئی تھیں اور کوئی کہہ رہا ہے کہ ان کو کنجیاں نصرت و ہوا اور نبوت کی دے دو ؎

مُحَمَّدٌ خَيْرُ خَلْقِ اللّٰهِ وَالرُّسُلِ — دِيْنُهُ نَاسِخُ الْأَدْيَانِ وَالْمِلَلِ
محمد بہترین خلق اللہ اور رسولوں سے ہیں — اور دین ان کا جملہ ملتوں اور ادیان کا ناسخ ہے

اور ایک روایت میں آیا ہے عبد اللہ بن عباس سے کہ عبد المطلب کا بیٹا عبد اللہ تھا (یعنی والد آنحضرتؐ کے) اتفاقاً ان کا گذر یمن میں ایک عورت فاطمہ نام پہ ہوا اور وہ عورت عالمہ و کاہنہ تھی اور کتب سابقہ کی بھی عالمہ تھی اس نے عبد اللہ سے کہا اگر تو مجھ سے جماع کرے تو میں تجھ کو ایک سو اونٹ دونگی۔ اس نے کہا یہ تو کیوں چاہتی ہے۔ فاطمہ نے کہا تیری پیشانی میں ایک نور ہے وہ جس کے پیٹ میں جائیگا بیٹا پیدا

ہوگا وہ دنیا کا مالک ہوگا۔ عبداللہ نے اُسکے جواب مین یہ چند شعر کہے ؎

اَمَّا الْحَرَامُ فَالْمَمَاتُ دُوْنَہٗ وَالْحِلُّ لَا حِلَّ فَاسْتَبِیْنَہٗ

کَیْفَ لِیَ الْاَمْرُ الَّذِیْ تَبْغِیْنَہٗ یَحْمِیْ الْکَرِیْمُ عِرْضَہٗ وَدِیْنَہٗ

لیکن حرام جو ہے پس موت اُسکے آگے ہے اور حلال تو حلال نہین بلکہ حلال ظاہر ہے
کیسے ہوسکتا ہے وہ کام مجھ سے جو تو چاہتی ہے کہ مٹا دے کریم النفس اپنی عزت اور دین کو
پھر اسکے بعد حضرت آمنہ سے حضرت عبداللہ کی شادی ہوئی اور عبداللہ آنحضرت کے
والد نہایت خوب صورت جوان تھے۔ اکثر عورتین عرب کی اُن سے شادی کی خواہش
کرتی تھین۔ اور ایک روایت عبداللہ بن عباس مین آیا ہے کہ آمنہ کہتی تھین کہ جب
حمل چھ مہینے کا ہوا تو مین نے خواب مین دیکھا کہ کوئی مجھ سے کہہ رہا ہے کہ تو حاملہ ہے
جب تو جنے نام محمد رکھنا اور اُس کو پوشیدہ رکھنا۔ مین نے سفید چڑیان دیکھین۔ جن کی
چونچین زمرد کی تھین اور پر یاقوت کے تھے اور اُنکے ہاتھون مین چاندی کی صراحیان تھین

تَرَنَّمَ الْاَطْیَارُ عِنْدَ مِیْلَادِہٖ فَرِحًا وَمَالَ الْغُصْنُ مِنْہُ بُدُوْرًا

اِلَی التَّسْبِیْحِ مُبَشِّرًا وَمُعَطِّرًا بِقُدُوْمِ اَحْمَدَ فِی الْاَنَامِ نَذِیْرًا

چڑیون نے خوشی مین آکر خوش الحانی سے مبارکبادی احمدی دی کہ دنیا مین یہ بشیر و
نذیر معطر ہین اون کی وجہ سے درخت جھک گئے اور منہ چمک اُٹھے اور مشرق و مغرب
کی زمین کو دیکھا جب مجھکو درد ولادت ہوا آنحضرت پیدا ہوے تو آپ سجدہ مین تھے

رَاَتْہُ اٰمِنَۃُ یُسَبِّحُ سَاجِدًا عِنْدَ الْمِیْلَادِ اِلَی السَّمَاءِ مُبَشِّرًا

آمنہ نے دیکھا کہ آپ بعد ولادت کے سجدے مین اللہ تعالے کی تسبیح کر رہے ہین اور
آسمان کی طرف اشارہ کر رہے ہین۔

اور ایک روایت مین آیا ہے کہ جب آپ شکم مادر سے علیحدہ ہوئے تو آپ کے ہمراہ ایک
نور نکلا جس سے مابین مشرق و مغرب چمک اٹھا اور جب آپ زمین پر تشریف لائے
تو انگشت سبابہ سے توحید کا اشارہ کیا ہے

مُحَمَّدٌ فِي الدُّجیٰ اٰیَاتُہٗ قَدْ ظَہَرَتْ ۔ غَابَ الظَّلَامُ وَالشَّمْسُ الضُّحٰی قَدْ طَلَعَتْ

محمد ساتھ اپنی قوت احکام کے ظاہر ہو گئے ہین اور ظلم سب مٹ گئے اور آفتاب اسلام کا طلوع ہوا
عرباض بن ساریہ کی روایت مین آیا ہے کہ آپ نے فرمایا اِنِّی عَبْدُ اللّٰہِ وَخَاتَمُ[ك] النَّبِیّٖنَ
جس وقت آدم درمیان خاک کے تھا

وَمِنَ الْمُخْتَصِّ بِالنُّبُوَّۃِ اَوَّلًا ۔ وَاَبُوْہُ اٰدَمُ طِیْنَۃً لَمْ یَکْمُلَا

آپ اس وقت سے خاص نبی ہین جب آدم مٹی مین غیر مکمل تھے۔ اور مین دعوت
ہون ابراہیم کی یعنی اِذْ قَالَ اِبْرَاھِیْمُ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ الی آخر الآیۃ
ترجمہ جب کہا ابراہیم نے اے رب ہمارے بھیج اُنمین رسول اُنکی قوم کا۔ اور بشارت
ہون عیسیٰ کی۔ اور خواب ہون اپنی والدہ کا۔ حضرت کی والدہ نے وقت وضع کے ایک
نور دیکھا جس سے قصور بصرہ و شام نظر آئے اور نبیون کی مائین بھی اسی طرح دیکھتی تھین
شام کا ملک انبیاء کا محشر و منشر ہے۔ علیہم الصلوۃ والسلام۔ آنحضرت جب پیدا ہوے
ابلیس آسمان سے روکا گیا صَاحَ وَنَادٰی عَلٰی نَفْسِہٖ وَیْلًا وَّثُبُوْرًا چیخا پکارا اور
افسوس کیا اپنے نفس پر کہ اب ہلاکت ہے۔

آپ کی ولادت ۱۲۔ ربیع الاول روز دوشنبہ کو ہوئی۔ اور ابتداء نزول وحی
و ہجرت از مکہ۔ و نزول سورۂ بقر اور وفات آنحضرت بھی دوشنبہ کی ہے
فائدہ کتب تاریخ سے ثابت ہوا کہ حضرت عیسیٰ کے وقت مین ہندوستان مین

[ك] خاتم بکسر التاء یعنی مین اللہ کا بندہ اور انبیاء کا خاتم ہون یعنی میرے بعد کسی کو بعثت نہین ہے ۱۲ منہ

بکرماجیت راجہ تھا۔ اور آنحضرتؐ کے زمانہ مین ادجین مین راجہ بھوج تھا جس کا ذکر آگے شق قمر مین آئیگا۔

فصل دربیان رضاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت کو آٹھ بی بیون نے دودھ پلایا ہے ایک آپ کی والدہ نے تین یا سات دن پھر ثویبہ کنیز ابی لہب نے جس کو ابی لہب نے وقت بشارت ولادت آنحضرت آزاد کردیا تھا۔ یہ قبل از قدوم حلیمہ سعدیہ کے تھی۔ پھر خولہ بنت المنذر اور امّ ایمن نے پھر ایک عورت سعدیہ نے علاوہ حلیمہ کے۔ پھر تین عورتون نے انمین ہر ایک کا نام عاتکہ تھا اور عاتکہ اُس عورت کو کہتے ہین جو خوشبودار ہو۔ اور سب سے زائد اُنمین حلیمہ سعدیہ نے دودھ پلایا ہے۔ اہل علم نے اسکی تصریح کی ہے کہ حلیمہ کا شوہر اور اُسکی اولاد سب ایمان لے آئے حلیمہ کو جب حضرتؐ پر ڈر معلوم ہوا تو آپ کو لاکر آپ کی مان کے حوالہ کردیا آپ کی مان آپ کو ہمراہ لیکر مدینہ آپ کی خالہ سے ملانے کو آئین جو بنی النجار سے تھین۔ یہ بیمار ہوگئین۔ پھر رستہ مین انتقال ہوا مقام ابواءمین دفن کیا اُس وقت آپ کی عمر چھ سال کی تھی اور آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ مدینہ کے راستے مین یہودی و کاہن مجھے دیکھ دیکھ کے کہتے تھے کہ یہ لڑکا پیغمبر ہوگا اور مدینہ اسکی ہجرت گاہ ہوگا۔

اسماء بنت رہم اپنی والدہ سے روایت کرتی ہے کہ مین آپ کی والدہ کے پاس مرض موت مین آئی۔ آپ پانچ سال کے تھے۔ حضرت کی والدہ نے آپ کے چہرہ مبارک کو دیکھکر یہ چند شعر کہے کُلُّ حَیٍّ مَیِّتٌ وَکُلُّ جَدِیْدٍ بَالٍ وَکُلُّ کَثِیْرٍ یَفْنیٰ وَاَنَا مَیِّتَۃٌ وَذِکْرِیْ بَاقٍ وَقَدْ تَرَکْتُ خَیْرًا وَوَلَدْتُ طُھْرًا پھر آمنہ مرگئین ہم سنتے تھے کہ جن آپ پر نوحہ کرتے ہین (المواہب)

در بیان نسب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ آنحضرت جبرئیل سے روایت کرتے ہین کہ جبرئیل نے کہا مشارق ومغارب ارض پر پھر کر دیکھا تو محمد سے بہتر کسی کو نہ پایا نسب مین - وَاثلۃ بن اسقع کہتے ہین آنحضرتؐ نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے پسند کیا کنانہ کو اولاد اسمعیل سے اور قریش کو کنانہ سے اور بنی ہاشم کو قریش سے اور مجھکو بنی ہاشم سے - اور ایک روایت ہے کہ اللہ تعالے نے مخلوق کو پیدا کیا اوس سے بنی آدم کو پسند کیا - اوس سے عرب کو اون سے مضر کو اون سے قریش کو اور اون سے بنی ہاشم کو اور مجھکو پسند کیا بنی ہاشم سے (بیہقی) آپ نسب مین سب سے زیادہ بزرگتر ہین - اور زبان مین سب سے زیادہ ترافصح اور میزان مین سب سے زیادہ ارجح ہین اور ایمان مین سب سے زیادہ اصح ہین نظر و ن مین سب سے زیادہ اعز ہین اور نسب مین سب سے زیادہ بزرگ ہین نزدیک عزوجل کے (المواهب اللدنیہ)

اور ایک روایت ہے عبداللہ ابن عباس سے کہ آنحضرت نے فرمایا بیشک اللہ تعالے نے مجھکو اور میرے قبیلہ اور میرے گھر اور اصل ونسل نفس و روح کو سب مخلوق سے پسند کیا امام فخرالدین رازی فرماتے ہین کہ جمیع آبا آنحضرت کے مسلمان تھے کیونکہ ہمیشہ آپ اصلاب طاہرین وارحام طاہرات سے تا این دم منتقل ہوتے ہوئے آئے ہین - اور اللہ تعالے فرماتا ہے اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ پس اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ ایک بھی آپ کے اصلاب مین مشرک ونجس نہین تھا -

(اَلْمَوَاهِبُ اللَّدُنِیَّہ)

شجرہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طیبہ

بن عبداللہ
بن عبدالمطلب
بن ہاشم
بن مناف
بن قصی
بن کلاب
بن مرہ
بن کعب
بن لوی
بن غالب
بن فہر
بن مالک
بن نضر
بن کنانہ
بن خزیمہ
بن مدرکہ
بن الیاس
بن مضر
بن نزار
بن معد
بن عدنان

علی بن ابو طالب
آمنہ بنت وہب بن زہرہ
زبیر بن العوام بن خویلد بن اسد بن عبدالعزی
خدیجہ بنت خویلد
ابوبکر بن ابی قحافہ بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم
طلحہ بن عبیداللہ بن عثمان بن عمرو
خالد بن ولید بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم بن یقظہ
عمر بن الخطاب بن نفیل بن عبدالعزی بن رباح بن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عدی
عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس
عبدالرحمن بن عوف بن عبد عوف بن عبد الحارث بن زہرہ
سعد بن ابی وقاص بن مالک بن اہیب بن عبد مناف بن زہرہ
ابوعبیدہ بن عبداللہ بن الجراح بن ہلال بن اہیب بن ضبہ بن الحارث
قریش ولد

فائدہ آپ کا نسب شریف عدنان تک تو متفق علیہ ہے بغیر خلاف کے اور عدنان اولاد اسمعیل بن ابراہیم خلیل اللہ علیہم الصلوٰۃ والسلام سے ہے لیکن خلاف اسمین ہے کہ عدنان سے کتنے آبا ہین حضرت اسمعیل تک بعض نے چالیس مرد درمیان بتائے ہین

آنحضرتؐ ناف بریدہ وختنہ شدہ پیدا ہوئے

انس بن مالک رفعًا کہتے ہین کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میری کرامت ہے کہ اللہ تعالےٰ نے مجھ کو ختنہ شدہ پیدا کیا ہے کسی نے میرا ستر نہین دیکھا کذافی الطبرانی

اور ایک روایت مین آیا ہے علاوہ آدم کے بارہ نبی مختون پیدا ہوئے ہین ۔ آدم[1] شیث[2] ادریس[3] ۔ نوح[4] سام[5] ۔ لوط[6] ۔ یوسف[7] ۔ موسیٰ[8] ۔ سلیمان[9] ۔ شعیب[10] ۔ یحییٰ[11] صالح[12] ۔ آخران کے ہمارے رسول[13] اکرم صلی اللہ علیہم وسلم ہین ؏

اور ایک روایت مین آیا ہے کہ آپ کا ختنہ جبرئیل نے کیا بوقت شق صدر ۔ کذافی کتاب ابونعیم وابن عساکر والطبرانی ۔ اور آنحضرتؐ قصۂ فیل کے پچاس دن بعد پیدا ہوے ۔

فصل آپ کا طائف کو تشریف لیجانا

قریش جب آپ کو طرح طرح کی تکلیف دینے لگے آپ طائف بنی ثقیف کے پاس بغرض دعوت اسلام وحصول امداد تشریف لیگئے ان کو جمع کیا اظہار توحید فرمایا ۔ لیکن بدنصیبون نے آپ سے بدسلوکی کی ۔ مایوس ہوکے راستہ مین ٹھہر گئے اور فرمایا اَللّٰھُمَّ اِلَیْکَ اَشْکُوْ ضُعْفَ قُوَّتِیْ وَقِلَّۃَ حِیْلَتِیْ وَھَوَانِیْ عَلَی النَّاسِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ رَبَّ الْمُسْتَضْعَفِیْنَ اَنْتَ رَبِّیْ عَلٰی مَنْ تَکِلُنِیْ اِنْ لَّمْ تَکُنْ عَلَیَّ غَضْبَانًا فَلَا اُبَالِیْ اور ایک روایت مین آیا ہے کہ

۲۷- شوال دسوین سال نبوت آنحضرتؐ طائف تشریف لیگئے طایف کے سرداروں نے آپ کے ساتھ بے ادبی کی آپ مایوس اور زخمی ہو گئے۔ ایک درخت کے سایہ مین غمگین بیٹھ گئے۔ پسران عُتبہ کو رحم آیا۔ عداس غلام نصرانی کے ہاتھ ایک خوشہ انگور طبق مین رکھکر آپ کو بھیجا آپ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکر ہاتھ رکھا عداس نے کہا یہ کلام اس ملک کا نہین۔ آپ نے فرمایا تو کہان کا ہے اور تیرا کیا دین ہے۔ عداس نے کہا مین نصرانی ہون نینوے کا رہنے والا ہون۔ آپ نے فرمایا وہ قریہ یونس بن متّی کا ہے عداس نے کہا آپ کو کیسا معلوم ہے۔ آپ نے فرمایا وہ میرا بھائی تھا۔ وہ بھی نبی تھا اور مین بھی نبی ہون۔ عداس فوری اسلام لایا

اور جبرئیل آئے اونکے ہمراہ ملک جبال تھا اوس نے کہا اگر تم کہو تو مین دونون پہاڑون کو ملادون بنی ثقیف پر حضرت نے فرمایا اے ملک جبال مین امید کرتا ہون انکی پشتون سے ایسے لوگ ہونگے جو اللہ تعالی کی عبادت کرینگے ملک جبال نے کہا تم ایسے ہو جیسے تمہارا نام اللہ تعالے نے رکھا رؤف رحیم۔ کذا فی سورۂ احقاف ف طائف مین آپ نے دس روز قیام فرمایا۔

جبرئیل و ملک جبال کا آنا

فصل بعد مراجعت مدینہ آپکی کفالت

آپ کو چھ سال کی عمر مین عبد المطلب نے کفالت مین لیا اور عبد المطلب نے مرض موت مین ابو طالب کو وصیت کی کہ وہ سب مین نامی شخص تھے اور حضرت کے والد عبد اللہ کے شقیق تھے اُن کو شرف کفالت و تربیت حضرتؐ کا افتخار حاصل ہوا اور وہ حضرت کی بہت خاطر کرتے تھے۔ جب حضرت کو ساتھ بٹھا کر کھانا کھاتے تو سب

اہل و عیال سیر شکم ہو جاتے اور جب نہ کھاتے تو بھوکے رہتے۔ ایک بار مکہ مین قحط ہوا
ابو طالب نے آپ کو ہمراہ لیکر دعا کی اور بارش چاہی بہت پانی برسا
اور بعد بارہ سال دو ماہ دس دن ابو طالب آنحضرت کو اپنے ہمراہ ملک شام تجارت
کے لیے لیگئے۔ جب قافلہ موضع بصریٰ مین اُترا ایک شخص راہب نے حضرتؐ کو دیکھا
اُسکو بحیرا کہتے تھے وہ صومعہ (عبادت خانہ) مین رہتا تھا۔ علم نصرانیت مین بے مثل عالم
تھا۔ اُس نے (جرجیس نام تھا ۱۲) آنحضرت کے لیے کھانا تیار کرایا۔ حالانکہ اکثر لوگ اسکے قبل یہان سے
تجارت کو آیا جایا کرتے وہ بات تک بھی نہ کرتا۔ کھانا تو کجا۔ پھر ابو طالب سے کہا تم اپنے
برادر زادہ کو لیکر واپس جاؤ اور ان کو یہود سے بچاؤ۔ ابو طالب اپنی تجارت سے فارغ
ہو کر جلدی مکہ کو پھرے اور آپ کا دست مبارک پکڑ کر کہا یہ رسول ہے رب العالمین کا اسکو
اللہ نے رحمۃ للعالمین مقرر کیا ہے۔ اور جب تم لوگ آئے تو کوئی شجر حجر نہین تھا جس نے
آپ کو سجدہ نہین کیا اور یہ بجز پیغمبر کے کسی کو سجدہ نہین کرتے ہم اسکی صفت کتابون مین
پاتے ہین اور ابو طالب سے کہا اسکو شام کو نہ لیجانا یہود اس کو مار ڈالین گے ابو طالب
نے آپ کو مکہ واپس بھیجدیا۔ اور جب آپ کی عمر شریف پچیس سال ہوئی آپ کو مکہ مین
امین کہتے تھے۔ اور جب آنحضرتؐ شام کو تجارت کو گئے حضرت خدیجہ نے آپ کے ہمراہ غلام
میسرہ کو کر دیا۔ حضرت ایک درخت کے نیچے ٹھیرے وہان ایک صومعہ راہب کا تھا عرف
بحیرا نام جرجیس تھا۔ اُس نے کہا اس درخت کے نیچے کوئی سوائے پیغمبر کے نہین اُترتا ہے
غلام میسرہ کہتا تھا۔ جب دھوپ گرم ہوتی دو فرشتے آکر آپ پر سایہ کرتے جب آپ
اُس سفر سے واپس ہوئے تو اسی سال حضرت خدیجۃ الکبریٰ سے نکاح ہو گیا اُس وقت
آپ کی عمر پچیس سال دس ماہ دس روز کی تھی یہ تیسرا سفر تھا حضرت خدیجہ کی جانب سے

تجارت کو گئے تھے۔

فصل درمیان حضرت عیسے وآنحضرت کے جو لوگ نیک گذرے ہین حنظلہ بن صفوان اسعد ابو حمیری۔ قیس بن ساعد۔ زید بن عمرو بن نفیل حضرت عمر کے چچا کے بیٹے ان کو غسان کے بادشاہ نے زہر دیکر مار ڈالا۔ اُمیہ بن صلت ثقفی یہ بڑے شاعر تھے انکے اشعار توحید مین ہین ورقہ بن نوفل اُس نے آنحضرت سے امداد کا وعدہ کیا تھا۔ بحیرا راہب نصرانی جب آنحضرت ابو طالب کے ساتھ سفر شام مین گئے آپ پر ایمان لایا

فصل جب آپ کی عمر پینتیس برس کی ہوئی کہ بنار کعبہ کی تجدید کی تھی۔ اس لیے دیوارین بسبب دخول سیل کے پھٹ گیئن اور بخور سلگانے سے آگ لگ چکی تھی۔ حضرت بھی قریش کے ہمراہ پتھر ڈھوتے تھے اور جب حجر اسود کے اپنے اصلی جگہ رکھنے مین قریش مین اختلاف ہوا کہ اُس کو کون رکھے ہر ایک قبیلہ چاہتا تھا کہ مین رکھون آخر آنحضرت نے فرمایا کہ حجر اسود کو ایک چادر مین رکھا جائے اور اُس کے کنارہ کو ہر ایک قبیلہ اُٹھاوے۔ اس فیصلے پر سب کے سب متفق ہو گئے۔ حجر اسود کو چادر مین رکھا۔ اُٹھا کر نزدیک لے گئے۔ جب قریب آئے آپ نے اُس کو اُٹھا کے اپنی جگہ پر رکھدیا۔

فصل آنحضرت مواسم حج وغیرہ مین اپنے آپ کو قبائل پر پیش فرماتے کہ بیشک مین اللہ تعالیٰ کا رسول ہون تمھاری طرف کہ تم اللہ ایک اکیلے کی عبادت کرو اور اُسکے ساتھ کسی ایک کو بھی شریک نہ کرو۔ اور تم مجھ پر ایمان لاؤ اور میری تصدیق کرو اور ابو لہب آپ کا چچا آپ کی مخالفت کرتا رہتا۔ دو تین برس تک یہی حال گذرا۔ یہان تک کہ یہ لوگ تنگ آگئے۔ قریش نے غلہ کو ان سے روکدیا تھا۔ کوئی قوت ان کو نہین پہونچتی مگر خفیہ طور پر اور باہر نہ نکلتے مگر موسم سے موسم تک

بنائے کعبہ کی تجدید

بحث آپ کے والدین کے زندہ ہونے مین

حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ ایک دن محزون تھے پھر خوش ہوگئے
مین نے دریافت کیا یہ کیا واقعہ ہے آپ نے فرمایا کہ مین نے اللہ عزوجل سے سوال
کیا کہ میری مان زندہ کیجاوے کہ وہ میرے ساتھ ایمان لاوے پس وہ زندہ کی گئی اور
میرے ساتھ ایمان لائی پھر واپس کی گئی۔
اور امام قرطبی اپنے تذکرے مین ذکر کرتے ہین کہ آنحضرتؐ کے کرامات و فضائل و خصائص
بے گنتی و بے شمار ہین اور آنحضرتؐ کے والدین کا زندہ کرنا اور آپ پر ایمان لانا عقلاً
شرعاً ممتنع نہین کیونکہ قرآن مجید مین بنی اسرائیل کے قتیل کا زندہ کرنا اور خبر دینا قاتل کی اور
عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کا مردون کو زندہ کرنا۔ اور ایک جماعت کا آنحضرت کے ہاتھ پر
زندہ کرنا ثابت ہے تو آنحضرتؐ کے والدین کا زندہ کرنا اور آپ پر ایمان لانا عقلاً و نقلاً
محال نہین (المواہب) **اشعار** حافظ شمس الدین بن ناصر الدین دمشقی

حَبَا اللّٰہُ النَّبِیَّ مَزِیْدَ فَضْلٍ — عَلٰی فَضْلٍ وَّکَانَ بِہٖ رَءُوْفًا
فَاَحْیَا اُمَّہٗ وَکَذَا اَبَاہُ — لِاِیْمَانٍ بِہٖ فَضْلًا لَطِیْفًا
فَسَلِّمْ فَالْقَدِیْمُ بِذَا قَدِیْرٌ — وَاِنْ کَانَ الْحَدِیْثُ بِہٖ ضَعِیْفًا

آپ کے نسب کی طہارت

عبد اللہ ابن عباس کہتے ہین کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ مین اور میرے تمام اصلاب از آدم
تا این دم اہل جاہلیت و نبوت اصلاب نکاح سے پیدا ہوے ہین نہ زنا سے۔ اور اکثر آپ

انبیاء کی پشت مین رہے یہان تک کہ آپ کی مان نے آپ کو جنا بہترین قبیلہ مین سے
حضرت عباس کہتے ہین کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالے نے مخلوق کو پیدا کیا اور مجھکو
اُن کے بہترین سے پیدا کیا - اور اُنین کے بہتر افراد مین سے - اور پسندیدہ قبیلہ مین سے
اور پسندیدہ گھر سے پیدا کیا -
اور ایک روایت ہے کہ اللہ تعالے نے ابراہیم سے اسمٰعیل کو پسند کیا اُس سے کنانہ کو
اور اُن سے قریش کو اُن سے بنی ہاشم کو اُن مین سے مجھکو پسند کیا - امام ترمذی کہتے
ہین کہ حدیث صحیح ہے -

باب دربیان معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

بحث پہلی یہ کہ معجزات وخرق عادت مین کیا فرق ہے

لغت مین معجزہ اُس حجت و دلیل کو کہتے ہین جو فریق مخالف کو دعوے مین عاجز کردے
اور اصطلاح شرع مین اُس دلیل وحجت کو کہتے ہین جو نبی مرسل آسمانی دلیل تصدیقاً
ثبوت رسالت مین امت کے مقابل مین قطعی دلیل صادر کرے کہ بجز تسلیم کرنے
کے چارہ نہ ہو سکے -
اور معجزہ عام قوت وخصلت انسانی سے باہر ہوتا ہے مگر جبکہ فضل الٰہی شامل حال ہو
تو نہایت آسان ہے - جیسے عصائے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور شق قمر آنحضرت
وغیرہ جو آگے آئین گے - اور یہ سچا خصیصۂ انبیاء ہے جو غیر نبی کے لیے ممکن نہین ہے اور
نبی صدور معجزہ مین کسی وقت عاجز نہین ہوتا اٰمَنَ مَنْ اٰمَنَ کَفَرَ مَنْ کَفَرَ حیوانات
کا نطق جمادات کا حرکت کرنا اگر باستدعا واشارۂ نبی ہے تو معجزہ ہے اگر بالعکس ہے

تو معجزہ نہین — الخرق العادۃ

یہ خصیصۂ انبیا نہین بلکہ غیر نبی بھی کر سکتا ہے اسکا ہونا نوادر الوقت وحوادثات سے
ہے جیسے صیف کا میوہ شتا مین ظاہر کرنا گو اُس کا باقی رہنا غیر موسم تک ممکن ہو۔
قرآن مجید وعلماء کبار دونون۔ معجزات کو دلائل نبوت وآیات نبوت کہتے ہین۔
علامۂ ابن مرزوق کہتے ہین کہ ہر ایک معجزہ ہر ایک نبی کا مثل آفتاب کے ہے
جب آفتاب طلوع ہوتا ہے تارے سب پھیکے پڑجاتے ہین۔ اسی طرح جب آفتاب
محمدی ظہور مین آیا تو معجزات انبیاے سابقہ کے سب پھیکے پڑگئے جن کو سابقا مرسل کیا
کذا فی المواہب

اور ہر ایک نبی سے صدور معجزہ ہوا ہے جیسے عصا موسی وغرق بحر۔ وناقہ سیدنا صالح
اور بردًا وسلامًا علی سیدنا ابراہیم۔ یہ کچھ نظیر نہین ہمارے رسول اکرم پر کیونکہ آنحضرتؐ
کے ہزارون معجزے ہین۔ سب سے بڑا معجزہ قرآن مجید ہے جو سیکڑون معجزون کو شامل
ہے اس مین آیات بینات ہین اور علوم نافعہ ہین اور معرفت الٰہی ہے جو موجب قرب
رضامندی اور عبادات استمراری ہین جو موجب نجات ہین وغیرہ وغیرہ

آنحضرت کے بعض معجزات قیامت تک مستمر ہین جیسے قرآن حمید

اکثر معجزات حجت ودلیل ہوتے ہین تائیدًا لتعبد شرع مین اور مشاہدہ وعین یقین ہوتے
ہین جو تواتر سے ثابت ہین۔

معجزہ کا تعلق ذات نبوت سے ہوتا ہے باعانت من اللہ اور بعض لطلب واصرار اور
بعض بدون طلب ظہور مین آتے ہین۔

اور بعض مفید ہوتے ہین صدق رسالت وصحت نبوت کو جیسے آنحضرتؐ کی انگلیون سے

اس قدر پانی جاری ہوا کہ پندرہ سو عسکر اہل حدیبیہ سیر ہو گئے۔ اور حدیبیہ کے کنوین
مین ایک قطرہ پانی نہ تھا۔ وہ ایسا اُبلا کہ ایک ہزار پانسو نفر نے اپنے اپنے ضروریات
پورے کر لیے۔

فصل آنحضرت لیل و نہار اندھیری روشنی مین برابر دیکھتے

آپ کی نظر مبارک لیل و نہار شب و روز آگے پیچھے اندھیری و روشنی بارش وغیرہ مین
ہمیشہ برابر دیکھتی تھی۔ شمامۃ العنبریہ وغیرہ

آنحضرت فرماتے ہین۔ جیسا مین آگے دیکھتا ہون ویسا ہی پیچھے بھی دیکھتا ہون۔ اسمین
اختلاف ہے کہ سر کی آنکھون سے دیکھتے تھے یا پشت کی آنکھون سے بعض نے کہا کہ
دونون مونڈھون کے درمیان دو آنکھین تھین مثل سوئی کے ناکے کے اُن سے برابر
دیکھتے تھے خواہ اُن پر کپڑا ہو یا نہ ہو۔

اور ایک روایت مین آیا ہے کہ حضرت عائشہ کہتی تھین۔ اگر شب مین میری سوئی گر جاتی
تو مین آنحضرت کا چہرہ مبارک سامنے کر کے دیکھ لیتی ہون۔

فصل معجزات آنحضرت صلعم

وائل بن حجر کہتے ہین کہ آنحضرت نے ایک لوٹا پانی منگوایا اُسمین کلی کر کے کنوین مین ڈلوا دیا
اُس مین مشک کی خوشبو آتی تھی۔

اور ایک روایت مین آیا ہے کہ مدینہ منورہ مین اکثر کنوین کھاری تھے۔ آنحضرت نے کلی
کا پانی ڈال دیا تو وہ کنوین شیرین ہو گئے۔

اور ایک روایت مین آیا ہے کہ مدینہ مین ایک عورت بدزبان یا زبان دراز تھی آنحضرتؐ نے اپنا چبایا ہوا گوشت اُسکے منھ مین ڈالدیا وہ نہایت نیک ہوگئی اور وہ بات بالکل جاتی رہی۔ اور ایک روایت مین آیا ہے کہ امام حسین صغرسنی مین آنحضرت کے ہمراہ رہتے تھے جب پیاسے ہوجاتے تو آپ اپنی زبان مبارک انکے منھ مین دیدیتے آپ کی زبان مبارک کو چوستے ہی سیر ہوجاتے تھے۔

شعبدہ ذوی العقول کے تعلّم و تعلیم سے مستفید ہوتا ہے۔ اور اپنے معارض سے مبطّل و معطل ہوجاتا ہے

اور معجزہ پے درپے ہوتا ہے کسی معارض سے معطل نہین ہوسکتا۔ جیسے عصائے موسی علیہ السلام اور معجزہ دلیل ہوتا ہے اثبات ثبوت پر اس مین پانچ توجیہین ہین۔

اوّل ایک منعم حقیقی اپنے بندون پر احسان کرتا ہے کہ رسولون کو بھیجتا ہے اُس کے مصالح کو عقلین نہین پاسکتین

دوم انبیاء جزا و سزا ثواب و عقاب ترغیب الی الخیر و کف عن الشر کے لیے مرسل ہوتے ہین

سوم اسرار غیبی و مصالح باطنی بجز انبیاء کے دوسرا نہین جانتا جن کو عقلین مفید و غیر مفید تمیز کرسکین۔

چہارم دین کا خالص کرنا ضروری ہے اور یہ بجز نبی مرسل کے کوئی نہین کرسکتا۔

پنجم عقلین کبھی متکبر ہوتی ہین موافقت عبودیت مین اسکی تبلیغ بجز نبی کے غیر ممکن ہے

پس اب معجزہ نبی کی ضرورت ہے جسکے مصالح بہت کثرت سے ہین انکی ضرورت نیچر اور دہریہ کو نہین ہے۔

معجزۂ قرآن مجید

منجملہ اور معجزات کے ایک معجزہ عظیم الشان قرآن مجید ہے یہ تاقیامت بغرض عمل باقی رہیگا

اور معجزہ شق قمر ہے۔ جب قریش نے کہا کہ کوئی نشانی نبوت کی دکھاؤ تو آپ نے چاند
کے دو ٹکڑے کر دیے۔ بحکم خدا ایک ٹکڑا جبل ابوقبیس پر تھا۔ دوسرا اُسکے نیچے تھا
اُس کو ہر ایک شخص نے دیکھا۔ غروب تک اسی حالت پر رہا۔ یہ واقعہ چودھوین شب نوین
سال نبوت مین ہوا ہے۔ اہل اسلام کا ایمان ویقین بڑھا اور کفار نے کہا هٰذَا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ
یہ ایک جادو ہے جو اول سے چلا آتا ہے۔ (شکل قمر درحالت شق) دو ٹکڑے

اور آپ کا سینۂ مبارک شق کیا گیا اور ایمان وعلم سے اُسکو بھرا۔ یہ واقعہ شب معراج
مین ہوا اور اُسکی صبح کو مشرکین نے بیت المقدس کے اوصاف کا سوال کیا آنحضرت نے
بیان کر دیے۔ اور سورج غروب سے رُک گیا۔ یہان تک کہ وہ قافلہ آیا جس نے آپ کو
شب معراج مین دیکھا تھا اور آپ نے خبر دی تھی کہ وہ قافلہ فلان روز یہان مکہ معظمہ
مین آجائیگا۔ جب وہ دن ہوا سورج ڈوبنے لگا اور قافلہ ابھی تک نہین آیا تو اللہ تعالے
نے سورج کو ڈوبنے سے روک دیا۔ یہ کیا عظیم الشان مشہور معجزہ ہے۔

اور ایک روایت ہے کہ کعب کہتے ہین کتب سابقہ مین ابراہیم علیہ السلام کو ایک پتھر ملا اوسپر
آنحضرت کے فضائل لکھے تھے چار سطرین۔ ایک سطر یہ ہے

أَنَا اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا مُحَمَّدٌ رَسُوْلِي طُوْبٰى لِمَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَتَبِعَهٗ

خصائص الکبریٰ وغیرہ ترجمہ مین اللہ ہون میرے سواے دوسرا خدا نہین ہے اور محمد میرا
رسول ہے۔ خوش خبری ہے اُسکے لیے جو اوسپر ایمان لایا اور اُسکی پیروی کی

فصل آنحضرت کا ظل سایہ نہ تھا

سایہ زمین پر آپ کا معلوم نہین ہوتا تھا۔ صرف نور تھا۔ اور آفتاب اور گرمی بھی آپ کو

نہین محسوس ہوتی تھی۔ بلکہ ابر آپ پر سایہ کرتا تھا۔ اور آپ پر مکھی وغیرہ نہین بیٹھتی تھی

فصل آپ کا پیشاب و پاخانہ زمین پر نظر نہین آتا تھا

بلکہ زمین نگل لیتی تھی۔ اور ایک لونڈی نے بھولے سے آپ کا پیشاب پی لیا آپ نے فرمایا تجھ پر آگ دوزخ کی حرام ہوگئی کیونکہ اجساد انبیا دوزخ پر حرام ہین۔

فصل آپ کے لیے زمین کا سمٹنا

ایک روایت مین آیا ہے کہ آپ جب پھرتے چلتے تو آپ کا قدم چلتا ہوا معلوم نہین ہوتا تھا اور زمین سمٹ جاتی تھی۔

اور ایک حدیث مین آیا ہے زُوِیَتْ لِیَ الْاَرْضُ فَاُرِیْتُ مَشَارِقَھَا وَمَغَارِبَھَا سمٹ گئی زمین میرے لیے مین نے اُسکے حدود مشرقی و مغربی کو دیکھا۔ یہ دلیل ہے معجزہ کی۔ جو زمین آنحضرتؐ نے دیکھی وہ لامحالہ مسلمانون کے قبضۂ حکومت مین آئیگی اور ایسا ہی واقع ہوا کہ مشرق و مغرب ارض تک اسلام پھیل گیا۔ اکثر ممالک پر مسلمانون کی حکومت ہوگئی۔

آنحضرتؐ کو تیس عورتون پر ایک بار دور کرنے کی قوت دیگئی تھی جماع مین۔ اور ایک روایت مین چالیس مردون کی قوت دیگئی تھی جماع مین ایک بار۔

اور آپ کو کبھی احتلام نہین ہوتا تھا کیونکہ یہ شیطانی حرکت ہے اور انبیاء کو ایسا نہین ہوتا

اور آپ کے دروازہ پر کفار کا مجمع تھا کہ آپ کو قتل کرین آپ نے سب کے سرون پر خاک جھونکی اور فرمایا شَاھَتِ الْوُجُوْہُ اور اُنھون نے آپ کا باہر نکلنا نہ جانا اور جس کے

چہرے پر وہ خاک گری وہ دن بدر کے مارا گیا۔

واقعہ روز حنین

حنین کے دن آپ نے ایک مشت مٹی لیکر قوم پر پھینک ماری اللہ تعالے نے ان مشرکین کو شکست دی۔

غار حرا

اور آنحضرتؐ کو غار حرا مین کفارون نے ڈھونڈا۔ دیکھا کہ غار کے منہ پر وحشی جنگلی کبوتر بیٹھے ہین اور مکڑی نے جالا تن دیا ہے۔

انس کی دعا کی برکت

انس بن مالک کے لیے آپ نے کثرت اولاد اور طول عمر کی دعا کی تھی چنانچہ کچھ اوپر سو برس کی عمر پائی۔ اور انصار مین سب سے زیادہ مالدار تھے یہان تک کہ انکے صلب سے سو سے زائد نفر دیکھے۔ **بینہ معجزات آنحضرت کے**

ایک پیالہ دودھ مین برکت

ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ ایک دن مین بھوکا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہ کچھ ملجائیگا آپ کے پاس ایک پیالہ دودھ ہدیہ آیا ہوا تھا آپ نے مجھکو دیا کہ اہل صفہ کو پلادو۔ مین نے دل مین خیال کیا کہ اتنا دودھ ان کو کیا بس ہوگا کاش مجھکو سب دیدیتے۔ پھر مین نے اُن کو باری باری پلایا وہ سب سیر ہو گئے۔ پھر ویسا ہی دودھ باقی تھا پیالہ بھرا ہوا واپس لاکر آنحضرتؐ کو دیا۔ حضرت نے مجھکو دیا کہ تو بھی پی لے مین بھی سیر ہو گیا۔ پیالہ ویسا ہی تھا پھر آنحضرت نے خود نوش فرمایا (بخاری)

ایک پیالہ حیس مین تین سو کی آسودگی

انس بن مالک سے روایت ہے کہ جس وقت آپ کا نکاح زینبؓ سے ہوا تب میری والدہ نے ایک پیالہ حیس تیار کر کے میرے ہاتھ آنحضرت کے پاس بھیجا۔ آپنے فرمایا رکھدو اور فلان فلان کو بلا لاؤ مین بلا لایا اُن سے مکان بھر گیا جو قریب تین سو کے تھے۔ دس دس نے اُسمین سے کھایا۔ سب سیر ہو گئے حیس کا پیالہ ویسا ہی باقی تھا۔ کذا فی الصحیحین۔

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ غزوۂ تبوک کے لشکر مین توشہ کم تھا۔ لوگ بھوک سے پریشان ہوے حضرت عمر نے آنحضرت سے عرض کیا آپ نے دسترخوان چمڑی بچھوایا جو کچھ توشہ لوگون کے پاس تھا طلب فرما کے دسترخوان پہ رکھا اور دعا کی لوگون سے فرمایا اپنے اپنے برتن بھر لو سب نے بھر لیے اور سب لشکر نے سیر ہو کر کھا لیا اور بچ رہا۔ اور آپ نے کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صحیح مسلم)

دُکین بن سعید المزنی سے روایت ہے کہ ہم قبیلۂ احمش کے چار سو نفر آئے کہ ہمکو کھانا دین۔ آنحضرت نے حضرت عمر سے فرمایا جاؤ اُن چھوہارون سے سب کو توشہ دو حضرت عمر نے عرض کیا وہ چار صاع چھوہارے ہین وہ کیسے کافی ہونگے آپ نے فرمایا تو جاؤ سہی حضرت عمر گئے اُن چار سو آدمیون کو بقدر حاجت توشہ دیا اور چھوہارے جتنے تھے اُتنے ہی باقی رہ گئے۔ (ابوداؤد)

ابوہریرہ سے مروی ہے کہ مین تھوڑے سے چھوہارے لیکر آنحضرت کی خدمت اقدس مین حاضر ہوا کہ آپ اُن پر دعائے برکت فرماوین۔ آپ نے اُن پر دعا سے برکت فرمائی اور فرمایا کہ ان کو حفاظت سے رکھ چھوڑو اور جس قدر ضرورت ہوا اُس سے نکال لو مگر کل خرچ نہ کیجیو۔ مین ان مین سے اکثر کھلاتا کھاتا۔ میری کمر سے بندھے رہتے۔ بروز شہادت حضرت عثمان وہ تھیلی کمر سے کہین گر پڑی۔ وہ مایۂ برکت جاتی رہی۔ قریب تیس برس اُنمین سے کھاتے کھلاتے رہے۔ (ترمذی)

اس بارہ مین ابوہریرہ سے ایک شعر منقول ہے کہ

لِلنَّاسِ هَمٌّ وَلِیْ فِی الْیَوْمِ هَمَّانِ   فُقْدَانُ الْجِرَابِ وَقَتْلُ الشَّیْخِ عُثْمَانِ

یہ شعر چھوہارون کے فراق مین کہا ہے۔

انس بن مالک روایت کرتے ہین کہ اُسید بن حُضیر اور عباد بن بشیر سے منقول ہے کہ ہم دونو آنحضرت صلعم کی حضوری سے رخصت ہوئے تو بہت اندھیرا تھا۔ ہم دونون کے ہاتھون مین لکڑیان تھین۔ ایک کی لکڑی روشن ہوگئی۔ اُس روشنی پر چلنے لگے جب دونون مین جدائی ہوئی تو دوسرے کی لکڑی بھی روشن ہوگئی۔ یہان تک کہ دونون اپنے اپنے گھر پہونچ گئے۔ (بخاری)

عبداللہ ابن عمر سے مروی ہے کہ ایک روز آنحضرت صلعم نے منبر پر یہ آیت پڑھی وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ پ ۲۴ پھر آپ نے یہ بیان کیا اَنَا الْجَبَّارُ اَنَا الْکَبِیْرُ الْمُتَعَالِ اسکے سنتے ہی منبر خوب تھرتھرایا یہان تک کہ کہین آپ گر نہ پڑین۔ مسلم نسائی احمد

جابر سے روایت ہے کہ آنحضرت اول زمانہ مین خطبہ کھجور کی لکڑی پر چڑھکر پڑھتے تھے جب منبر تیار ہوگیا تو اسپر پڑھنے لگے۔ وہ لکڑی رونے لگی قریب تھا کہ روتے روتے پھٹ جائے فوری آنحضرت منبر سے اُترے اسکو اپنے سینۂ مبارک سے لگا لیا۔ وہ ہچکیان لینے لگی جیسے لڑکا اپنی مان سے۔ یہان تک کہ وہ تھم گئی۔ فرمایا یہ ہمیشہ ذکر الٰہی سنا کرتی تھی۔ یہ معجزہ اکثر صحابہ سے مروی ہے۔ حدیث گریۂ ستون مشہور ہے (بخاری)

ابوسعید خدری سے مروی ہے کہ ایکبار قتادہ بن نعمان نے آنحضرت صلعم کے ساتھ نماز پڑھی۔ رات سخت اندھیری ابر تھا بجلی چمک رہی تھی۔ آپ نے قتادہ کو ایک شاخ درخت دی کہ یہ روشن ہو جائیگی۔ دس دس آدمی آگے پیچھے چلے جاؤ۔ اور جب تم گھر پہونچوگے تو ایک کالی چیز دیکھوگے اُسکو مارکے نکال دینا۔ قتادہ نے ایسا ہی پایا اور ویسا ہی کیا شاید وہ شیطان تھا جو حضرت کو معلوم تھا۔ (مسند امام احمد)

عبداللہ بن جحش کی تلوار غزوۂ احد مین ٹوٹ گئی آنحضرت نے ایک شاخ خرما اُنکے ہاتھ

بتقدیم الجیم ۱۲

معجزہ لکڑیون کا روشن ہوجانا

کہنے سے عرش عظیم کے منبر کا تھرانا

گریۂ ستون

معجزہ شاخ کا روشن ہوجانا

شاخ خرما کا تلوار ہوجانا

مین دیدی وہ تلوار ہوگئی۔ ابن سید الناس نے لکھا ہے کہ وہ تلوار عبداللہ بن جحش کے ترکے مین دو دینار کو بکی۔ (بیہقی)

اور ایک روایت مین ہے کہ آنحضرت نے جنگ بدر مین عکاشہ کو ایک خشک لکڑی دی وہ اُن کے ہاتھ مین سفید چمک دار تلوار ہوگئی۔ بدر مین خوب جنگ کی وہ تلوار ہمیشہ اُن کے پاس رہی اور وہ اُس سے لڑتے رہے یہان تک کہ خلافت حضرت ابوبکر صدیق مین اہل ردّت کے مقابلے مین شہید ہوے۔ اُسی تلوار کا نام عون ہوگیا تھا۔ (بیہقی)

عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ جب مین آپ کے حضور مین حاضر ہوا مین نے آپ سے پوچھا کہ کون گواہی دیتا ہے کہ آپ رسول خدا ہین۔ آپ نے فرمایا کہ یہ درخت پھر اُسکو بلایا کہ اے درخت چلا آ وہ درخت مع جڑ کے آگیا اور آپ کی رسالت کی گواہی دی۔ (صحیحین)

اور ایک روایت رکانہ پہلوان کی مشہور ہے کہ آپ کی رسالت پر درخت نے گواہی دی پھر وہ رکانہ فتح مکہ مین مسلمان ہوگیا۔ (بیہقی و ابونعیم)

اور ایک روایت اسامہ بن زید مین آیا ہے کہ جب کبھی آپ کو قضاء حاجت کی ضرورت پڑتی تو آپ درختون کو حکم کرتے کہ مل جاؤ تو مل جاتے۔ آپ آڑ مین قضاء حاجت سے فراغت پاتے پھر درخت اپنی اپنی جگہ چلے جاتے (بیہقی و ابونعیم)

فصل در بیان معجزات جمادات مین

حضرت علی سے ایک روایت ہے کہ مین آنحضرت کے ہمراہ تھا۔ مکہ مین۔ باہر نکلے جو

پہاڑ یا درخت سامنے آتا وہ آپ پر اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کہتا۔ (ترمذی)
آنحضرت کے اور بھی معجزات جمادات شجرات سے بہت ہین کہ آپ کو سلام کیا۔

ابوذر غفاری سے مروی ہے کہ مین آپ کی خدمت مین اتفاقاً حاضر تھا۔ ابوبکر صدیق بھی آ کے بیٹھ گئے۔ پھر عمر آ کے بیٹھ گئے۔ پھر عثمان آ کے بیٹھ گئے۔ آپ کے سامنے سات کنکریان تھین آپ نے اُنکو دست مبارک مین اُٹھا لیا وہ بآواز تسبیح کرنے لگین جیسے شہد کی مکھی۔ جب آپ نے اُن کو چھوڑ دیا چپ ہو گئین۔ پھر آپ نے ابوبکر کے ہاتھ مین رکھدین تسبیح کرنے لگین جب چھوڑ دیا چپ ہو گئین۔ پھر آپ نے عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ مین رکھدین تسبیح کرنے لگین جب چھوڑ دیا چپ ہو گئین۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ مین رکھدین تسبیح کرنے لگین۔ جب چھوڑ دیا چپ ہو گئین۔ پھر آنحضرت نے فرمایا یہ خلافت نبوت کی ہے (مختصر ابیہقی)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سفر جہاد مین لوگون کو پیاس کی تکلیف پہونچی۔ حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ جناب الٰہی مین پانی کے لیے دعا فرمائیے۔ آپ نے دعا کی اُسی وقت ایک ابر کا ٹکڑا آیا اتنا پانی برسا کہ سب اہل لشکر سیراب ہو گئے۔ اہل حدیث نے لکھا ہے کہ یہ معجزہ غزوہ بدر مین واقع ہوا تھا سورۂ انفال مین یہ آیت وَیُنَزِّلُ عَلَیْکُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّیُطَهِّرَکُمْ بِهٖ اس کی طرف اشارہ ہے (بیہقی)

انس سے روایت ہے کہ آنحضرت نے وضو کا بچا ہوا پانی قبا کے کنوین مین ڈلوا دیا۔ اس قدر پانی کثرت سے ہوا کہ کبھی کم نہین ہوا۔ (بیہقی)

ابن سعد نے سالم بن ابو الجعد سے روایت کی ہے کہ ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کے اصحاب پاس سفر مین ایک ہی مشک پانی رہگیا تھا - آپ نے مشک کا منھ بند کر کے دعا کی جب دیکھا تو اُس مشک مین دودھ ہو گیا اُس پر مکھن تھا

عدیم بن ابی طاہر علوی کے پاس چودہ موے مبارک آنحضرت کے تھے اُنھون نے چند بال امیر حلب کو بطور ہدیہ دیے - پھر ایک مدت کے بعد اُسکا گذر ہوا امیر حلب نے بے التفاتی کی عدیم نے سبب دریافت کیا تو امیر نے کہا وہ بے اصل بال ہین - عدیم نے اُن کو منگوایا اور امیر کے سامنے آگ مین ڈالدیے - جب صحیح سلامت نکلے تو امیر نے اُنکی بہت قدر و منزلت کی - کذا فی نسیم الریاض - اسکو مثنوی روم مین بھی ذکر کیا ہے -

جابر سے روایت ہے کہ غزوۂ خندق مین اطراف مدینہ کے خندق کھودرہے تھے اتفاقاً ایک سخت پتھر نکلا سب کے سب عاجز ہو گئے آنحضرت کو عرض کیا گیا - باوجودیکہ تین دن کے فاقے سے تھے خندق مین اُترے اور پتھر کو پاش پاش کردیا اسکے بعد جابر اپنے گھر آیا - گھر مین چار سیر جو اور ایک بکری کا بچہ تھا - اُس کو ذبح کر کے کھانا تیار کر کے آپ کو دعوت دی آپ نے فرمایا اے اہل خندق جابر نے تمھاری دعوت کی ہے تم جلدی چلو آپ نے ہانڈی اور آٹے مین لعاب دہن مبارک ڈالدیا - اور حکم دیا کہ ہانڈی چولھے سے مت اُتارو اسی طرح آٹا بھی - جابر قسمیہ کہتے ہین کہ سبھون نے کھایا - ہانڈی اور آٹا اتنا ہی تھا

ف اس دعوت مین ایک ہزار آدمی تھے - (صحیحین)

عبد اللہ بن عباس اور جابر رعبد اللہ سے روایت ہے کہ کفار قریش نے تین سو ساٹھ بت اطراف کعبہ کے رکھے تھے اور اون کو سخت مضبوط باندھ رکھا تھا فتح مکہ کے روز آنحضرت کے دست مبارک مین لکڑی تھی اُس سے آپ اشارہ فرماتے تھے اور یہ آیۂ کریمہ پڑھتے تھے جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ تو بت منہ کے بل چت گرجاتا یہان تک

کہ کوئی بھی اُن کا باقی نہ رہا۔ (صحیحین و بزار و طبرانی و ابو نعیم)

ابو سعید سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے حضرت عباس سے کہا کہ کل تم مکان سے باہر نہ جانا جب تک مین نہ آؤن۔ بعد اسکے تشریف لائے سب کو ایک جگہ جمع کیا آپ نے اُن سب پر ایک کپڑا اوڑھا دیا اور دعا کی کہ یا اللہ یہ میرا چچا ہے اور یہ اُسکی اولاد ہے جیسے مین انکو ڈھانک رہا ہون تو بھی انکو دوزخ کی آگ سے بچا۔ مکان کی چوکھٹ اور دیوارون نے آمین آمین کہا (بیہقی)

ابو نعیم نے دلائل نبوت مین اس حدیث کو یون بیان کیا ہے اُس وقت حضرت کے ساتھ عباس اور اُنکی اولاد مین سات شخص تھے۔ فضل۔ عبد اللہ۔ عبید اللہ۔ عبد الرحمن قثم۔ سعید۔ یہ چھ بیٹے اور ایک بیٹی ام حبیبہ تھی۔

قطب الدین امام قسطلانی نے کتاب جمل الایجاز فی الاعجاز بنار الحجاز مین لکھا ہے کہ وہ آگ جو موافق پیشین گوئی آنحضرت کے ملک حجاز مین متصل مدینۂ منورہ کے ظاہر ہوئی تھی وہ پتھرون کو جلا دیتی تھی اور ایک پتھر نصف اندر حرم مدینہ اور نصف خارج حرم مدینہ تھا نصف کو آگ نے جلا دیا اور نصف جو اندرون حدود مدینہ تھا اُسکو چھوڑ دیا۔

برکات حرم مدینہ

اور امام قرطبی نے لکھا ہے کہ وہ آگ ایک بار مدینۂ منورہ مین ظاہر ہوئی تھی اور حالانکہ مثل دریا کے موج مارتی تھی۔ یمن کے ایک قریے پر پہونچی اُس کو جلا دیا مگر جانب مدینۂ منورہ کو چھوڑ دیا۔

انگلی کی برکت سے پانی کا جوش

عبد اللہ ابن مسعود سے مروی ہے کہ ہم ایک سفر مین تھے پانی کم رہگیا۔ آپ نے فرمایا کچھ بچا ہوا پانی لے آؤ۔ ایک برتن مین تھوڑا سا پانی لے آئے آپ نے دست مبارک اوس پر رکھدیا مین دیکھ رہا تھا کہ پانی آپ کی انگلیون سے جوش مارتا تھا اور ہم سنتے تھے

(صحیح بخاری)

انس سے روایت ہے (زوراء) مین یہ ایک جگہ ہے قریب مدینہ کے آپ وہان تشریف رکھتے تھے ایک برتن پانی کا آپ کے سامنے لائے۔ آپ نے دست مبارک اُس برتن مین رکھدیا۔ اور آپکی انگلیون مین سے پانی مثل چشمے کے نکلنے لگا۔ سب لوگون نے وضو کیا تین سو آدمی کے قریب تھے (صحیحین)

عمران بن حصین کہتے ہین کہ ہم لوگ ایک سفر مین پیاسے ہوگئے پانی نہین تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اور ایک شخص کو فرمایا جاؤ پانی تلاش کرو اتفاقًا ایک عورت کے پاس دو مشکین پانی ملا آپ کے پاس لایا گیا آپ نے اُن دونون مشکون کے منھ کھول کر اُنکے آگے برتن رکھوا دیا۔ عمران کہتے ہین کہ ہم چالیس آدمی تھے سب سیر ہوگئے اور جو ہمارے پاس برتن تھے اُن کو بھی بھر لیا قسم خدا کی وہ دونو مشکین ویسی ہی بھری ہوئی تھین۔ (صحیحین)

براء بن عازب سے روایت ہے کہ ہم چودہ نفر سفر حدیبیہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے۔ حدیبیہ ایک کنوین کا نام ہے۔ اُس کا پانی سب لوگون نے لے لیا اُس مین ایک قطرہ بھی باقی نہ رہا۔ خبر آنحضرت کو پہونچی۔ آپ اُس کنوین پر تشریف لے گئے اور اُس کے کنارے پر بیٹھ گئے۔ اور ایک برتن مین پانی منگواکر وضو کیا اور بعد اُس کے کلی کی اور دعا کی اور اسی پانی کو کوین مین ڈالدیا کہ ایک رسی چھوڑ دی۔ اوس کنوین مین اتنا پانی ہوگیا کہ سارے لشکر والے اور جانور سیراب ہوکر پیتے رہے وقت روانگی تک (صحیح بخاری)

فصل در بیان معجزۂ شق القمر عالم علوی مین

دلائل بنیات رسالت و علامت نبوت پر یہ آیت کریمہ اُتری ۔ حج کے دنون مین کفار مکہ ابوجہل اور سعید بن مغیرہ و عاص بن وائل وغیرہ ایک جگہ جمع ہو کے اثبات نبوت مین آنحضرت صلعم سے معجزہ طلب کرنے لگے کہ اگر تم سچے ہو تو چاند کے دو ٹکڑے کر دو ۔ آپ نے فرمایا اگر ایسا کرون تو تم ایمان لاؤ گے ۔ بولے ہان ۔ فرمایا دیکھو آسمان کی طرف چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے ۔ اور یہ آیت اُتری اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۝ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۝ ترجمہ نزدیک کی گئی قیامت اور پھٹ گیا چاند ۔ اگر دیکھتے ہین کفار مکہ کسی حجت و دلیل مستحکم کو تو منہ پھیر لیتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ تو قدیم اور پرانا جادو ہے ۔ اس آیت مین دو معجزے بڑے عظیم الشان ہین ایک یہ کہ منکرین قیامت کو معلوم ہو گیا ۔ جیسے شق القمر کا تم کو مشاہدہ ہو گیا ہے اسی طرح قیامت کا آنا بھی نزدیک و یقینی برحق ہے جس مین نیکی بدی حق و باطل کھل جائیگا اور نبوت و جادو مین بھی فرق ممیز ہو جائیگا ۔ کیونکہ جب تمھارے نزدیک عالم علوی و اجرام علویہ کا بگڑنا غیر ممکن و محال امر ۔ آسان ہو گیا ۔ تو قیامت برحق کا آنا بھی نہایت آسان ہو گیا جس سے تم منکر ہو ۔ جبکہ سارے جہان کی ہیأت کا بدل جانا اور فنا ہو جانا کچھ محال نہین ہوا پس تم کو چاہیے کہ رسول اور قیامت پر ایمان لاؤ اور جو کچھ پیغمبر بیان کرے اسکو برحق اور صحیح سمجھو ان کی اطاعت کرو اور ایمان لاؤ

کیا عجیب حال ہے جاہلون اور نیچرون ۔ دہریہ اور فرقۂ باطلہ کا ۔ اگر آسمانی حکم مستحکم بھی دیکھتے ہین تو کہتے ہین یہ تو ہمیشہ کا جادو ۔ پرانے قصے کہانیان ہین ۔ اور منہ پھیر لیتے ہین

یہ معجزہ شق قمر کا مشہور۔ اخبار متواترہ مین سے ہے اور قرآن مجید و احادیث صحیحہ سے واضح ہے۔ جو اُوپر بیان کیا گیا ہے کہ بعض اہل فلسفہ ونیچر ودہریہ نا سمجھ کہتے ہین کہ شق قمر سے مراد یہ ہے کہ قیامت کو چاند پھٹ جائیگا کیونکہ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَۃُ کے ساتھ وقوع قیامت مراد ہے انشقاق قمر حالیہ کو مناسبت نہین ہے جواب اول یہ ہے کہ اگر ایسا ہوتا کہ آویگی قیامت اور پھٹ جائیگا چاند۔ جواب دویم یہ کہ اِنْشَقَّ صیغہ ماضی ہے۔ بے وجہ موجہ اس کو مضارع قرار دینا خلاف عقل ونقل ہے۔ جواب سوم یہ ہے کہ اِقْتَرَبَتْ پر معطوف ہے اور وہ بھی صیغہ ماضی اور بمعنی ماضی ہے۔ پس عطف بھی مقتضی اس بات کا ہے کہ اِنْشَقَّ بمعنی ماضی ہے جواب چہارم یہ ہے کہ اِنْ یَّرَوْا اٰیَۃً یُّعْرِضُوْا الخ صاف دلیل ہے کہ وقت قبل معجزہ شق القمر کے واقع ہے۔ نہ انشقاق روز قیامت۔ دلائل قرآنیہ احادیث متواترہ اسکے ثبوت پر دال ہین۔ ایک جماعت صحابہ نے اس کو روایت کیا ہے مثل حضرت عبداللہ ابن عباس۔ وعبداللہ بن عمر۔ وجبیر بن مطعم۔ اور حذیفہ بن الیمان وانس بن مالک رضی اللہ عنہم۔ اسی طرح تابعین وتبع تابعین آخر تک جماعت کثیرہ نے روایت کیا ہے۔

معجزہ شق القمر کے بارے مین منکرین نے اعتراض کیا ہے کہ آسمان وشمس وقمر اور ستارون مین تفرق بالالتیام محال ہے پھر چاند کیسے دو ٹکڑے ہوگیا۔ اور دوسرا اعتراض یہ کہ اگر ایسا امر واقع ہوتا تو اقالیم کے لوگ دیکھتے اور گواہی دیتے اور اپنی اپنی تاریخون مین درج کرتے یہ سوالات بیہودہ ہین لیجیے ان دونون کا جواب یہ ہے کہ اول تو مذہب اسلام مین آسمان اور شمس وقمر اور ستارون مین تفرق۔ خرق والتیام ہرگز محال نہین مانا جاتا۔ قیامت مین آسمان ستارے پارہ پارہ پاش پاش ٹکڑے ٹکڑے ہوجائین گے۔ اس باب مین نصوص

قطعیہ و آیات قرآنی و احادیث نبوی بکثرت موجود ہین۔

اور قواعد حکمت کے بھی باطل ہین ۔کیونکہ حکماے انگلستان نے علم ہیئت فیثاغورس کی کمال تشریح و ترویج کی ہے ۔اوس مین صاف ثابت کیا ہے کہ سب ستارے کثیف مثل زمین کے ہین اور سب قابل کون وفساد وخرق والتیام ہین۔

اور حکماے مشائین نے جن کا مذہب امتناع خرق وشق والتیام فلکیات ہے ۔کوئی دلیل اس بات پر قائم نہین کی کہ جملہ افلاک وکواکب مین خرق والتیام نہین ہوسکتا بلکہ صرف صدرالدین شیرازی کی شرح ہدایت الحکمت مین دو جگہ یہ بیان کیا ہے کہ چاند کا امتناع خرق موافق مذہب مشائین کے بھی ثابت نہین۔

دوسرے اعتراض کا جواب یہ ہے کہ یہ بات غلط ہے کہ دیگر اقالیم والون نے نہین دیکھا اور نقل نہین کیا۔ بلکہ زمانۂ وقوع شق قمر مین کفار قریش نے اہل اقالیم سے جو حال شق القمر کا دریافت کیا تو سبھون نے اپنا اپنا مشاہدہ بیان کیا چنانچہ کتب احادیث مین موجود ہے۔

اور تاریخ فرشتہ مین ہے کہ ملیبار کے ایک راجہ نے مسلمان کی زبانی واقعہ شق قمر کا سُنا اُن سالون کے حالات مین کہ جو زمانہ رسول اکرم کا تھا اس قصہ کو تلاش کرایا تو برہمنون نے کتابون مین دیکھکر اُسکی تصدیق کی اور وہ راجہ مسلمان ہوگیا

اور سوانح الحرمین مین لکھا ہے کہ شہر دھار متصل دریاے چنبل صوبۂ مالوہ مین واقع ہے وہان کا راجہ اپنے محل کی چھت پر بیٹھا تھا۔ یکبارگی اُس نے دیکھا کہ چاند دو ٹکڑے ہوگیا ہے اور پھر مل گیا اُس نے یہان کے پنڈتون سے استفسار کیا اُنھون نے کہا کہ ہماری کتابون مین لکھا ہے کہ ایک پیغمبر عرب مین پیدا ہونگے اُنکے ہاتھ پر معجزۂ شق القمر ظاہر ہوگا

چنانچہ راجہ نے ایک ایلچی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین بھیجا اور ایمان لایا
اور آپ نے اُسکا نام عبداللہ رکھا۔ اور قبر اُس راجہ عبداللہ کی اُس شہر کے باہر اب تک
زیارت گاہ ہے۔

اور مولانا مولوی رفیع الدین صاحب نے اپنے رسالۂ شق القمر مین بھی اس قصہ کو تاریخ
فضلی سے نقل کیا ہے اور نام اُس راجہ کا راجہ بھوج لکھا ہے۔

اور دوسرا جواب یہ کہ توریت مین لکھا ہے کہ حضرت عیسی علیہ وعلے نبینا الصلوۃ والسلام
کے لیے آفتاب ٹھہر گیا۔ اس قصہ کو بھی اہل تاریخ نے نقل نہین کیا حالانکہ وہ معاملہ دن کا۔
اور یہ واقعہ شق القمر رات کا تھا اُس کی نقل نہ کرنے سے اس کی تکذیب لازم نہین آتی
اسی طرح معجزۂ شق القمر کو اہل تواریخ نے اگر نقل نہ کیا تو اُسکی تکذیب لازم نہین آتی بلکہ یہین
عدم لزوم تکذیب کا سبب شب ہے جو بطریق اولے ہے۔

فصل آنحضرتؐ کے اُن معجزات کے بیان مین جو بہایم سی متعلق ہین

عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہین کہ ایک روز مجلس آنحضرت مین میرے والد عمر بھی بیٹھے تھے۔
ایک اعرابی آیا اُسکی آستین مین گوہ تھی۔ اعرابی آنحضرت کو دیکھ کر کہنے لگا قسم ہے لات و
عزّے بت کی مین تجھکو دیکھتے ہی غضب مین آگیا۔ اگر قوم کا خیال نہ ہوتا تو مین تجھکو قتل
کر ڈالتا۔ حضرت عمر نے آنحضرتؐ سے اجازت طلب کی کہ حکم فرمائیے کہ اس نافرمان کو قتل
کر ڈالون آنحضرتؐ نے فرمایا عمر مین حلیم ہون۔ اعرابی نے گوہ کو آنحضرت کے سامنے ڈالدیا
بولا قسم ہے لات وعزے کی جب تک یہ ایمان نہ لاوے مین ایمان نہ لاؤنگا۔ آنحضرت
نے فرمایا اے گوہ۔ گوہ نے فصیح عربی مین جواب دیا لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ آنحضرتؐ نے فرمایا

تو کسکی بندی ہے کہا جس کا عرش آسمان پر اور حکومت زمین پر اور رحمت جنت مین اور عقاب نار مین آپ نے فرمایا مین کون ہون کہا آپ رسول رب العالمین اور خاتم النبیین ہین فلاح پائی جس نے آپ کی تصدیق کی اور نقصان اُٹھایا جس نے آپ کی تکذیب کی پھر اعرابی نے کہا جس قدر مین آپ پر مغضوب تر تھا اُسی قدر محب و دوست ہوگیا ہون میری جان و مال مان باپ ظاہر و باطن آپ پر قربان ہون اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ - پھر وہی اعرابی اپنے قبیلے بنی سلیم مین گیا وہ قبیلہ اُس کے ماتحت تھا - ایک ہزار نفر ایمان لائے جو قبل ان کے عرب مین ایک مرتبہ ایک ہزار ایمان نہین لائے تھے (طبرانی و بیہقی)

شیر کا حضرت کے غلام کی حفاظت کرنا

سعد سے ایک روایت ہے کہ مین جہاز پر سوار تھا اتفاقًا وہ ٹوٹ گیا مین ایک تختے پر بیٹھ گیا - بہتے بہتے ایک کنارہ پر آ لگا وہان اتفاقًا ایک شیر ملا وہ میری طرف آیا مین نے کہا کہ مین رسول اللہ کا آزاد کردہ غلام ہون وہ میری طرف اور بڑھ آیا مجھے ساتھ لے چلا یہان تک - تھوڑی دیر مین کچھ باریک باریک آواز کرتا رہا - پھر میرے ہاتھ سے اپنی پیشانی چھو کے مجھے رخصت کر دیا ف سعد غلام تھا اور نام اُس کا رومان تھا - آنحضرت ؐ نے اُس کو آزاد کر دیا تھا - (مشکوۃ - بیہقی)

ہرنی کا آپ سے باتین کرنا

ام سلمہ سے روایت ہے کہ آنحضرت جنگل مین تھے ایک ہرنی نے آپ کو پکارا آپ نے پھر کر دیکھا کہ ہرنی بندھی ہوئی ہے اور ایک اعرابی وہان سوتا ہے - ہرنی نے کہا مین قید ہون اور میرے دو بچے ہین - آپ مجھکو چھوڑ دین مین اُن کو دودھ پلا کر پھر آؤنگی - آپ نے اُس سے عہد لیکر اُس کو کھول دیا - وہ گئی اور بچون کو دودھ پلا کر واپس آئی آپ نے اس کو باندھ دیا اتنے مین اعرابی جاگا - حضرت کو دیکھا عرض کیا آپ کیا فرماتے ہین آپ نے فرمایا اس ہرنی کو

چھوڑ دے ۔ اُس نے چھوڑ دیا ۔ جاتے وقت کہتی تھی اشہد ان لا اِلٰہ الّا اللّٰہُ وَ
اَنّکَ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہ کذا فی بیہقی و طبرانی ۔

صحیح بخاری مین انس سے روایت ہے کہ ایک بار اہل مدینہ کو کچھ خطرہ ہوا آنحضرتؐ
ابو طلحہ کے ایک ضعیف گھوڑے پر سوار ہوے جو چل نہین سکتا تھا حضرت نے چابک مارا
وہ اتنا تیز ہو گیا کہ کوئی گھوڑا اس کا مقابلہ نہین کر سکتا تھا ۔

فصل در بیان خصایص و برکات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

آنحضرت سب پیغمبرون سے پہلے ہین نبوت اور خلق مین اور ہر شے مین جب آدمؑ درمیان
مٹی اور روح کے تھے علیہ الصلوۃ والسلام تب خداے تعالے نے ارواحون سے میثاق
لیا اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ آنحضرتؐ نے پہلے کہا بلےٰ ۔

اور ملک الموت علیہ السلام بلا اذن ہر ایک کے پاس آتے تھے ۔ مگر آپ کے پاس اجازت
مانگ کر داخل ہوئے ۔ یہ خصوصیت ہے آپ کی ۔

اور آپکا نام مبارک عرش پر لکھا اور اپنے نام کے ساتھ شریک کیا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ
اور سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام کا نقش مہر بھی یہی تھا ۔ اور ملکوت اعلےٰ پر آپ کا نام
لکھا اور ہر ایک جنت مین آپ کا ذکر ہوتا ہے اور جمیع کتب سابقہ تورات انجیل وغیرہ
مین آپ کی آمد کی بشارت ہے ۔ اور نعت بیان کی گئی ہے ۔ اور آپ کے اصحاب کا
وصف لکھا گیا ہے ۔ اور آپ کی امت کا ذکر کیا گیا ہے اور آدم اور جمیع مخلوق آپکے
لیے پیدا کی گئی ہے ۔ آنحضرتؐ فرماتے ہین ۔ مین اولاد آدم کا سردار ہون ۔ فخر کی راہ سے
نہین کہتا ہون ۔ اور آپ سے پہلے کسی کا نام احمد نہ تھا ۔ اور آپ کی عقل سب سے

زائد اور راجح تھی - اور تمام حسن آپ کو دیا گیا تھا اور نصف یوسف کو - اور آپ سب نبیون کے خاتم النبیین ہین - اور آخرت مین سب پیغمبر آنحضرتؐ کے لوا کے نیچے ہونگے - اور شب معراج مین آنحضرت کے پیچھے آپ کی امامت کے ساتھ سب نبیون نے نماز پڑھی - اور آخر زمانہ مین حضرت عیسےٰ آپ کی شریعت پر مبعوث ہونگے -

کعب احبار نے کہا کہ آنحضرت کا ذکر کتب سابقہ مین یون ہے کہ مکے سے ہجرت کرینگے مدینہ طابہ کی طرف اور ملک آپ کا شام ہوگا - اور برائی کا بدلہ نہین چاہین گے - اور امت کے لیے عفو و مغفرت چاہین گے اور ہر وقت سرًّا و جہرًا اللہ کا ذکر اور حمد و ثنا کرین گے اور نماز مین صف باندھکر نماز پڑھین گے جیسے قتال مین نام اُنکا محمد رسول اللہ ہوگا - اور کعب نے آپ کا حلیہ بھی بیان کیا -

اور آیۂ شریفہ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا کے اوصاف کا ذکر کتب سابقہ مین کیا گیا ہے - **ترجمہ** اے نبی ہم نے تجھکو گواہی دینے والا اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا اور توحید الٰہی کی طرف بلانے والا اور روشن چراغ بنا کر بھیجا ہے -

آنحضرت کی عظمت و بزرگی مین اللہ تعالےٰ فرماتا ہے لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ ۝ یعنی (اے محمد) تیری عمر کی قسم ہے - بے شک وہ کفار یعنی قوم لوط اپنے نشۂ غفلت مین سرگردان حیران ہین - اہل تفسیر اسپر متفق ہین کہ اللہ تعالیٰ نے آپکی زندگی کی مدت کی قسم کھائی ہے - اللہ تعالےٰ نے کسی کو آپ سے بڑھکر مکرم نہین پیدا کیا - شفا

اور اللہ تعالےٰ آپ کی رسالت کی تصدیق مین قسم کھا کر فرماتا ہے کہ وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ ۝ إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ **ترجمہ** قسم ہے قرآن محکم کی بے شک تو اے محمد البتہ مرسلین سے ہے

شب معراج مین آپ سب انبیا کی امامت کی

اللہ تعالیٰ نے آپ کی عمر کی قسم کھائی ہے

آنحضرت کو اللہ تعالے نے کافۃ الناس کی طرف مبعوث کیا ہے ساتھ دین قیم وصراط مستقیم کے۔ آپ رحمت ہین تمام عالم کے لیے۔ اور رافت ہین جمیع مخلوق کے لیے آپ فرماتے ہین مین تلوار کے ساتھ قیامت کے سامنے بھیجا گیا ہون۔ یہان تک کہ اکیلے اللہ کی عبادت کیجاوے اور اُسکا شریک نہ ٹھیرایا جاوے۔ اور میرا رزق تلوار کے سایہ مین رکھدیا ہے۔ وہ ذلیل وخوار حقیر ہے جو میری نافرمانی کرے۔ اور عزیز وباوقار ہے جو میری پیروی کرے آپ کے لیے اللہ تعالے فرماتا ہے حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ آنحضرتؐ اور آپ کے متبعین کے لیے اللہ تعالے کی نصرت وعزت وحمایت کافی ہے (کذا فی زاد المعاد)

فصل مختصرًا آپ کے خصایص آخرت کے بیان مین

آنحضرت سب سے پہلے زمین سے منشق ہونگے اور سب سے پہلے آپ ہی کا حشر ہوگا ستر ہزار ملایکہ کے درمیان اور براق پر سوار ہونگے۔ آپ کا نام مبارک موقف مین پکارا جائیگا اور سب سے پہلے آپ کو لباس جنت پہنایا جائیگا اور سیدھے جانب عرش کے کھڑے ہونگے مقام محمود مین اور لواء حمد آپ کے دست مبارک مین ہوگا اور آدم اور سب کے سب نیچے اُس لوا کے ہونگے آپ سب نبیون کے سردار اور امام اور خطیب ہونگے۔ سب سے پہلے آپ سجدہ کرین گے۔ اور سب سے پہلے آپ سجدہ سے سر مبارک اُٹھائین گے۔ اور پہلے حضرت باریتعالے کو دیکھین گے۔ اور اول شَافِع ومُشَفَّع ہونگے۔ اور شفاعت عظمےٰ آپ کے لیے خاص ہے۔ اور جو لوگ مستحق نار ہونگے اُنکی شفاعت بابت عدم دخول نار کے فرمائین گے اور کچھ اطفال مشرکین کی شفاعت دربارۂ عدم تعذیب ہوگی۔ اور سب سے پہلے آپ ہی پل صراط سے گذرینگے

اور ہر ایک نبی کے لیے دو دو نور ہونگے۔ اور آپ کا ہر ایک بال بال نور ہوگا۔ اور سب سے
پہلے آپ ہی دروازہ جنت کا ٹھونکین گے۔ اور سب سے پہلے جنت مین داخل ہونگے۔ اور
آپ مختص ہین حوض کوثر کے ساتھ اور وسیلے کے۔ اور قیامت مین کسی کا نسب نہ ہوگا مگر
آپ کا ہوگا **ف** اے لوگو سب سے بہتر بعد از خدا یہی ہین۔ ان کی امت کے بعد
نہ کوئی امت ہے اور نہ کوئی نبی ہے۔ نہ اسلام سے بہتر کوئی دین ہے جو کچھ قرآن مین آیا
ہے اور آنحضرتؐ نے فرمایا ہے وہ سب صحیح ہے اٰمَنَّا وَصَدَّقْنَا شکر ہے اس ذات پاک کا
جس نے ہم کو اس امت مین پیدا کیا۔ خالص مسلمان بنایا اور ہم کو خطاب ھُوَسَمّٰکُمُ الْمُسْلِمِیْنَ
عطا فرمایا۔ اب توفیق رفیق عمل نیک پر پوری پوری ملجاوے۔ اور جان بدن سے ساتھ
ایمان کے محبت خدا و رسول مین نکل جاوے۔
حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب تک تم آنحضرتؐ کو ماں باپ جورو بچون مال وجان اور
سب جہان سے محبوب تر نہ جانین گے ایماندار نہ ہونگے۔ (صحیحین)

فصل دربیان برکات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اور آپ کو معراج ہوئی سات آسمان آپ کے لیے شق ہوئے۔ قاب قوسین تک معراج
ہوئی۔ قرب ہوا اور وہان تک تشریف لے گئے جہان تک کوئی نبی مرسل اور نہ کوئی فرشتہ
مقرب پہونچا ہے۔ اور سارے نبی آپ کے لیے زندہ کرائے گئے اور اُنکے ساتھ نماز پڑھی
اور جنت دوزخ دیکھی اور قرآن مجید آپ کو ملا۔ حالانکہ آپ اُمّی تھے **ف** اُمی اس کو کہتے
ہین جو بغیر تعلیم کے جملہ علوم پر حاوی ہو اسکو علم لدنی بھی کہتے ہین نہ لکھے نہ پڑھے اور فرشتے
آپ کے ہمراہ رہتے تھے قتال ہین۔

آپکا ہر بال نور ہوگا • سب سے پہلے دخول جنت آپکو ہوگا

اور آپ کی کتاب قرآن مجید معجزہ ٹھیرا۔ تبدیل و تحریف سے آج تک محفوظ ہے۔ اور دیگر آسمانی کتابین درہم برہم ہو گئین

(جو فضائل شرفی و تفضیلی آنحضرتؐ کے قرآن مجید مین آئے ہین وہ بکثرت ہین)

منجملہ اُنکے قال اللہ تعالیٰ (وَمَا اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّلَا مَجْنُوْنٍ)

(ترجمہ) اسے محمد تو نہین ہے ساتھ نعمت رب اپنے کے ساحر اور نہ دیوانہ۔ یہ آیت دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ خود تصدیق فرماتا ہے کہ تو اے محمد اللہ کی دی ہوئی نعمت قرآن و نبوت مین نہایت صادق صحیح و ثابت قدم ہے۔

وقال۔ وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ (ترجمہ) اللہ اپنے نبی کے حق مین فرماتا ہے نہین سکھایا ہم نے محمدؐ کو شعر کہنا اور نہ یہ اسکے لایق ہے۔ کیونکہ شعر گوئی اہل اللہ کا کام نہین

وقال مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ۝ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى۔ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى (ترجمہ) نہین بھولا راستہ صاحب تمھارا اور نہ غلطی پر ہے۔ اور نہین بات کرتا اپنی خواہش نفس سے اور نہین بات چیت اُس کی (امور دین مین) مگر وحی ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔ تعلیم دیا ہے اُسکو سخت قوتون والے جبرئیل نے یہ قطعی شہادت الٰہی ہے کہ نہ تو محمد بھولتے ہین اور نہ غلطی کرتے ہین۔ اور نہ بجز وحی کے کوئی بات کرتے ہین۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہر ایک بات آنحضرتؐ کی وحی من اللہ ہے واجب العمل ہے

وقال اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝ هٰذَا غَايَةُ الْفَضْلِ وَالشَّرَفِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ (ترجمہ) بے شک فتح دی ہم نے تجھکو (اے محمد) فتح ظاہر و بیّن تاکہ بخشے اللہ واسطے تیرے (اے محمد جو کچھ خطا کی ہو تو نے

پہلے۔ اور جو کچھ آیندہ خطا ہوا اور تمام کرے نعمت اپنی تجھ پر (اے محمد) اور دکھا دے تجھکو راستہ سیدھا۔ اسمین آنحضرت کا کمال فضل و استحکام نبوت کی دلیل ہے۔

(آنحضرتؐ کے وہ فضائل جنکی تعظیم اللہ تعالے نے تمام عالم پر فرض و واجب کی ہے)

بغیر کسی شرط و استثنا کے فقال مَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (ترجمہ) جو کچھ دیوے تم کو رسول پس لے لو تم اُس کو اور جس بات سے منع کرے تم کو اُس سے باز رہو۔

وَلَمْ يَقُلْ مِنْ طَاعَتِيْ اَوْ مِنْ كِتَابِيْ اَوْ مِنْ اَمْرِيْ اَوْ مِنْ وَحْيِيْ بَلْ فَرَضَ اَمْرَهٗ وَنَهْيَهٗ عَلَى الْخَلْقِ كَفَرْضِ التَّنْزِيْلِ فقال اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ (ترجمہ) پیروی کرو تم اللہ کی اور اُس کے رسول کی

وقال اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (ترجمہ) پیروی کرو اللہ اور اُس کے رسول کی اگر تم مومن ہو۔

وقال اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ (ترجمہ) اسکے سوا نہین کہ ایمان والے وہی لوگ ہین جو ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور اُس کے رسول کے

وقال وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ (ترجمہ) جو کوئی نافرمانی کرے اللہ کی اور اُسکے رسول کی وہ یقینا سیدھی راہ سے بھٹک گیا۔

وقال بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ (ترجمہ) بیزاری ہے خدائے پاک اور اُسکے رسول کی یہان بھی اپنے نام مبارک کے ساتھ اسم گرامی آنحضرتؐ کا شریک فرمایا۔

وقال اَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ (ترجمہ) تمام حکم کا پہونچانا ہے اللہ کی طرف سے اور اُسکے رسول کی طرف سے تمام مخلوق کو حج اکبر کے دن۔

یہان بھی خدانے دونون نامون کو ایک جگہ شریک کیا۔

وقال لَمْ يَتَّخِذُوا مِنْ دُونِ اللهِ وَلَا رَسُولِهِ (ترجمہ) نہین پکڑتے سوائے اللہ کے اور نہ اُسکے رسول کے یعنی اپنا سہارا۔ یہان بھی اپنے اسم مبارک کے ساتھ اپنے نبی کریم کو شریک فرمایا وقال اَلَمْ يَعْلَمُوا اَنَّهُ مَنْ يُّحَادِدِ اللهَ وَرَسُولَهُ ترجمہ کیا نہین جانتے وہ لوگ جو خلاف کرتے ہین اللہ تعالے اور اُسکے رسول کے یہان بھی اپنے اسم مبارک کے ساتھ اپنے نبی کریم کو شریک فرمایا وقال اِنَّمَا جَزَآءُ الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللهَ وَرَسُولَهُ (ترجمہ) سوا اسکے نہین کہ بدلا اُن لوگون کا کہ لڑتے ہین اللہ سے اور اُسکے رسول سے) یہان بھی اپنے نام مبارک کے ساتھ آنحضرتؐ کو پیوستہ فرمایا۔

وقال وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللهُ وَرَسُولُهُ (ترجمہ) نہین حرام جانتے اُس چیز کو جس کو اللہ نے حرام کیا۔ اور اُس کے رسول نے۔ کیا شان کبریائی ہے کہ حل وحرمت مین بھی اپنے حکم کے ساتھ ہی اپنے نبی کا حکم برابر مساوی فرمایا بغیر کسی کمی بیشی کے

وقال وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللهَ وَرَسُولَهُ فَاِنَّ اللهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ (ترجمہ) جو شخص خلاف کرے اللہ کے اور اُس کے رسول کے۔ پس بے شک اللہ اُس کو سخت عذاب کرنے والا ہے۔ کیا شان ایزدی ہے کہ جو کوئی خلاف حکم آلہی اور آنحضرتؐ کے کرے وہ عذاب آلہی مین گرفتار ہوگا۔

وقال قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ (ترجمہ) کہدے (اے محمد لوگون کو) کہ غنیمت کا مال واسطے اللہ کے ہے۔ اور اُسکے رسول کے لیے۔ کیا شان کبریائی ہے کہ قبولیت غنیمت مین بھی آنحضرت کو برابری کا درجہ عنایت ہے ایضاً قال فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وقال فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللهِ وَالرَّسُوْلِ (ترجمہ) پس اگر

تمھین کوئی نزاع پیدا ہو کسی امر مین پس پھیر دو تم اُسکو طرف اللہ اور اُسکے رسول کے (یعنی قرآن وحدیث) اگر ایماندار ہو تم۔ کیا شان کبریائی ہے کہ اللہ عزوجل نے قطعی فیصلہ فرما دیا کہ اگر تمکو کوئی بھی نزاع پیش آوے تو قال اللہ وقال الرسول دونون کو برابر اپنا حکم ٹھہراؤ ورنہ تم ایماندار نہ ہوگے۔

وقال اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاَنْعَمْتَ عَلَیْہِ (ترجمہ) نعمت کی اللہ نے اُس پر اور تو نے بھی (اے محمد) نعمت کی اُس پر۔ اللہ تعالے نے اپنے اسم گرامی کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم کو قرآن مجید مین تحریر فرمایا۔ اسمین کمال عزت وشرف دارین ہے آنحضرت صلعم کے لیے۔ ایسی مثالین قرآن مجید مین بکثرت ہین۔

فصل اُن امور کے بیان مین جو آپکی امت کے ساتھ خاص ہین

نماز عشا کی۔ اذان۔ اقامت۔ اور افتتاح صلوۃ ساتھ تکبیر کے اور تامین اور نماز مین رکوع کرنا اور اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہنا اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا اور نماز جمعہ۔ اور السلام علیکم کہنا۔ اور اوقات اجابت دعا۔ اور نماز الضحی۔ اور عیدین۔ اور رمضان مین شیطانون کا قید ہونا۔ اور جنت کا مزین ہونا۔ اور روزہ دار کی بوئی دہن مشک سے اطیب ہونا۔ اور لیلۃ القدر۔ اور صبح صادق تک اکل وشرب اور جماع کی اجازت ایسی مثالین اور بہت ہین۔

فصل در بیانِ ابتدائی نزولِ وحی

جب آپ کی عمر چالیس سال کی ہوئی۔ اور بعض نے کہا چالیس سال دو ماہ۔ روز دوشنبہ

۱۷ شب رمضان سے جبرئیل علیہ السلام نبوت لیکر آئے۔ اور آپ اُس وقت غار حرا مین تھے۔ جبرئیل نے کہا پڑھ آپ نے کہا مین قاری نہین ہون۔ جبرئیل نے دوبارہ سہ بارہ اسی طرح کہا۔ اور سینۂ مبارک سے ضم کیا پھر چھوڑ دیا کہا پڑھ اِقْرَءْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ٥ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ٥ اِقْرَءْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ٥ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ تک پڑھا۔ پھر حضرت کو پہاڑ سے زمین پر اُتارکر زمین پر ٹھوکر ماری۔ ایک چشمہ پانی کا نکلا۔ جبرئیل نے وضو کیا۔ اور حضرت سے کہا تم بھی اسی طرح وضو کرو۔ پھر دو رکعت نماز پڑھائی اور کہا اَلصَّلٰوۃُ هٰكَذَا پھر جبرئیل غایب ہو گئے۔ حضرت لرزان دل حضرت خدیجہ کے پاس آئے اصلی واقعہ بیان کیا آپ نے اپنے اوپر ڈر خوف ظاہر کیا۔ خدیجہ نے کہا تم مت ڈرو بلکہ خوش ہو۔ واللہ قسم ہے اللہ کی۔ اللہ تم کو غمگین نہ کریگا۔ تم صلہ رحمی کرتے ہو۔ اور سچ بولتے ہو۔ مہمان نوازی کرتے ہو۔ مظلوم و حقدار کی مدد کرتے ہو۔ پھر خدیجہ آپ کو لیکر ورقہ بن نوفل کے پاس آئین یہ برادر عم زاد خدیجہ کے تھے اور جاہلیت مین نصرانی ہو گئے تھے۔ کتاب عربی لکھتے تھے نابینا ہو گئے تھے۔ خدیجہ نے کہا اے برادر عم۔ برادر زادہ کی بات سنو۔ ورقہ نے کہا اے بھتیجے تم کیا دیکھتے ہو۔ حضرتؐ نے جو حال دیکھا تھا وہ بیان کیا ورقہ نے کہا وہ ناموس ہے جو موسیٰ پر اُترا تھا۔ کاش مین اُس وقت جوان ہوتا۔ کاش مین اُس وقت زندہ رہتا جب تیری قوم تجھکو مکے سے نکالدیگی۔ حضرت نے فرمایا۔ کیا وہ مجھکو نکالدینگے کہا ہان۔ کسی شخص کے پاس کبھی وہ چیز نہین آئی جو تیرے پاس آئی ہے۔ لیکن لوگ اُس کے دشمن ہو گئے۔ اگر تیرا دن مجھکو پائیگا تو تیری مدد کرونگا۔ پھر زیادہ زمانہ نہین گذرا کہ ورقہ نے وفات پائی۔ بعد اسکے وحی آنا تھم گئی۔ یہان تک کہ حضرت کو سخت رنج ہوا۔ حضرت کو

قریش سخت ایذا دیتے رہتے تھے پھر تین سال کے بعد جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام سورہ یا ایہا المدثر لیکر آئے اور نزول وحی لگاتار ہونے لگا۔ اور حضرت لوگون کو خفیہ دین اسلام کی طرف بلانے لگے کیونکہ اُس وقت تک حکم اظہار کا نہ ہوا تھا جو شخص اسلام لاتا تھا وہ جب نماز پڑھنا چاہتا کسی کوہ درہ مین نکل جاتا تاکہ مشرکین سے نماز پڑھنا اُسکا مخفی رہے۔ یہان تک کہ آخر مشرکین پر ظاہر ہوگیا۔ اور ایذا رسانی شروع کی۔ حکم الٰہی اظہار کا ہوا اور حضرت عمر اسلام لائے۔ اُنکے اسلام سے اسلام کو قوت ہوئی۔

ابتدا ر وحی مین جبرئیل نے آپ کو ضم کیا اور اصلی صورت دکھائی۔ کذا فی البیہقی

فصل بیان دعوت اسلام کے مراتب مین

اول نبوت۔ پھر انذار قرابت۔ پھر انذار قوم۔ پھر انذار قرابت قوم۔ پھر انذار جملہ جن وبشر۔

فصل در بیان حلیہ انبیا علیہم الصلوۃ والسلام مختصراً

ایک روایت مین ہے کہ دحیۃ الکلبی نے کہا مجھکو آنحضرت صلعم نے اپنا ایک فرمان دیکے ملک روم کے پاس دمشق کو بھیجا جب مین وہان پہونچا۔ ملک روم کو فرمان دیا اُس نے قوم کو جمع کیا امرا و وزرا کی مجلس منعقد ہوئی۔ فرمان ملک روم نے پڑھکر سنایا اور کہا یہ وہ نبی ہے جس کی بشارت ہم کو مسیح نے دی ہے وہ اسمعیل بن ابراہیم کی اولاد مین ہوگا۔ اور اسلام کی خوبیان بیان کین۔ اور اسلام کی طرف رغبت ظاہر کی۔ قوم مخالف ہوگئی۔ پھر لوگون کو تسلی دی کہ مین تمھارا امتحان کرتا تھا۔ تم اپنی نصرانیت پر بہت پکے ہو۔ اور دوسرے روز مجھکو ایک عظیم الشان مکان مین اپنے ہمراہ لیگیا۔ اور اُس مین تین سو تصویرین تھین

یہ تصاویر انبیاء مرسلین کی تھین۔ پھر مجھکو کہا کہ تو اپنے صاحب کی تصویر کو جانتا ہے۔
پس مین نے دیکھا کہ ایک تصویر ہے آنحضرتؐ کی۔ آپ کی داہنی طرف ابوبکر بائین طرف
عمرؓ ہین۔ اور ہر ایک نبی کی تصویر علیحدہ تھی۔

اور ایک روایت مین آیا ہے ہشام بن العاص سے اُس نے کہا کہ ابوبکر نے اپنی خلافت
کے زمانے مین مجھے اور ایک شخص دونون کو دمشق مین ملک روم کے پاس بھیجا دعوت
اسلام اُسکو بھیجی۔ جب ہم دونو ملک روم کے پاس دمشق مین پہونچے حکم خلافت سنایا
حقیت اسلام مین بحث ہوئی۔ ملک روم نے پوچھا کہ تمھارے یہان سلام کا کیا طریقہ
ہے۔ مین نے کہا کہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ۔ پھر ملک روم نے کہا بادشاہون کے لیے کیا تحیت کرتے
ہو۔ مین نے وہی پھر کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ۔ پھر پوچھا تم لوگون مین اعظم کلام کیا ہے مین نے کہا
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ ہم کو ایک بڑا مکان رہنے کو دیا۔
ہم تین روز مقیم رہے۔ ایک رات ہم کو بلا کر ایک بہت بڑے مکان مذہب مین لے گیا
اُسکے اندر چھوٹے چھوٹے بہت سے مکانات تھے۔ ایک مکان کا قفل کھولا اُسکے اندر
ہر ایک خانہ مین ایک ایک پیغمبر کی تصویر تھی ایک سیاہ ریشمی پارچہ نکالا اُس مین ایک
شخص گورے رنگ کی تصویر تھی بڑی بڑی آنکھین چوڑے چوڑے کان لانبی گردن
نوجوان بے ریش گھنے بال لانبی زلفین۔ اس سے پہلے خدا کی مخلوق مین ایسا حسین
نہین دیکھا تھا۔ ملک روم نے کہا کیا تو جانتا ہے یہ کون ہے۔ مین نے کہا نہین پھر
ملک روم نے کہا یہ تو آدم علیہ السلام ہین۔ پھر دوسرا دروازہ کھولا۔ اوسمین سے ایک سیاہ
ریشم کا پارچہ نکالا۔ اُسمین ایک شخص سفید رنگ کی تصویر تھی۔ گھونگر والے بال سرخ آنکھین۔
چوڑے چوڑے مونڈھے۔ نہایت خوبصورت ریش۔ ملک روم نے کہا کیا تو جانتا ہے

یہ کون ہے۔ مین نے کہا نہین ملک روم نے کہا یہ نوح علیہ السلام ہین پھر تیسرا دروازہ کھولا اسی طرح ایک سیاہ پارچہ ریشم نکالا۔ اُس مین ایک شخص سفید چہرے رنگ کی تصویر تھی خوبصورت آنکھین کشادہ پیشانی۔ جھلت الجبین اور چوڑے حذین سفید داڑھی۔ مسکراتی ہین ملک روم نے کہا تو جانتا ہے یہ کون ہے مین نے کہا نہین پھر کہا یہ تو ابراہیم علیہ السلام ہین۔ پھر چوتھا دروازہ کھولا اُسمین سے پھر اسی طرح ایک پارچہ سیاہ حریر کا نکلا اُس مین ایک شخص سفید رنگ کی تصویر تھی ملک روم نے کہا کیا تو جانتا ہے یہ کون ہین۔ مین نے کہا ہان یہ رسول اللہ ہین علیہ الصلوٰۃ والسلام پھر ملک روم کھڑا رہا دیر تک پھر بیٹھا۔ کہا قسم ہے اللہ کی یہ وہی نبی ہے کچھ دیر ٹھیر کر ایک اور دروازہ کھولا۔ اسی طرح ایک سیاہ حریر نکالا اُسمین ایک شخص کی تصویر تھی کھٹرا جسم غائر آنکھین۔ تیز نظر۔ مہیب غضب ناک چہرہ مسلسل متراکب دندان گول لبین۔ ملک روم نے کہا کیا تو جانتا ہے یہ کون ہے۔ مین نے کہا نہین۔ پھر کہا یہ موسی علیہ السلام ہین اور اُسکے پہلو مین ایک اور صورت تھی جو اکثر مشابہ حضرت موسے کے تھی بالون مین تیل عریض جبین۔ درمیان آنکھون کے۔ کہا کیا تو جانتا ہے مین نے کہا نہین پھر کہا یہ ہارون علیہ السلام ہین۔ پھر اور ایک دروازہ کھولا اسی طرح ایک پارچہ حریر سفید نکالا اوس مین ایک شخص کی تصویر تھی گویا آدم کا بیٹا ہے۔ اسکا اچھا چوڑا جسم غضب ناک چہرہ۔ ملک روم نے کہا کیا تو جانتا ہے مین نے کہا نہین کہا یہ لوط علیہ السلام ہین۔ پھر اور ایک دروازہ کھولا اسیطرح سفید حریر کا پارچہ نکالا۔ اس مین ایک شخص کی تصویر تھی۔ سفید رنگ۔ سرخ لبین۔ منور چہرہ متین نظر ملک روم نے کہا کیا تو جانتا ہے یہ کون ہے مین نے کہا نہین۔ تب کہا یہ اسحاق علیہ السلام ہین۔ پھر ایک اور دروازہ کھولا۔ اسی طرح ایک پارچہ حریر سفید کا نکالا اُسمین ایک شخص مشابہ اسحاق علیہ السلام کے صرف لبین خالدار تھین ملک روم نے کہا کیا تو جانتا ہے

مین نے کہا نہین پھر کہا یہ یعقوب علیہ السلام ہین۔ پھر اور ایک دروازہ کھولا اُسمین سے
ایک پارچہ حریر سیاہ نکالا اُسمین ایک شخص کی تصویر تھی — سفید رنگ۔ وجیہ جسم
متین۔ بلند بینی۔ چہرہ سے انوار ٹپک رہے تھے۔ میانہ قد۔ اور چہرہ سے خشوع وجاہت
نمایان تھی۔ ملک روم نے کہا کیا تو جانتا ہے مین نے کہا نہین۔ کہا یہ اسمعیل علیہ السلام ہین
جد ہین تمھارے نبی کے پھر اور ایک دروازہ کھولکر اسی طرح سفید حریر کا پارچہ نکالا اُسمین ایک
شخص کی تصویر تھی گویا آدم کے مشابہ ہے منور اور آفتابی چہرہ کہا کیا تو جانتا ہے یہ کون ہے
مین نے کہا نہین۔ تو پھر کہا یہ یوسف علیہ السلام ہین۔ پھر اور ایک دروازہ کھولا ایک سفید
حریر نکالا اُس مین ایک شخص کی تصویر تھی۔ سرخ رنگ پتلی پنڈلیان چھوٹی آنکھین ضخیم البطن
گلے مین تلوار پڑی ہوئی۔ کہا کیا تو جانتا ہے یہ کون ہے مین نے کہا نہین کہا یہ داؤد
علیہ السلام ہے پھر اور اسی طرح ایک دروازہ کھولا سفید حریر کا پارچہ نکالا اوس مین ایک
شخص کی تصویر تھی طویل قد گھوڑے پر سوار۔ ملک روم نے کہا کیا تو جانتا ہے مین نے کہا
نہین۔ پھر کہا یہ سلیمان علیہ السلام ہے پھر اور ایک دروازہ کھولا اُسمین سے سیاہ حریر کا
پارچہ نکالا اُسمین ایک شخص کی تصویر تھی سفید رنگ نوجوان منور چہرہ سیاہ ڈاڑھی گھنے بال
خوبصورت چہرہ۔ ملک روم نے کہا کیا تو جانتا ہے۔ مین نے کہا نہین پھر ملک روم نے
کہا یہ عیسی بن مریم علیہ السلام ہے۔ ہشام نے ملک روم سے کہا یہ تصویرین کیونکر صحیح ہین اور
یہ کہان سے حاصل ہوئی ہین۔ ملک روم نے کہا ابتدا اسکی یہ ہے کہ آدم علیہ السلام نے
رب العزت سے چاہا کہ میری اولاد انبیاء کو مین دیکھون پس اللہ تعالے نے ان تصاویر کو
اوتارا اور یہ خزانۂ آدم مین تھین عِندَ مَغرِبِ الشَّمسِ وہان سے ذوالقرنین نے نکال کر
دانیال کے حوالہ کین مصنف کہتا ہے — ممکن ہے کہ یہ صحیح ہون۔ اللہ تعالے اپنے خاص

بندون کا محافظ ونگہبان ہے اٰمَنَّا وَصَدَّقْنَا - کذا فی خصایص الکبریٰ و دلائل النبوۃ

فصل دربیان شق صدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

شق صدر آپ کا چار بار ہوا ہے ایک بار دائی حلیمہ بنی سعد کے پاس صغیرسنی مین دوسری بار بعمر دس سال صحرا مین ہوا تھا تیسری بار بماہ رمضان غار حرا مین چوتھی بار شب معراج مین جبرئیل نے کیا ہے -

جِبْرِیْلُ شَقَّ لَهٗ قَلْبًا وَغَسَلَهٗ　　وَاَخْرَجَ الْغُسْلَ مِنْهُ ثُمَّ جَمَّلَهٗ
مَلَأَ عِلْمًا وَاِیْمَانًا وَکَمَّلَهٗ　　اَقْسَمْتُ بِالْقَمَرِ الْمُنْشَقِّ اِنَّ لَهٗ

فصل دربیان اسماء آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ کے اسماء دو سو سے زاید ہین اور سب اسماء نعتی ہین - اور نبی رسول سے زیادہ عام ہے - کیونکہ رسول مین یہ شرط ہے کہ جدید شرع لاوے بخلاف نبی کے پس ہر ایک رسول نبی ہے اور ہر نبی رسول نہین - اور یہ اسماء دو قسم پر ہین - ایک وہ جو آنحضرت کے ساتھ خاص ہین - دوسرے وہ جو اور رسولون اور نبیون کے ساتھ مشترک ہین - اول جیسے محمد و احمد و عاقب و حاشر وغیرہ - قسم دوم وہ ہین جو مشترک ہین دوسرے نبیون کے ساتھ مثلاً رسول اللہ - نبی اللہ - عبدہ - الشاہد - البشیر - النذیر - نبی التوبہ - نبی الرحمۃ -

اور آنحضرتؐ کے اسماء شریف اور بہت ہین - بعض قرآن مین آئے ہین اور بعض احادیث مین وارد ہین - اور بعض کتب سابقہ مین اور کثرت اسماء شرف مسمی پر دلالت کرتی ہے اور اسمین اختلاف ہے کہ اسم عین مسمی ہوتا ہے اور قرآن مجید مین (۲۸) نام ہین اور احادیث

ہین جو وہ نام ہین۔ زرقانی کہتے ہین کہ آپ کے اسماء مبارک چار سو سے زیادہ ہین۔ اور
بعض نے ننانوے کہے ہین۔ اور کتب سابقہ انبیا ہین۔ ضحوک۔ حمیاط۔ حمیاطا
یا حمطایا۔ واُحِیدُ۔ بارقیط۔ فارقیط۔ اور حمیاط کے معنی حامی حرم از حرام
اور معطی حلال۔ اُحِید کے معنے روکنے والا امت کو نار جہنم سے اور حمطایا بمعنی
حامی حرم ہے اور اُحِید توریت مین آیا ہے اور فارقیط با فا و یا، یہ توریت و انجیل
دونون مین آیا ہے بمعنی روح الحق کے اور فَارِقٌ بَیْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ اور آپ کے
نام بَشِیْرٌ۔ نَذِیْرٌ۔ رَءُوْفٌ۔ رَحِیْمٌ۔ رَحْمَةُ الْعَالَمِیْنَ۔ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ
مُحَمَّدٌ۔ اَحْمَدُ۔ طٰهٰ۔ یٰسٓ۔ مُزَّمِّلٌ۔ مُدَّثِّرٌ۔ عَبْدُ اللهِ۔ مُنْذِرٌ
عَاقِبٌ۔ حَاشِرٌ۔ مَاحٍ۔ نَبِیُّ التَّوْبَةِ۔ نَبِیُّ الْمَلْحَمَةِ۔ نَبِیُّ الرَّحْمَةِ
نَبِیُّ مَلَاحِم۔ نُوْرٌ۔ سِرَاجٌ۔ مُنِیْرٌ۔ مُبَشِّرٌ۔ شَهِیْدٌ۔ شَاهِدٌ۔ حَقٌّ
مُبِیْنٌ۔ اَمِیْنٌ۔ قَدَمُ صِدْقٍ۔ رَحْمَةُ اللهِ۔ صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ۔ نَجْمٌ
ثَاقِبٌ۔ کَرِیْمٌ۔ نَبِیٌّ۔ اُمِّیٌّ۔ دَاعٍ اِلَی اللهِ۔ مُصْطَفٰی۔ مُجْتَبٰی۔ اَبُو الْقَاسِمِ
حَبِیْبٌ۔ رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ شَفِیْعٌ۔ مُشَفَّعٌ۔ مُصْلِحٌ۔ طَاهِرٌ
مُهَیْمِنٌ۔ صَادِقٌ۔ مَصْدُوْقٌ۔ هَادِیٌ۔ سَیِّدُ اَوْلَادِ اٰدَمَ۔
سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْنَ۔ اِمَامُ الْمُتَّقِیْنَ۔ قَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ۔ حَبِیْبُ اللهِ
خَلِیْلُ الرَّحْمٰنِ۔ صَاحِبُ الْحَوْضِ وَالشَّفَاعَةِ۔ وَصَاحِبُ مَقَامٍ مَّحْمُوْدٍ
وَصَاحِبُ الْوَسِیْلَةِ وَالْفَضِیْلَةِ۔ وَالدَّرَجَةِ الرَّفِیْعَةِ۔ وَصَاحِبُ التَّاجِ
یعنی العمامۃ وَالْمِعْرَاجِ۔ وَاللِّوَاءِ۔ وَالقضیب یعنی تلوار۔ وَصَاحِبُ الْحُجَّةِ
وَسُلْطَانٍ۔ وَخَاتَمٍ وَعِمَامَةٍ وَبُرْهَانٍ وَصَاحِبُ نَعْلَیْنِ۔

مُتَوَکِّلُ - مُخْتَارُ - مُقِیْمُ السُّنَّۃِ - مُقَدَّسٌ - رُوْحُ الْقُدُسِ - رُوْحُ الْحَقِّ
اور یہی معنی مین بارقیط کے جو انجیل مین آیا ہے یعنی جو حق و باطل مین تمیز کرے اور حامی حرم

فصل حلیۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سنو اے مومنو جائے ادب ہے — بیان حلیۂ شاہ عرب ہے
سراپائے پیمبر کی ہے تقریر — رکھو دل کے مرقع مین یہ تصویر
کہون کیا شاہ دین کیسے تھے کیا تھے — سراپا نور تھے شان خدا تھے
یہ ہے وصف جمال پاک مجمل — کہ ساری خلق مین تھے آپ اجمل
قریب و دور سے حسن پیمبر — نظر آتا تھا خوبی مین برابر
معظم تھے دلون مین اور نظر مین — مکرم علوی و جن و بشر مین
خموشی مین وقار اُن کا سوا تھا — سخن گوئی مین خوبی تھی مزا تھا
جو پہلی بار اُن کو دیکھتا تھا — وہ ہوجاتا تھا کچھ ہیبت زدہ سا
جو کرتا میل جول آکر نبی سے — وہ رکھتا آپ کو محبوب جی سے
درخشندہ تھا رنگ روئے سرور — نہ ابیض تھا نہ گندم گون مقرّر
سپیدی مین تھی سرخی آشکارا — روان عارض پہ گویا آب زر تھا
کھڑے ہوتے جو سورج کے مقابل — نکلتا ضو مین وہ ناقص یہ کامل
کوئی حضرت کا ہمسایہ نہ پایا — بہت ڈھونڈھا کہین سایہ نہ پایا
سرِ والا کلان تھا اور مُدَوَّر — سیہ تھے موئے سر جون مشکِ اذفر
نروہشتہ تھے بال اُنکے نہ مرغول — ولیکن معتدل بر وجہِ معقول

سنورنے سے نظر آتے تھے ایسے ۔ لکیرین ریگ مین ظاہر ہون جیسے

کیے جاتے اگر دو حصے وہ بال ۔ تو ہو جاتے اسی صورت سے فی الحال

مگر رہتے تھے وہ تا نرمۂ گوش ۔ کبھی بڑھکر پہونچ جاتے تھے تا دوش

جو ہوتے چار گیسوئے اطہر ۔ نکلتے بیچ مین سے کان باہر

کہ اک اک کان کے دونون طرف سے ۔ نکل کر دو دو گیسو رخ پہ آتے

جو کانون پر وہ اُن کو ڈالتے تھے ۔ نمایان رہتے تھے گردن کے صفحے

چھٹے تھے پہلے موئے شاہ ابرار ۔ نکالی مانگ اُن مین آخر کار

سپیدی چند بالون مین تھی روشن ۔ اگر اُس کو چھپا دیتا تھا روغن

کشادہ تھی جبینِ سرورِ دین ۔ چمک مین رشک مہر و ماہ و پروین

وہ ابروئے آبروئے حسن دلجو ۔ نہ تھی پیوستگی جن مین سرِ مو

دل آرا دونون ابروئے مقدس ۔ دراز و خوب و باریک و مقوس

میان ہر دو ابرو ایک رگ تھی ۔ بوقت خشم جو اکثر ابھرتی

وہ کامل گوش کان دلربائی ۔ فدا تھی اُن پہ جی سے خوشنمائی

بڑی آنکھین نہایت دلنشین تھین ۔ وہ بے سرمے کے گویا سرمگین تھین

سیاہی مردمک کی چشم بد دور ۔ سپیدی حدقہ کی نور علی نور

رگین سرخ اوس سپیدی مین نمایان ۔ دل شیدا کے خون ہونے کا سامان

یہ دیکھو روتے آگئی ہین ۔ تمھارے عاشقِ مضطر کی آنکھین

وہ پلکون کی درازی اور کثرت ۔ عجب تھی خوش نما و خوب صورت

مژہ اندر مژہ سے چشم پرنور ۔ گمان ہوتا کہ ہو جائے نہ مستور

سر بینی عجب باریک و زیبا ۔ بلند اک نور اوس پر جلوہ آرا

جو کوئی بے تامل دیکھتا تھا ۔ گمان کرتا تھا وہ بینی کو اونچا

بلند ایسی بہت بینی نہ تھی وہ ۔ فقط تھی نور کی جلوہ گری وہ

کہوں کیا کیسے تھے حضرت کے رخسار ۔ بہت نرم اور بغایت صاف و ہموار

کشادہ دونوں عارض اور درخشان ۔ دل و جان جہان کے تھے دل و جان

لبوں مین احسن خلق خدا تھے ۔ نہ تھے لب آپکے دار الشفا تھے

جو ہوتے بند وہ لبہائے اشرف ۔ تو لوگوں مین نظر آتے تھے الطف

کشادہ تھا دہان پاک حضرت ۔ بہت پاکیزہ بو اور خوب صورت

لکھوں تعریف کیا آب دہن کی ۔ کہ خوشبو جسمین تھی مشک ختن کی

درخشان گرچہ تھے دانت اونکے سارے ۔ پر اگلے چار تھے روشن ستارے

چمک اون دانتون مین تھی بے نہایت ۔ نمایان ہوتی تھی اولون کی صورت

کشادہ تھے دوتا دندان پیشین ۔ میانہ چار دندان شہ دین

گمان ہوتا تھا یہ ہنگام گفتار ۔ کہ باہر آتے ہین چھن چھن کے انوار

ہنسی آتی کبھی تو برق و لمعان ۔ در و دیوار پر ہوتی نمایان

نہ آواز اونکی ہلکی تھی نہ بھاری ۔ بس ایسی تھی لگے جو دل کو پیاری

بلند آواز تھی خوش گفتگو تھی ۔ خجستہ طلعت و پاکیزہ رو تھی

پہونچتی تھی صدا اونکی وہان تک ۔ نہ اورون کی صدا پہونچے جہان تک

فصاحت آپکی ضرب المثل تھی ۔ پسند اہل ادیان و ملل تھی

کھلی تقریر تھی واضح بیان تھا ۔ تکلف کو وہان مدخل کہان تھا

نہایت خوبصورت تھی محاسن ۔ بیان کیا ہو سکین اُسکے محاسن

پُر انبوہ ایسی تھی ریش پرانوار ۔ کہ حسن سے بھر گئے تھے دونون رخسار

سیہ تھی خوب ہی داڑھی کی رنگت ۔ بہت ہی خوش نما پائی تھی سبلت

لب زیرین کے نیچے موئے انور ۔ درخشانی مین تھے رخشندہ گوہر

وہ بال اُس ریش کو چک کے مقرر ۔ لکھا ہے پڑتے تھے داڑھی کے اوپر

جو کوئی دیکھتا تھا اون کا ارسال ۔ سمجھتا تھا کہ یہ داڑھی کے ہین بال

میانِ ہر دو گوش و فرق عالی ۔ سپیدی تھوڑے بالون مین عیان تھی

فقط ابیض تھے موئے پاک احمد ۔ قریب بست و باقی جملہ اسود

درخشان تھا رخ پر نور ایسا ۔ کہ گویا چودھوین شب کا قمر تھا

چمکتا منہ خوشی مین آئینہ وار ۔ نظر چہرہ مین آتا عکس دیوار

گمان ہوتا تھا چہرہ پر کہ دیدہ ۔ ہے گویا سیر کرتا اسمین خورشید

جب انوار صباحت ہوتے روشن ۔ نظر آتی اندھیری شب مین سوزن

بہت گول اُن کا چہرہ تھا نہ لنبا ۔ مگر تدویر تھی کچھ اوس مین پیدا

عجب تھی آپ کی محبوب صورت ۔ کہان ہوتے ہین ایسے خوب صورت

عزیز اونکو رکھین یوسف سے بڑھکر ۔ جو دیکھین آپ کی یعقوب صورت

سوا صورت سے محبوب اونکی سیرت ۔ ہے سیرت سے سوا مرغوب صورت

مزیّب گردنِ سردار کونین ۔ درازی اور کوتاہی کے مابین

وہ ہاتھی دانت کی گردن تھی گویا ۔ بسانِ سیمِ خالص تھی مصفّا

سمجھتے دیکھنے والے مقرر ۔ روان ہے آب زر شاید کہ اسپر

بہت تھی بیچ مین شانون کے دوری
بزرگی شانہ و بازو مین پوری

عظامِ شانہ و پشت و مفاصل
تناسب سے بزرگی سب کو حاصل

لکھون مین حال کیا اونکی بغل کا
صفا مین آئینے سے تھی دوبالا

نماز اُن کو جو پڑھتے دیکھتا تھا
کھلے ہاتھ اُنکے اتنے دیکھتا تھا

کہ سمت پشت اقدس سے بغل کی
نظر آتی تھی سرخی و سپیدی

عرق تھا مشک بو ایسا بغل کا
دماغ جان معطر جس سے ہوتا

میان ہر دو کتفِ پاکِ حضرت
نمایان جلوۂ مہرِ نبوت

وہ خاتم جو سند تھی سروری کی
بشکل بیضۂ کبکِ دری تھی

بخوبی آپ کا سینہ تھا چوڑا
برابر صاف سینے کے شکم تھا

کشادہ تھی میانِ سرورِ دین
تھے چوڑے چکلے سب اعضا زرین

میان سینۂ پر نور تا ناف
کھنچا بالون سے تھا اک خط بہت صاف

شکم اور ہر دو تا پستان عالی
سوا اوس خط کے تھی بالون سے خالی

دو دست و شانہ و صدرِ مبارک
رُوئین سے تھے نظر افروز بیشک

پڑی تھین پیٹ پر اونکے بٹین تین
ہوئی اس طرح ثابت اونکی تعیین

اسطبری ساعد و بازو مین پیدا
درازی دونون پہونچون مین ہویدا

کلائی تھی دراز اور ہاتھ چوڑا
ہتیلی تھی فراخ و نرم و زیبا

نہایت نرم و پر گوشت انگلیان تھین
درازی اونگلیون مین تھی روان تھین

قدم پر گوشت اچھے لنبے چوڑے
سنے ایسے کسی نے اور نہ دیکھے

زبس جلد بدن مین نازکی تھی
یہ حالت اجتماع خون سے ہوتی

درازاونکے قدم کی انگلیان تھین ۔ عجب پرگوشت تھین طرفہ روان تھین

زمین سے پانون کے تلوے تھے اونچے ۔ گذر جاتا تھا آب اونکے تلے سے

درازی پاشنہ مین تھی ہویدا ۔ کمی تھی گوشت مین فی الجملہ پیدا

جوہمسایہ انگوٹھے کی تھی انگلی ۔ انگوٹھے کی بہ نسبت کچھ بڑی تھی

بخوبی معتدل اندام سارا ۔ مناسب تھے بدن کے سارے اعضا

نہ تھے لنبے بہت خیرالورے کچھ ۔ میانہ قامتی سے تھے سوا کچھ

اگر جب قوم کے ہمراہ ہوتے ۔ نظر آتے تھے سب سے آپ اونچے

لکھا ہے دو طویل القامت انسان ۔ کھڑے ہوتے جو گرد شاہ ذی شان

تو رہتے آپ اون دونون سے اونچے ۔ الگ ہو کر میانہ قد ٹھہرتے

اگر بیٹھے ہوے ہوتے پیمبر ۔ تو رہتے اونکے شانے سب سے برتر

غرض سب حالتون مین شاہ والا ۔ کیے جاتے تصور سب سے اعلیٰ

بدن کچھ آخر سن مین نبی کا ۔ ہوا ثابت کہ فربہ ہو گیا تھا

بہم پیوستہ تھا سب جسم کا گوشت ۔ ذرا ڈھیلا نہ تھا اگلا سا تھا گوشت

لکھون کیا حال اوس پیارے بدن کا ۔ برابر گوشت تھا سارے بدن کا

صفا مین تھے وہ آئینے کے ہمسر ۔ سپیدی مین شبیہ ماہ انور

تن والا کی زیبائی نہ پوچھو ۔ قد بالا کی رعنائی نہ پوچھو

دل شیدا کو یاد آئی وہ قامت ۔ قیامت ہو گئی برپا قیامت

ملا تھا آپ کو کیا خوشنما قد ۔ نظر آتا تھا سانچے مین ڈھلا قد

نزاکت جلد مین رخ کی عیان تھی ۔ لطیف باطراوت بے گمان تھی

پسینہ اونکو آتا تھا جو اکثر | چکتا تھا وہ رخ پر مثلِ گوہر
بدن تھا مشک سے خوشبو میں الطف | کف عطار گویا اونکے تھے کف
جو آکر ہاتھ حضرت سے ملاتا | تو خوشبو ہاتھ کی دن بھر وہ پاتا
جو ہاتھ اپنا کسی بچے کے سر پر | زراہ لطف رکھدیتے پیمبر
تو سب بچون مین خوشبو کے سبب سے | سب اوس بچے کو تھے پہچان لیتے
گذر جس راہ سے ہوتا نبی کا | تو پیچھے آنے والا جان لیتا
کہ اس رستے سے گذرے ہین پیمبر | وگرنہ راہ کیون ہوتی معطّر
وہ جتنے راستون سے تھے گذرتے | پسینے سے معطر سب کو کرتے
کہ بعد اُن کے کسی کو اور اَوّل | نہ دیکھا اون سے اَحسن اور اجمل
سلام اللہ کا اور اوس کی رحمت | رہے نازل نبی پر تا قیامت

بیان کس طرح سے کیجے ترے اوصافِ بیحد کا
ترا مداح ایزد ہے تو ہے ممدوح ایزد کا

فصل در بیان حقیقت خاتم النبوۃ مہر نبوت مین

اصل اسکی یون ہے یہ ایک گوشت کا ٹکڑا تھا کبوتر کے انڈے کی مقدار مین سرخ رنگ۔ منوّر۔ اطراف مین اُسکے سیاہ بال تھے۔ کتب سابقہ مین اسکی بشارت آئی ہے منجملہ اور علامتون کے یہ ہی ایک بڑی علامت نبوت کی تھی اکثر یہود اسکو دیکھکر اسلام لاتے تھے اور ابتداے نبوت مین پشت پر رکھی گئی۔ اور اُسکے اطراف مین بالون سے حروف تھے جنکی عبارت محمد الرسول اللہ تھی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسے مُثبت

حروف ہوتے ہین صاف پڑھے جاتے تھے گویا کسی نے مہر کردی ہے۔ تسمیہ کی وجہ یہی معلوم ہوتی ہے۔ وہ خاتم النبوت بوقت انتقال مرتفع ہو گئے معلوم تک نہ ہوا یہ بہت بڑا معجزہ ہے آنحضرتؐ کا۔

اور ایک روایت مین آیا ہے عبد اللہ ابن عمر سے کہ مہر نبوت کے حروف گوشت سے مکتوب تھے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم)

اور ایک روایت کتاب ابو نعیم مین آیا ہے سلمان فارسی سے کہ آنحضرتؐ کے دونون شانون کے درمیان خاتم النبوت تھی مثل کبوتر کے انڈے کے اور اُسکے اندر یہ تحریر تھا اَللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور اوپر کی طرف ظاہرا یہ لکھا ہوا تھا تَوَجَّہْ حَیْثُ شِئْتَ فَاِنَّکَ الْمَنْصُوْرُ اور مہر نبوت مین اور بھی روایتین بکثرت ہین اور کتب سابقہ مین تفصیلوار تحریر ہین کذا فی الخصائص الکبریٰ۔ اٰمنا وصدّقنا

فصل بیان امت مرحومہ کا کتب سابقہ مین ہے

ایک روایت مین آیا ہے کہ آپ کی امت مرحومہ کی صفت کتب سابقہ مین بیان کیگئی ہے کہ بہتر امت ہے بہ نسبت دوسری امتون کے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرینگے اور ایمان لائین گے اگلی پچھلی کتابون پر۔ اور اللہ تعالی کی راہ مین جہاد کرین گے یہان تک کہ کانے دجال کو قتل کرینگے۔ اور حضرت موسی نے تمنا کی کہ یہ اوصاف اونکی امت کے لیے ہون۔ اللہ تعالے نے فرمایا کہ یہ خاص ہین امت محمد کے لیے اور اوراس امت کے لیے ایک نیکی کے بدلے دس نیکیان اور ایک گناہ کے بدلے ایک گناہ اور مستجاب الدعوات ہین اور طیبات اونپر حلال ہین اور خبائث حرام ہین اور

اور آپس مین ترحم کرینگے اور اُن کو مال فیٔ اور غنیمت حلال ہے اور ہر ایک صدقے
مین اجر ہے۔ اور پانی نہ ملنے سے تیمم کرینگے۔ اور آخرت مین اُنکے ہاتھ پاؤن چہرے
منوّر ہونگے اثر وضو سے اور تمام زمین اونکے لیے مسجد ہے جہان جا مین نماز پڑھین
اور اللہ تعالے نے فرمایا۔ اے موسے مین نے تجھکو اپنے کلام کے لیے خاص کیا ہے
یہ چھوڑدے جو مین نے تجکو دیا ہے سو وہ قبول کر اور خدا کا شکر کر یہ ذکر قرآن مجید
پارۂ نہم رکوع سات مین ہے۔
اور ایک روایت مین آیا ہے کہ حضرت موسے نے تمنا کی کہ یَارَبِّ اجْعَلْنِی مِنْ
اُمَّةِ مُحَمَّدٍ۔ اس امت کو چاہیے کہ اس نعمت کی قدر کرین جس کی تمنا انبیاء اُولوالعزم
کرچکے ہین ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ اس امت کے دو نام ہین جو جناب
باری تعالے کے نامون سے مشتق ہین۔ ایک مسلمینؑ دوم مومنین۔ ان کے دین کا
نام اسلام ہے۔ اور اگلی امتون پر بہت سی چیزین سخت تھین وہ اِن سے اُٹھادی گئین
اور ان پر حلال کردی گئین۔ اور آپ کی امت سب امتون سے پہلے قبرون سے
اُٹھیگی اور اُن کی پیشانی ہاتھ۔ پاؤن۔ چمکتے ہونگے۔ اور موقف مین بلند مقامون پر
کھڑے ہونگے اور ان کے لیے نور ہوگا۔ اور ان کے چہرون مین اثر سجود کی علامت ہوگی
داہنے ہاتھون مین کتاب دیجائیگی اور یہ سب استغفار کرینگے گناہون سے بالکل صاف
نگے۔ اور اُن کا فیصلہ قبل از خلائق ہوگا۔ اور اُن مین سے ستر ہزار بغیر حساب کے داخل
ہونگے ۔ (از مصنف) اے خداے کریم تو مجھکو بھی ان مین داخل کر تیرے خزانہ
ل مین کوئی کمی نہین ہے۔ آمین ثم آمین۔

ؑ هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِينَ ۵ یعنی ہم لوگون کا نام و خطاب مُسلمین رکھا ہے ۔ ۱۲ منہ

فصل در بیان ذکر شمائل آنحضرتؐ و اخلاق و عادات آنحضرتؐ

آنحضرت میانہ قد سفید رنگ سرخی آمیز تھے۔ درمیان شانون کے قدرے بُعد تھا
بال سر کے لَو تک پہونچتے تھے اور سر اور ریش مبارک مین کوئی بیس بال سفید ہونگے
چہرہ مبارک مثل نیم ماہ چاند کے چمکتا تھا۔ نیک تن معتدل بدن تھے جب خاموش
رہتے بزرگی ظاہر ہوتی۔ اور جب بات فرماتے تو لطف وناز کی نکلتی۔ دور سے جب کوئی
دیکھتا جمال ونزاکت پاتا۔ اور پاس سے جو کوئی دیکھتا ملاحت وشیرینی سمجھتا شیرین گفتار
کشادہ پیشانی۔ اور دراز و باریک ابرو اور غیر پیوستہ۔ بلند بینی۔ نرم رخسار۔ کشادہ دہان
روشن دندان تھے۔ اور درمیان ہر دو شانون کے مہر نبوت تھی۔ آپ کا واصف کہتا
ہے کہ مین نے کوئی شخص آپ کی طرح کا آپ سے پہلے اور آپ کے بعد نہین دیکھا
اور اُسد الغابہ وشمائل ترمذی مین آپ کا پورا حلیہ شریف ذکر کیا ہے خلاصہ یہ ہے
کہ بال سیدھے تھے داڑھی گھنی تھی۔ گردن جیسے ہاتھی دانت۔ صفائے سیمین۔ بدن
تنا ہوا شکم وسینہ برابر مونڈھے بھاری۔ ہتیلی چوڑی۔ انگلیان لانبی۔ چال نرم وتیز۔
جو دور سے دیکھے ڈرے۔ جو نزدیک آئے ملے چلے دوست پائے۔ اکثر بہ نسبت آسمان
زمین کی طرف نظر رکھتے۔ ابتدائے سلام کرتے۔ بے حاجت بات نہ کرتے۔ آغاز وانجام
کلام مین بسم اللہ سے شروع کرتے۔ کلمات جامعہ فرماتے۔ نعمت کی عظمت کرتے۔ اگرچہ
تھوڑی کیون نہو۔ طعام مین ذم ومدح نہ کرتے۔ جی چاہتا کھاتے ورنہ چھوڑ دیتے۔ تین
اُنگلیون سے کھاتے کبھی چوتھی اُنگلی کو بھی شریک کرتے۔ اور تین سانس سے پانی پیتے
چوس چوس کر نہ غٹ غٹ۔ کھانے کے بعد انگلیون کو چاٹ لیتے جو مل جاتا وہ کھالیتے

تکلف نہ کرتے نہ ملتا تو کئی روز فاقہ کرتے۔ پیٹ پر پتھر باندھ لیتے اور دنیا کے لیے کبھی غصہ نہ کرتے اور نہ اپنی جان کے لیے غصہ کرتے غصہ مین چہرۂ مبارک پھیر لیتے۔ خوشی مین آنکھ بند کر لیتے بڑی ہنسی آپ کی مسکرانا تھا۔ اور اکثر طعام آپ کا کھجور تھی۔ نہ کبھی میدہ کھایا۔ اور نہ میز پر کھایا۔ بلکہ دسترخوان پر اور کبھی کھانا زمین پر رکھکر کھاتے نہ تکیہ لگا کر کھاتے فرماتے۔ مین کھاتا ہون جیسے بندہ کھاتا ہے اور بیٹھتا ہون جیسے بندہ بیٹھتا ہے۔ اور یہ بات کچھ تنگی کی راہ سے نہ تھی۔ بلکہ انکسار نفس سے تھی۔ اکثر گوشت دست کو پسند فرماتے اور کدو کو دوست رکھتے۔ رکابی کے اطراف و جوانب سے لیکر کھاتے۔ شہد و حلوے کو دوست رکھتے۔ میوہ۔ انگور و خربوزہ محبوب تر تھا۔ خربوزہ شکر و نان سے کھاتے۔ اور اکثر دونون ہاتھون سے کھاتے۔ اور بعض طعام کو بعض سے ملا کر اُس کے ضرر کو دفع کرتے۔ مثلاً تمر کو مسکہ سے کھاتے۔ تربوز کو لکڑی سے کھاتے۔ تنہا نہ کھاتے۔ اور تنہا نان کھانے سے منع فرمایا ہے۔

فصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شجاعت کے بیان مین

یہ امر مسلّمہ ہے کہ آنحضرت دنیا مین سب سے زیادہ شجیع و بہادر تھے۔ عبداللہ بن عمر کہتے ہین کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کے کسی کو شجیع و بہادر نہین پایا۔ جب کبھی لڑائی کی آگ بھڑکتی تو آنکھین مبارک سرخ ہو جاتین۔

فصل در بیان لباس رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم

جو چاہتے پہنتے اور اکثر ایک ہی کپڑا پہنتے۔ اور نہ کرتا لٹکاتے اور نہ ازار بلکہ دونون کو

نصف ساق تک رکھتے ۔ آستین پہونچے تک ہوتی ۔ اور کرتا بہت پسند تھا ۔ اور پاجامہ بھی پسند کرتے ۔ فرمایا یہ بہتر لباس ہے ستر کے لیے ۔ اور عمامہ آپ کا نہ بڑا تھا نہ چھوٹا ۔ اور عمامہ سفید و سیاہ و زرد باندھتے ۔ اور اکثر سفید ہوتا تھا ۔ دو دنبالے درمیان دونون مونڈھون کے چھوڑتے تھے جس کا طول اکثر ایک ہاتھ کا ہوتا تھا ۔ کبھی بے کلاہ کبھی کلاہ کے ساتھ دستار بھی ہوتی تھی ۔ اور آپ اکثر تقنع کرتے ۔ اور انگشتری چاندی کی پہنی ہے جسکا نگینہ بھی چاندی کا تھا ۔ اور ایک روایت مین آیا ہے کہ نگ عقیق یمنی کا تھا ۔ سیدھے ہاتھ مین پہنتے تھے ۔ اور نگینہ کف کے جانب رہتا تھا ۔ اور نقش خاتم محمد رسول اللہ تھا تین سطرین تھین محمد رسول اللہ ۔ فرش آپ کا چمڑے کا تھا اور اسمین کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی ۔ کبھی حصیر پر سورہتے کبھی زمین پر ۔ عطر آپ کو بہت پسند تھا ۔ سرمہ وقت خواب کے لگاتے ۔ ہر ایک آنکھ مین تین سلائی ۔ سر مبارک مین تیل ڈالتے اور شارب کے بال کترتے اسی طرح طول و عرض داڑھی مین کچھ کترتے ۔ اور ریش مبارک مین کنگھی کرتے ۔ اور اُٹھتے بیٹھتے ذکر خدا کرتے ۔ مجلس مین جہان جگہ پاتے وہین بیٹھ جاتے اور ہم جلیس کی بزرگی کرتے ۔ غریب محتاج کا کام کر دیتے ۔ اور بزرگانہ بات کرتے بمنزلہ نصیحت کے اور سب لوگ نزدیک آپ کے حق مین سب برابر تھے ۔ آپ کی آواز سے کوئی اور باواز بلند چلاتا نہ تھا آپ نہایت خوش خلق تھے ۔ قولہ تعالی اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیۡمٍ آپ کی شان مین ہے ۔ اور نہ آپ امیدوار کو مایوس کرتے ۔ آپ کے سامنے کوئی شخص سر اونچا نہین کرتا اور نہ کسی سے ٹھٹھا کرتے تھے ۔ آپ رحیم الطبع تھے ۔ کسی کی برائی نہین کرتے تھے ۔ اور نہ کسی کو عار دلاتے تھے ۔ اور نہ کسی کی عیب جوئی کرتے جو بات کرتے صواب کی کرتے تھے ۔

عبد اللہ بن عباس سے ایک روایت ہے کہ مین نے آپ کی خدمت دس برس کی

کبھی نہ کہا یہ کام کیون کیا۔ اور وہ کام کیون نہ کیا۔ اور خوشی مین اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْمُنْعِمِ الْمُفْضِلِ
فرماتے ۔ اور ناخوشی مین اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ فرماتے ۔ ہر دم ذکر کرتے ۔ اور بچون
چھوٹے بڑے ۔ غلام لونڈی پر سلام کرتے ۔ صغیر سے خوش طبعی کرتے ۔ بچہ کے ساتھ تلاعب
فرماتے ۔ بڈھون سے ہنسی فرماتے ۔ ایک بڑھیا نے کہا یا حضرت دعا فرمائیے کہ اللہ مجھکو
جنت مین داخل کرے ۔ آپ نے فرمایا اے ام فلان جنت مین کوئی بوڑھا انسان نہ جائیگا
وہ روئی ۔ پھر آپ نے فرمایا ۔ اے نیکبخت جنت مین کوئی مرد عورت بوڑھا رہکر نہ جائیگا
بلکہ اُس وقت سب کے سب جوان ہونگے ۔ اللہ تعالے نے فرمایا اِنَّا اَنْشَأْنٰهُنَّ
اِنْشَاءً فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا عُرُبًا اَتْرَابًا یعنی بڑھیا جوان ہوکر داخل جنت ہوگی
آپ کو جو کوئی بلاتا اور دعوت کرتا ۔ آپ ہر غریب و امیر لونڈی غلام کی دعوت قبول
فرماتے اور بکری کا دودھ خود نچوڑتے ۔ اور فقیر سے مصافحہ کرتے ۔ اگر آپ کو کوئی پکارتا
توآپ لبیک کہتے اور فرماتے مجھکو اونچا مت کرو مجھکو اللہ نے بندہ اور رسول مقرر کیا ہے
اور اپنے اصحاب کے ساتھ مسجد نبوی کی تعمیر مین ہمراہی فرماتے تھے اور فرماتے مین سردار
ہون اولاد آدم کا ۔ اور کسی کو پیچھے اپنے سوار کرلیتے ۔ اور اپنے کپڑے مین پیوند لگاتے
اور ہمراہ خادم کے کام کرتے اُسکی اعانت کرتے ۔ اور بازار سے اپنا سودا سلوپ لاتے
آنحضرت کے شمائل واخلاق لاتحصے ہین ۔ اگر آپ کو آنحضرت کی دوستی منظور ہو تو یہ آیت
بس ہے قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (ترجمہ) اگر تم اللہ
کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی واتباع کرو اللہ تعالے تم کو دوست رکھیگا ۔
اور کسی کے مُنہ پر ایسی بات نہ کہتے جو اوسکو بری لگے ۔ اور نہ بدخوئی و بے ادبی کرتے
اور نہ بے ادب کا مقابلہ کرتے بلکہ معاف فرماتے ۔ فقیرون کو دوست رکھتے اُنکے پاس

بیٹھتے۔ جنازہ مین شریک ہوتے۔ کسی کو حقیر نہ جانتے کسی بادشاہ سے بسبب بادشاہت
کے نہ ڈرتے۔ اللہ کی نعمت کا اکرام کرتے اگرچہ تھوڑی کیون نہو۔ ہمسایہ و مہمان کی
خبر گیری کرتے۔ اکثر موقع ضحک پر تبسم کرتے۔ قہقہہ نہ لگاتے۔ اور دو کامون مین جو آسان
ہوتا وہ کرتے۔ اور قطع رحم سے دور رہتے۔ اور غلام کو اپنے ساتھ سوار کر لیتے۔ گھوڑے
خچر اور گدھے پر سوار ہوتے۔ نماز لمبی۔ اور خطبہ کوتاہ پڑھتے۔ اور رونے سے آپ کے
سینے سے جوش دیگ کی آواز سنائی دیتی۔ اور دوشنبہ و پنجشنبہ و جمعہ کو۔ اور ایام بیض
مین تین روزے رکھتے تھے۔ اور حالت خواب مین آپ کی آنکھ سوتی۔ اور دل جاگتا
انتظار وحی مین خرّاٹا نہ لیتے۔ اور جب فرش پر سونے کا ارادہ کرتے یہ کلمات کہتے رَبِّ
قِنِیْ عَذَابَكَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ اور جب بیدار ہوتے تو یہ کہتے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ

اور آپ صدقہ خیرات و زکوۃ نہ کھاتے۔ ہدیہ لیتے۔

صدقہ اور خیرات وہ ہے جو فقیر و مسکین کو بغرض طلب ثواب دین۔ اور ہدیہ وہ ہے جو
مخصوص ہوتا ہے ساتھ اکرام مُہدٰے کے۔ اور آپکو اللہ تعالے نے زمین کی کنجیان عطا کین
لیکن تکلیف مین پیٹ پر پتھر باندھ لیتے۔ اور سرکہ سے کھانا کھاتے۔ اس باب مین کتب
مصنفین بکثرت ہین۔ (اے برادران اسلام اب توفیق اعمال خیر ہم سب کی رفیق ہو۔ اور
آخرت مین سایۂ لوائے محمدی ہم کو نصیب ہو۔

فصل در بیان ازواج مطہرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

جب آنحضرت کا نکاح خدیجہ سے ہوا۔ اُس وقت عمر آپ کی پچیس برس دس ماہ دس روز

کی تھی۔ اور مہر خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ساڑھے بارہ اوقیہ تھا۔ اور عمر انکی اُس وقت
چالیس سالہ تھی اور ابی طالب نے خطبۂ نکاح پڑھا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی جَعَلَنَا مِنْ
ذُرِّیَّةِ اِبْرَاهِیْمَ وَ زَرْعِ اِسْمَاعِیْلَ وَ ضِئْضِئِ مُعَدٍّ وَ عُنْصُرِ مُضَرَ وَ جَعَلَنَا
حَضَنَةَ بَیْتِهٖ وَ سُوَّاسَ حَرَمِهٖ وَ جَعَلَ لَنَا بَیْتًا مَحْجُوْبًا وَ حَرَمًا اٰمِنًا وَ
جَعَلَنَا الْحُکَّامَ عَلَی النَّاسِ۔ ثُمَّ اِنَّ ابْنَ اَخِیْ هٰذَا مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ لَا یُوْزَنُ
بِرَجُلٍ اِلَّا رَجَحَ بِهٖ فَاِنْ کَانَ فِی الْمَالِ قَلٌّ فَاِنَّ الْمَالَ ظِلٌّ زَائِلٌ وَ اَمْرٌ حَائِلٌ
وَ مُحَمَّدٌ مَنْ قَدْ عَرَفْتُمْ قَرَابَتَهٗ۔ یہ آپ کی پہلی بی بی تھین۔ رضی اللہ عنہا

دوم سودہ بنت زمعہ تھین۔ دوسرے سال نبوت کے انکا نکاح ہوا۔ خلافت حضرت
عمر رضی اللہ تعالے عنہ مین انکا انتقال ہوا۔ رضی اللہ عنہا

سوم۔ عائشہ بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ۔ چھ سال کی عمر مین انکا نکاح ہوا۔ اور بعمر
نو سال رخصتی ہوئی۔ انکی اٹھارہ برس کی عمر تھی کہ آنحضرتؐ کا انتقال ہوا۔ ان سے دو ہزار
دو سو دس حدیثین مروی ہین۔ رضی اللہ عنہا

چہارم حفصہ بنت عمر بن الخطاب ہین۔ انکا مہر چار سو درم تھا ان سے ساٹھ حدیثین
مروی ہین۔ بماہ شعبان ۴۵ھ ہجری انکا انتقال ہوا۔ رضی اللہ عنہا۔

پنجم زینب بنت خزیمہ ۳ھ مین انکا نکاح ہوا۔ مہر انکا چار سو درہم تھا۔ دو ماہ تین
دن زندہ رہکر انتقال کیا۔ رضی اللہ عنہا

ششم ام سلمہ۔ آخر شوال مین ان سے نکاح ہوا ۶۱ھ مین انتقال ہوا۔ ان سے
اٹھائیس حدیثین مروی ہین

ہفتم زینب بنت جحش ۵ھ مین ان سے نکاح ہوا ۲۰ھ مین انتقال ہوا۔

ہشتم[8] جویریہ بنت الحارث مہران کا چار سو درہم تھا ۵۶ھ مین انتقال ہوا۔

نہم[9] ریحانہ بنت یزید ۶ھ ہجری مین نکاح ہوا ۱۰ھ مین انتقال ہوا۔

دہم[10] ام حبیبہ بنت ابو سفیان ۴۴ھ ہجری مین انتقال ہوا

یازدہم[11] بنت حیی انکا مہر انکی آزادی تھا ۵۰ھ ہجری مین انتقال ہوا۔

دوازدہم[12] میمونہ بنت الحارث۔ ان سے ۷۶ حدیثین مروی ہین ۵۱ھ ہجری مین بعمر اُسّی سال انکا انتقال ہوا۔

فصل دربیان مبعث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

جب آنحضرت صلعم کی عمر شریف چالیس برس کو پہونچی اللہ تعالے نے پیغمبری عنایت کی ہر جن وبشر کی طرف مبعوث کیا۔ ابتدائً کچھ رؤیاے صادقہ دیکھا کرتے تھے۔ اُس وقت آپ خلوت کو بہت پسند کرتے تھے۔ عبادت کے لیے اکثر آپ غار حرا مین تشریف لیجا کر مشغول ہوتے۔ ایک روز آسمان سے آواز آئی۔ جبرئیل امین آیا۔ کہا پڑھ آپنے کہا مین پڑھا نہین ہون۔ جبرئیل نے آپ کو بغل گیر کیا تین بار پھر کہا اِقْرَءْ پڑھ تو آخر تک۔ پھر جبرئیل نے لوٹتے وقت کہا۔ تو رسول اللہ ہے اور مین جبرئیل ہون۔ اس وقت بیان اول گذر چکا ہے۔

فصل بیان مین اون افراد کے جو اول اسلام لائے

بغیر اختلاف کے پہلے حضرت خدیجہ اسلام لائین ان کے بعد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔ اُس وقت عمر اُنکی نو سال کی تھی یا دس سال کی اور یہ آنحضرت کی پرورش مین تھے

انکے بعد حضرت زید بن حارث غلام حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اسلام لائے آپ نے ان کو آزاد کر دیا تھا۔ پھر ابو بکر صدیق۔ انکا اسم مبارک۔ حضرت عبد اللہ بن ابی قحافہ تھا اور بعض نے کہا پہلے اسلام ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ لائے تھے۔ پھر عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ۔ پھر سعید بن ابی وقاص اور زبیر بن العوام اور طلحہ بن عبید اللہ یہ لوگ پہلے ہین پھر ابو عبیدہ بن الجراح اسلام لایا۔

فصل بیان آنحضرت کے قتل پر اجماع و ابتداء دعوت اسلام

تین سال تک آنحضرت نے دعوت اسلام خفیہ طور پر کی اور جب قریش نے دیکھا کہ آپ کے ہمراہیون کی وجہ سے آپ غالب ہین اور بسبب اُن اصحاب کے جو حبشہ مین ہجرت کر گئے ہین اور عمر بن الخطاب بھی مسلمان ہو گئے۔ اور دوسرے قبائل مین بھی اسلام پھیل گیا تو سب نے حضرت کے قتل پر اتفاق اور اجماع کیا۔ کہ آنحضرت کو قتل کر ڈالین۔ یہ خبر ابو طالب کو پہونچی۔ اونھون نے بنی ہاشم کو جمع کیا۔ اور حضرت کو اپنے شعب مین داخل کر کے محصور کیا۔ اور مانع ہوئے۔ قاتلون سے یہ بطریق حمیت جاہلیت کیا تھا۔ اور قریش نے یہ مشورہ کیا کہ ایک خط لکھین اوسمین یہ عقود و معاہدہ ہو کہ ہم بنی ہاشم و بنی مطلب سے مناکحت و مبایعت و مخالطت نہ کرینگے اور کبھی صلح ہمارے ساتھ اُنکی نہ ہوگی جب تک کہ وہ آنحضرت کو واسطے قتل کے ہمارے حوالے نہ کرین ایک معاہدہ کاغذ مین بخط منصور بن عکرمہ بن ہشام لکھا گیا۔ اوسکا ہاتھ خشک ہو گیا وہ معاہدہ کعبہ کے اندر لٹکایا گیا۔ غرہ محرم سنہ ۷ نبوت مین یہ لٹکایا گیا۔ اور بنی ہاشم اور بنی مطلب ابو طالب کو لیکر اپنے شعب مین داخل ہوئے مگر ابو لہب قریش کے ساتھ رہے

دو تین برس اسی طرح گذر گئے یہان تک کہ یہ لوگ تنگ آگئے - قریش نے غلہ کو اونسے روک دیا تھا کوئی رسد اونکو نہ پہونچتی تھی مگر خفیہ طور پر اور نہ باہر نکلتے مگر موسم تک پھر کچھ لوگ اُس معاہدہ تحریری کے نقض پر کھڑے ہوگئے - اور اللہ تعالے نے آنحضرت کو اُس کاغذ معاہدہ کے حال سے آگاہ کیا - اُس کو دیمک نے کھالیا صرف اللہ کا نام باقی ہے - آنحضرت نے یہ بات ابی طالب سے کہی - ابو طالب نے اُن لوگون کو خبر دی - انتہا دس سال نبوت کے بعد آپ باہر نکلے شعب محصور سے اسی سال بعد آٹھ ماہ ۲۱ یوم بعد از خروج شعب ابوطالب نے انتقال کیا - آپ کی عمر اُس وقت ستاسی برس کی تھی اور تین دن بعد اُن کے حضرت خدیجہ کا بھی انتقال ہوگیا -

اور ایک روایت مین آیا ہے کہ آنحضرتؐ وقت وفات ابو طالب آئے اُنکے پاس عبد اللہ بن اُمیہ اور ابو جہل بن ہشام تھا حضرت نے کہا اے چچا لا الٰہ الا اللہ کہو - یہ وہ کلمہ ہے کہ مین تمھارے لیے گواہی دونگا پاس اللہ کے ابو جہل نے کہا اے ابو طالب کیا تم ملت عبد اللہ سے بیزار ہوگئے ہو - آنحضرت اسی طرح بار بار اصرار کرتے اور فرماتے اے عم قُل لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ اور آخر کلمہ ابو طالب کا اَنَا اَمُوْتُ عَلٰى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ تھا - پھر مرگئے جب ابو طالب کے مرنے کی خبر آئی - آنحضرت اُٹھے حضرت علی کو فرمایا جاؤ اُنکو غسل کفن کر کے زمین مین گاڑ دو اور دعائے مغفرت کی - اور یہان تک گھر کے باہر نکلے کہ جبرئیل یہ آیت لائے مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ اسی سال دہم نبوت مین خدیجہ کا بھی انتقال ہوچکا تھا - آنحضرتؐ پر لگاتار اور رنج آئے بعد موت خدیجہ آپ طائف کو بنی ثقیف کے پاس گئے سلخ شوال مین کہ اون سے کچھ مدد لین لیکن

طائف کے سردارون نے کوئی مدد نہ کی۔ اور ۲۳۔ ذیقعدہ کو آنحضرت وہان سے واپس چلے۔ طائف کے راستہ مین آپ کا نزول مقام نخلہ مین ہوا۔ یہ ایک جگہ ہے ایک منزل مکہ سے۔ اس جگہ سات جن نصیبین شہر کے آئے۔ جب اُنھون نے قرآن مجید سنا تو اُس پر کان رکھا اور اسلام قبول کیا۔ حضرت نے سورہ جن پڑھی۔ پھر یہ جن اپنی قوم کے پاس واپس گئے۔ اور کہا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا یَّهْدِیْۤ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖؕ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَاۤ اَحَدًا اور حضرت پر یہ آیت اُتری قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ۔ اور ایک روایت مین آیا ہے وَاِذْ صَرَفْنَاۤ اِلَیْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ یَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ

جو لوگ اہل مکہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن تھے

رات دن دشمنی مین سرگرم رہتے تھے اُنکے نام حسب ذیل ہین جو طبقات ابن سعد مین لکھے ہین۔ ابوجہل[1]۔ ابولہب[2]۔ اسود بن عبد یغوث[3]۔ حارث بن قیس بن عدی[4]۔ ولید[5] بن المغیرہ۔ اُمیہ[6]۔ اُبی[7] بن خلف۔ ابوقیس[8] بن فاکہہ بن المغیرہ۔ عاص[9] بن وائل۔ نضر[10] بن حارث۔ منبہ[11] بن الحجاج۔ زہیر[12] بن ابی امیہ۔ سائب[13] بن صیفی۔ اسود[14] بن عبد الاسد۔ عاص[15] بن سعید بن العاص۔ عاص[16] بن ہاشم۔ عقبہ[17] بن ابی معیط۔ ابن الاصدی[18] ہذلی۔ حکم[19] بن ابی العاص۔ عدی[20] بن حمراء۔ یہ سب کے سب آنحضرت کے ہمسایہ و صاحب جاہ و مقدور تھے۔ خباب بن الارت نے جب قریش کی ایذا رسانی سے تنگ آکر آپ کی خدمت مین عرض کیا کہ آپ انکے حق مین بددعا کیون نہین فرماتے۔ تو آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہوگیا۔ اور فرمایا کہ تم سے پہلے وہ لوگ گذرے ہین جنکے سر پر آرے چلائے گئے وہ فرض منصبی سے باز نہ آئے۔ خدا اس کام کو پورا کریگا۔ یہان تک کہ شتر سوار صنعاء سے حضرموت تک سفر کرینگے

اُن کو خدا کے سوا کسی کا ڈر نہ ہو گا۔ (صحیح بخاری)

فائدہ حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام نے مخالفت قوم سے تنگ آ کے ایک قیامت خیز طوفان کی استدعا کی۔ دنیا کو جدید کر دیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام تیس چالیس شخصون کی جماعت پیدا کر کے بروایت نصارےٰ سولی پر چڑھ گئے۔ یونانی دنیا کی شائستگی کا معلّم سقراط زہر کا پیالہ پی کر فنا ہو گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صبر و دعوت اسلام نرالی اور طرز نرالی۔ فداک ابی و امّی۔

فصل در بیان ابتدائے اسلام انصار

جب سنہ ۱۱ یازدہم نبوت ہوا۔ انصار نے اسلام لانا شروع کیا حضرت گھر سے نکلتے۔ اور وعظ و نصیحت فرماتے۔ اُن کی منازلون مین بمقام عکاظ اور مجنہ اور ذوالمجاز ایام موسم مین وعظ کرتے۔ اور فرماتے کون ہے جو مجھکو ٹھکانا دے اور مدد دے کہ مین رسالت اپنے رب کی پہونچاؤن۔ اوسکو اسکے بدلے مین جنت ہے۔ پر نہ آپ کو معین ملتا۔ اور نہ کوئی جواب دیتا۔ ہر ایک قبیلہ قبیلہ کر کے یہ سوال کیا۔ لیکن کوئی امداد نہ ملی۔ یہان تک کہ اللہ تعالے نے اپنے دین کا اظہار چاہا۔ انصار مین سے بعض کو حضرت نے منی مین بعض کو عقبہ مین پایا۔ کہا تم کون ہو۔ کہا ہم خزرج ہین۔ حضرت نے فرمایا کیا تم یہان نہین بیٹھتے کہ مین تم سے کچھ باتین کرون وہ بیٹھ گئے۔ حضرتؐ نے قرآن سنایا اور اسلام کی خوبیان اُن کو سنائین۔ اون لوگون کو اسکے قبل آنحضرت کی نبوت کا علم تھا۔ یہود مدینہ نے کہا تھا کہ ایک نبی عنقریب مبعوث ہونے والا ہے۔ اور اُنھون نے آپ کے اوصاف اور نور نبوت کو بھی پایا۔ حضرت کی بات کو قبول کیا۔ اور چھ آدمی اُنمین سے اُسی وقت ایمان لائے

حضرت نے فرمایا تم مجھکو مدد دو کہ مین تبلیغ احکام الٰہی کرون۔ انصار نے کہا ہم اپنی
قوم کو دعوت اسلام کرینگے۔ اگر قوم نے ہماری بات مان لی تو بہتر ہے آپ سے زیادہ کوئی
غالب و عزیز تر نہ ہوگا۔ اور یہ وعدہ سال آیندہ مین پورا ہوگا۔ حضرت نے اونکو حکم دیا کہ
تم اس بات کو اہل مکہ سے پوشیدہ رکھو جب یہ لوگ مدینۂ منورہ پہونچے۔ کوئی گھر باقی نہ تھا
جہان حضرت کا ذکر نہو۔ وہ چھ شخص یہ ہین۔ عُقبہؓ بن عامر۔ اسعدؓ بن زرارہ۔ عوفؓ بن
حارث۔ رافعؓ بن مالک بن عجلان۔ قطبہؓ بن عامر۔ جابرؓ بن عبداللہ۔ پھر سال آیندہ مین
بارہ شخص حسب روایت ابن سعد مطیع ہوے۔ وہ بارہ شخص حسب ذیل ہین۔ اُسیدؓ بن حضیر
عقبہؓ بن عامر۔ سعدؓ بن خیثمہ۔ اسعدؓ بن زرارہ۔ سعدؓ بن الربیع۔ عبدؓ اللہ بن رواحہ۔ سعدؓ بن
عبادہ۔ منذرؓ بن عمرو۔ براؓ بن معرور۔ عبدؓ اللہ ابن عمر۔ عبادؓہ بن الصامت۔ رافعؓ بن
مالک۔ حضرت سے ملے۔ پانچ تو وہی تھے۔ جو سال اول مین مل گئے تھے۔ اور باقی خزرج
تھے۔ یہ عقبۂ ثانیہ ہے۔ یہ لوگ اسلام لائے اور حضرت کی شرط کو قبول کرکے اپنے شہر مدینہ
کو واپس گئے۔ اللہ تعالے نے ان مین اسلام کو ظاہر کیا۔ اور اسعد بن زرارہ نے مدینہ
مین سلمانون کو لیکر نماز جمعہ پڑھی۔ پھر کسی کو حضرت کے پاس بھیجا کہ ایک شخص قرآن مجید
سکھانے والا بھیجد و۔ حضرت نے مصعب بن عمیر کو بھیجدیا۔ اُن کے ہاتھ پر ایک جماعت کثیر
نے اسلام قبول کیا منجملہ اُنکے سعد بن معاذ۔ و اسید بن حضیر۔ اور سارے بنو عبد الاشہل ایک
دن مین بکثرت مرد عورتین اسلام لائے۔ پھر سال سویم مین قریب ستر مرد کے آئے۔ یہ عقبۂ
ثالثہ تھا۔ حضرت نے اُنسے بیعت لی اس شرط پر کہ وہ جس طرح اپنی اولاد و ازواج سے مانع
ہوتے ہین اوسی طرح حضرت سے بھی مانع ہون۔ اور ہر ایک کالے گورے سے جہاد کرین
اس عقبۂ ثالثہ مین عباس بھی حاضر تھے حضرت نے ان لوگون پر تاکید کی کہ سچ بولنا۔

فصل دربیان ابتدائے معراج

سال دوازدہم نبوت مین - ایک سال قبل از ہجرت حضرت کو اسرا ہوا اُس وقت عمر آپ کی اکاون سال نو ماہ تھی اور آپ کو بیداری مین شب شنبہ ۲۷ - رجب ۱۲ بعثت مین آسمان پر مع جسم مبارک چڑھالے گئے - پہلے درمیان سے زمزم و مقام ابراہیم کے اُٹھا کر بیت المقدس کو براق پر لے گئے - دونون مقام کے درمیان چالیس روز کی مسافت ہے آنحضرت نے بیت المقدس مین انبیا کے ساتھ امامت فرمائی - سب نے آپ کی اقتدا کی - اس رات مین پانچ نمازین حضرت پر فرض ہوئین - جو پنجگانہ ہم پڑھتے ہین - اور اسی شب معراج مین آپ کا شق صدر ہوا - یہ شق صدر بار چہارم یا پنجم تھا - اسکا ذکر ہو چکا ہے - اور حضرت نے اس شب معراج مین اپنے رب کو چشم سر سے دیکھا ہے - علے الصحیح - اور بات کی - اور یہ دنیا مین آپ کا اللہ تعالی کو دیکھنا تھا - اور سات آسمان آپ کے لیے دروازے ہو گئے - اور قاب قوسین تک قرب الٰہی ہوا اور وہان تک تشریف لیگئے جہان تک نہ کوئی نبی مرسل گیا نہ کوئی فرشتہ مقرب ہو سکا ہے - یہ آپ کے خصوصیات ہین جو غیر کے حق مین محال ہین ثابت بن البنان حضرت انس سے روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ مین حطیم یا حجر مین لیٹا ہوا تھا (یہ راوی کا شک ہے) پس جبرئیل آئے ہمراہ اُنکے ایک سونے کا طشت تھا - میرے سینے کو چاک کیا قلب کو ماء زمزم سے دھو کے ایمان و حکمت سے بھر دیا - پھر جبرئیل براق لائے جو حمار سے کچھ زائد اور بغلہ سے قامت مین کچھ کم - سفید رنگ تھا - رفتار مین منتہائے نظر تک اوس کا قدم تھا - مین اوس پر سوار ہوا - آسمان دنیا پر آئے - دروازہ کھلوایا گیا - کسی نے آواز دی کون ہے - جبرئیل نے کہا مین ہون - پھر کسی نے کہا تیرے ساتھ

کون ہے - جبرئیل نے کہا محمد ہین - کہا کیا یہ مبعوث ہو گئے - کہا ہان - پھر اوس نے کہا
مرحبا اور کیا اچھا ہے آنے والا اور دروازہ کھولا گیا - پس اتفاقاً آدم تھے - جبرئیل نے
کہا یہ آپ کے باپ آدم ہین - ان کو سلام کرو - مین نے سلام کیا - سلام کا جواب دیا - اور
بیٹے صالح و نبی صالح کہا - پھر دونون دوسرے آسمان پر گئے - دروازہ کھولوانا چاہا - کسی نے
کہا کون ہے - جبرئیل نے کہا مین ہون - پھر کہا تیرے ساتھ کون ہے - جبرئیل نے کہا محمد ہین
کہا کیا مرسل ہو گئے جبرئیل نے کہا ہان - کہا مرحبا - کیا اچھا ہے آنے والا - پس دروازہ کھولا گیا
تو کہا گیا یحیی و عیسی ہین - یہ دونو آپس مین خالہ زاد بھائی ہین - جبرئیل نے کہا یہ تو یحیی ہے
اور یہ عیسے ہے - ان کو سلام کرو مین نے ان کو سلام کیا - اُنھون نے جواب دیا - پھر دونون
نے مرحبا بھائی صالح و نبی صالح کہا - پھر ہم تیسرے آسمان پر گئے - دروازہ کھولوانا چاہا - کسی
نے کہا کون ہے - جبرئیل نے کہا مین ہون - کہا تیرے ساتھ کون ہے کہا محمد ہین - کہا کیا یہ
مبعوث ہو گئے - کہا ہان - کہا مرحبا اچھا ہے آنے والا - دروازہ کھولا گیا تو یوسف ہین -
جبرئیل نے کہا یہ یوسف ہے اسکو سلام کر - مین نے سلام کیا - سلام کا جواب دیا اور مرحبا
بھائی صالح و نبی صالح کہا - پھر ہم چوتھے آسمان پر گئے - دروازہ کھولوانا چاہا کسی نے کہا کون ہے
جبرئیل نے کہا مین ہون - کہا تیرے ساتھ کون ہے کہا محمد - کہا کیا مبعوث ہو گئے - کہا ہان
کہا مرحبا - کیا اچھا ہے آنے والا - پس دروازہ کھولا گیا تو وہان ادریس تھے - جبرئیل نے کہا
یہ ادریس ہے اسکو سلام کر - مین نے سلام کیا - ادریس نے سلام کا جواب دیا - اور مرحبا بھائی
صالح و نبی صالح کہا - پھر ہم پانچوین آسمان پر آئے دروازہ کھولوانا چاہا - کسی نے کہا کون
ہے - جبرئیل نے کہا مین ہون کہا تیرے ساتھ کون ہے کہا محمد - کہا کیا مبعوث ہو گیا قوم
کی طرف کہا ہان - کہا مرحبا کیا اچھا ہے آنے والا - پس ہارون تھے - جبرئیل نے کہا یہ ہارون ہے

ان کو سلام کرو - مین نے سلام کیا - ہارون نے جواب دیا اور مرحبا بھائی صالح و
نبی صالح کہا - پھر ہم چھٹے آسمان پر آئے - دروازہ کھلوانا چاہا - کہا کون ہے کہا جبرئیل
ہے - کہا تیرے ساتھ کون ہے کہا محمد ہین - کہا کیا مرسل ہو گئے - کہا ہان - کہا مرحبا - کیا
اچھا ہے آنے والا پھر دروازہ کھولا گیا تو آگے موسی ہین - جبرئیل نے کہا یہ تو موسے ہین انکو
سلام کرو - مین نے سلام کیا اُنھون نے جواب دیا - پھر کہا مرحبا بھائی صالح و نبی صالح جب ہم
کچھ آگے بڑھے تو رونے لگے - کسی نے کہا آپ کو کس نے رولایا - کہا مین اس واسطے روتا
ہون - یہ کم سن نوجوان میرے بعد مبعوث ہوا ہے اسکی امت اکثر داخل جنت ہو گی بہ نسبت
میری امت کے - پھر ہم دونون ساتوین آسمان پر گئے - دروازہ کھلوانا چاہا - اندر سے
آواز آئی کون ہے - کہا جبرئیل ہے - کہا تیرے ساتھ کون ہے کہا محمد ہین - کہا کیا مبعوث
ہو گئے کہا ہان - پھر کہا مرحبا اچھا ہے آنے والا - جب آگے بڑھے تو ابراہیم تھے جبرئیل نے
کہا یہ تیرا باپ ابراہیم ہے ان پر سلام کر مین نے سلام کیا اُنھون نے جواب دیا کہا مرحبا
بیٹے صالح و نبی صالح - پھر مین چڑھایا گیا سدرۃ المنتہی تک - پھل اُس کے مثل قلال ہجر کے
تھے اور پتے اُسکے مثل کان ہاتھی کے - جبرئیل نے کہا یہ سدرۃ المنتہے ہے - اور وہان چار
نہرین تھین دو اندر دو باہر - مین نے جبرئیل سے دریافت کیا یہ کیا ہین کہا نہرین ہین جو
اندرون ہین یہ دو نہرین جنت کی ہین اور جو باہر ہین یہ ایک نہر نیل ہے - دوم فرات
ہے - پھر مجھکو بیت معمور پر لے گئے وہان ایک پیالہ شراب اور پیالہ دودھ اور ایک پیالہ
شہد کا دیا گیا - مین نے دودھ کو اختیار کیا - پس جبرئیل نے کہا یہ فطرت ہے تو اور تیری
امت فطرت پر ہین - پھر مجھے پچاس نماز روزانہ پڑھنے کا حکم دیا گیا جب مین پلٹا تو
موسی پر گذر ہوا کہا تجھکو کیا حکم دیا گیا مین نے کہا روزانہ پچاس نماز کا - کہا تیری امت

روزانہ پچاس نماز کی طاقت نہین رکھتی۔ قسم ہے اللہ کی مجھکو تجربہ ہے۔ مین نے
بنی اسرائیل مین بہت کچھ کوشش کی قبل تیرے۔ پس تو واپس جا اپنے رب سے اپنی
امت کے لیے تخفیف مانگ پھر مین پلٹا تو دس نماز تخفیف ہوئین۔ پھر ویسا ہی موسی
پر گذر ہوا آپ نے دریافت کیا دس نمازین اور تخفیف ہوئین پھر مجھکو پلٹایا۔ پھر
اسی طرح دس نمازین تخفیف ہوئین۔ پھر ویسا ہی کہا۔ یہان تک کہ مجھکو چار مرتبہ پلٹایا
بالآخر پانچ نمازین روزانہ مقرر ہوئین۔ پھر ویسا ہی گذر ہوا۔ پھر موسے نے کہا جا تخفیف
طلب کر مین نے کہا اب مجھکو حیا آتی ہے۔ اس پر مین راضی ہو گیا تسلیم کر لیا کچھ آگے
بڑھا تو آواز آئی مین نے اپنی فرضیت کو جاری کر دیا۔ جو کچھ تخفیف کرنا تھی کر دی۔ متفق علیہ
ابن شہاب حضرت انس سے اور وہ ابو ذر سے روایت کرتے ہین۔ اس مین اس قدر
زیادہ کیا ہے کہ جب ہم بلندی آسمان دنیا پر پہونچے تو ایک شخص بیٹھا ہوا دیکھا یعنی آدم
اُسکے دائین بائین ارواح تھین۔ دائین جانب والی اہل جنت اور بائین والی اہل دوزخ
جب وہ دائین طرف دیکھتے ہین تو ہنستے ہین اور بائین طرف دیکھتے ہین تو روتے ہین
پھر مین جنت مین داخل کیا گیا تو وہان موتیون کا گنبد اور مٹی اوسکی مشک دیکھی متفق علیہ
اور عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے علاوہ بیان حدیث صدر کے شب معراج مین
آنحضرت کو تین چیزین عطا ہوئی ہین۔ ایک (۱) پانچ نمازین دوم (۲) خواتیم سورۂ بقر سوم (۳)
آنحضرت کی امت مین بخشش اُس کی جس نے اللہ تعالے کے ساتھ شریک نہین کیا
کذا فی مسلم۔ جب صبح ہوئی یہ واقعہ حضرت نے بیان کیا۔ مسلمانون کا ایمان زاید ہوا
کفار نے تکذیب کی اور بیت المقدس کے اوصاف سے امتحاناً سوال کیا۔ آپ نے
اس سے پہلے کبھی بیت المقدس کو دیکھا نہین تھا۔ جبرئیل نے فوری بیت المقدس کو

نزدیک کردیا۔حضرت نے سارے اوصاف بیان کردیے۔
عمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت کا آنا جانا تین ساعت مین ہوا بیس۲۲ بائیس
صحابہ نے اوسکو روایت کیا منجملہ اون کے۔علی بن ابی طالب۔ وعبداللہ بن مسعود۔
ابی بن کعب۔حذیفہ بن الیمان۔ابو سعید خدری۔جابر بن عبداللہ انصاری۔ابوہریرہ
ابن عباس انس بن مالک۔ مالک بن صعصعہ۔رضی اللہ عنہم

فصل در بیان ہجرت

اہل سیر نے کہا ہے کہ جب عقد مبایعت درمیان حضرت اور اہل مدینہ کے مستحکم ہوچکا
اور آپ کے اصحاب ایذا رسانی اہل مکہ کے متحمل نہ ہوسکے تو حضرت نے اُن کو اجازت
ہجرت کی دی کہ وہ مدینہ چلے جائین۔اور قریش نے دیکھا کہ حضرت کے اصحاب اور شہرون
مین پھیل گئے ہین۔اور یہان کے اصحاب ہجرت کیے جاتے ہین تو حضرت کو نکلنے سے
روکنے کا ارادہ کرکے دارالندوہ مین مشورہ کے لیے جمع ہوے۔یہ قصی بن کلاب کا گھر تھا۔
اور قریش کوئی کام نہ کرتے مگر اسی گھر مین۔اور اسی جگہ مشورہ کرتے یہ لوگ اُس وقت سو۱۰۰ آدمی
تھے۔الغرض جب یہ لوگ مشورہ کے لیے بیٹھے تو ابلیس بصورت ایک شخص نجدی کے دروازہ
پر آظاہر ہوا۔اہل ندوہ نے پوچھا تو کون ہے۔اُس نے کہا مین شیخ ہون اہل نجد سے۔مین
تمھارے ارادہ کو دیکھکر آیا ہون کہ مین بھی کوئی رائے دون۔اہل ندوہ نے اُسکو اندر بلالیا
آخر گفتگو شروع ہوئی۔ہشام بن عمر نے کہا محمد کو قید کرنا چاہیے۔اور بے آب و دانہ رکھ کے
ہلاک کرڈالنا۔ابلیس نے کہا اُسکی قوم اُس کو چھڑالیجائیگی۔پھر کہا ایک اونٹ پر سوار کرکے
نکال دینا۔کہین بھی چلا جاوے۔شیخ نجدی نے کہا یہ بھی ٹھیک نہین۔تم نہین دیکھتے کہ وہ کیا

خوش بیان ہے لوگون کے دل لے لیگا۔ ابوجہل نے کہا میری راے مین ہر ایک قبیلہ کا
ایک ایک جوان قوی نر صاحب نسب بہادر ننگی تلوارین لیکے ایک ساتھ حملہ کرین مار ڈالین
اسمین خون اُس کا سارے قبائل پر منقسم ہوجائیگا۔ اور بنی عبد مناف تمام قبیلون سے حرب
نہ کرسکین گے۔ ناچار دیت پر راضی ہونگے۔ شیخ نجدی نے اسکو بہت پسند کیا اور اسی راے
پر سب کا اتفاق ہوا۔ جبرئیل نے آکے اس واقعہ کی آنحضرتؐ کو خبر دی اور کہا آج کی رات
تم اپنے بستر پر مت سونا۔ اور اللہ نے حکم دیا کہ تم اس رات مین مدینے کو چلے جاؤ۔ حضرت نے
علی سے فرمایا آج تم میرے بستر پر سو رہو وہ سو رہے۔ اور فرمایا میری چادر اوڑھ لے تجھکو کوئی
امر مکروہ نہ پہونچیگا۔ پھر حضرت نے نکل کر مٹھی بھر مٹی لیکر اون کے سرون پر پھینک دی اور یہ
آیت پڑھی إِنَّا جَعَلْنَا فِي أَعْنَاقِهِمْ أَغْلَالًا فَهِيَ إِلَى الْأَذْقَانِ فَهُم مُّقْمَحُونَ ـ
يُبْصِرُونَ تک۔ اللہ نے اُنکو اندھا کردیا۔ مشرکین نے ساری رات حراست کی۔ اور اندر
حضرت علی آنحضرتؐ کے فرش پر سوتے رہے۔ ایک شخص نے آکر کہا۔ تم سب لوگ یہان
کیا کر رہے ہو۔ تمھارا برا ہو وہ تو تمھارے سامنے سے نکل کر چلے گئے۔ اور تم سب کے سر پر
خاک ڈال گئے۔ عبداللہ بن عباس کہتے ہین جس شخص کو اُس دن سنگریزہ پہونچا ہے وہ
کافر بدر کے دن مقتول ہوا۔

عائشہ کہتی ہین آنحضرت خلاف عادت دوپہر کو آئے۔ جس دن اللہ نے حکم ہجرت کا دیا
ابوبکر اپنی چارپائی سے اُترے حضرت وہان بیٹھ گئے۔ ابوبکر کے پاس کوئی نہ تھا مگر مین اور
میری بہن اسماء۔ حضرت نے فرمایا ان کو یہان سے ہٹا دو۔ ابوبکر نے کہا یہ دونون میری
بیٹیان ہین۔ فرمایا اللہ نے مجھکو اذن دیا ہے نکلنے کا۔ اور ہجرت کرنے کا۔ ابوبکر نے کہا
مین ہمراہ ہون۔ فرمایا ہان۔ کہا ایک راحلہ ان دو راحلون مین سے لیلو۔ ابوبکر نے یہ دونو

اونٹنیان چھ ماہ پہلے سے خریدی تھین اور انکو اسی دن کے لیے تیار کیا اور پالا تھا حضرت نے فرمایا مین قیمت دونگا جس قیمت پر ابوبکر نے خرید کیا ہے - چار سو درہم کو خرید کیا تھا (پھر یہ اونٹنی آنحضرت کے پاس مدت حیات تک رہی یہان تک کہ خلافت ابوبکر مین مرگئی) پھر زاد راہ ابوبکر کے گھر سے تیار کیا گیا - ۵۳ سال پیدایش روز دوشنبہ ہشتم ربیع الاول کو باہر نکلے اور رات کو غار ثور مین پہونچے - اور شب یکشنبہ تک اُسی مین رہے - مدت سفر کی آٹھ دن کی تھی - قریش نے جب حضرت کو مکے مین نہ پایا جستجو کی کہ کدھر گئے نیچے اوپر سب ڈھونڈا - آپ کے نشان پر قیافہ دان کو بھیجا - ہر طرف قایف کو روانہ کیا اور قایف جبل ثور کا اثر پاکر چلا - اور ثور تک آیا - پھر آگے نشان نہ پایا - اہل مکہ پر آپ کا نکل جانا بہت گران گذرا اور نہایت گھبرائے کہ یہ کیا ہوگیا - اور اعلان دیا کہ جو کوئی آپ کو واپس پھیرلائے اُس کو ایک سو اونٹ انعام ملین گے -

اللہ تعالے نے حضرت کے غار مین داخل ہوتے غار کے منہ پر درخت ببول کا اُگا دیا - اور کبوتر نے آکر غار کے مُنہ پر انڈے دیدیے اور بیٹھ گیا - اور مکڑی کو حکم ہوا اُس نے غار کے مُنہ پر جالا تن دیا - قریش ہتیار لیکر آئے بجز دو کبوترون کے غار کے منہ پر کچھ نہ دیکھا - شرمندہ ہوگئے - بعض نے کہا غار کے اندر گھس کر دیکھو - امیہ بن خلف نے کہا تم کو غار سے کیا کام ہے اسمین تو مکڑی نے محمد کے میلاد کے پہلے جالا تنا ہے

انس بن مالک کہتے ہین کہ ابوبکر نے کہا مین نے غار کے اندر سے مشرکین کے پاؤن دیکھے تھے کہ وہ ہمارے سر پر کھڑے ہین - مین نے کہا اے رسول اللہ اگر کوئی انمین سے پانون کی طرف دیکھے گا تو ہم کو دیکھ لیگا - آپ نے ابوبکر سے فرمایا مت ڈر اللہ ہمارے ساتھ ہے ہم دونون مین تیسرا اللہ ہے - اور عبدالرحمن بن ابوبکر باوجود صغیرسنی کے رات کو آنحضرت

اور ابوبکر کے پاس غار مین آتا۔ اور قریش کی خبر لاتا۔ پھر را تون رات صبح سے مکہ مین جا پہونچتا۔ اور ابوبکر کا غلام عامر بن فہیرہ۔ ہر رات کو دونون کے لیے دودھ لاتا۔
پھر عبداللہ الارقط کو راہبری کے لیے نوکر رکھا۔ دونون اونٹنیان اُسکے حوالے کین۔ وہ تین دن کے بعد غار ثور پر آیا۔ دونون کو سوار کرا کے دریا کے کنارکنار مدینے کا راستہ لیا اور راہ مین سراقہ بن مالک سامنے آیا۔ اوس کا گھوڑا زمین مین دھنس گیا۔ حالانکہ زمین بہت سخت تھی۔ سراقہ نے ندا دی کہ امان دو۔ تب گھوڑا باہر نکلا۔ اور سراقہ نے خبر مخفی رکھی۔ جو کوئی ملتا اس کو وہ پھیر دیتا۔ اور کہتا کہین نہین ہین۔
اس سفر مین موضع قدید مین اُم معبد خزاعیہ پر گذر ہوا اُس سے شیر و گوشت طلب کیا کہ خرید کرین۔ نہ پایا۔ حضرتؐ نے دیکھا کہ ایک بکری بندھی ہے جو ضعیف ہے اور فاقے سے خشک ہوگئی ہے۔ پوچھا اسکو دودھ ہے کہا اسکو دودھ کہان ہے۔ حضرت نے اللہ کا نام لیکر ایک برتن مین اسکو دوہا۔ اس نے اتنا دودھ دیا کہ سب نے پیا۔ اور دودھ بچ رہا۔ پھر اور دوبارہ دوہا اور چھوڑکر چلے گئے۔ بعدہ ام معبد کا شوہر آیا۔ اوس نے یہ واقعہ بیان کیا۔ شوہر نے کہا واللہ قسم ہے اللہ کی یہ صاحب قریش تھا۔ اگر مین اُس کو دیکھتا تو ضرور اوس کی پیروی کرتا اور ام معبد نے ہجرت کی اور اسلام قبول کیا۔ اسی طرح اُسکے شوہر نے اور اُسکے سب گھر والون نے یہ بکری رات دن دوہی جاتی تھی۔ یہان تک کہ خلافت حضرت عمر فاروق مین مرگئی۔ زمخشری نے ربیع الابرار مین ہندہ بنت الجون سے نقل کیا ہے کہ آنحضرت ام معبد کے خیمہ مین اُترے وہ میری خالہ تھی جب آنحضرت سوکر اُٹھے۔ پانی مانگا ہاتھ دھوکر کلی کی۔ اور وہ کلی کا پانی ایک درخت عوسج جو خیمہ کے پاس تھا اُس کی جڑ مین ڈالا۔ صبح کو وہ درخت بہت بڑا جنگلی ہوگیا۔ اور بہت بڑا میوہ سرخ رنگ عنبری خوشبو۔ شہد کے مزے کا لگا جو شخص

اوس کو کھاتا۔ شکم سیر ہو جاتا۔ اور جو کوئی پیاسا ہوتا سیراب ہو جاتا۔ اور بیمار صحت پاتا جو جانور اُس کا پتا کھاتا خوب دودھ دیتا۔ سب نے اُس کا نام شجرۂ مبارکہ رکھا۔ لوگ اطراف واکناف سے آکے شفا پاتے۔ زادِ راہ لیجاتے۔ اتفاقاً ایک دن کیا ہوا اوسکے پھل گر گئے اور پتے چھوٹے ہو گئے۔ ہم بہت گھبرائے ہم کو حضرت کے انتقال کی خبر آئی۔ پھر وہ تیس برس کے بعد از سرتا پا خاردار ہو گیا۔ نہ پھل نہ تازگی۔ معلوم ہوا کہ حضرت علی مقتول ہو گئے۔ پھر اُس دن سے اُس مین نہ پھل لگا۔ نہ شفا باقی رہی۔ اتفاقاً ایک دن اُس کی جڑ سے خون بہنے لگا ہم کو بہت فکر ہوئی۔ اتنے مین خبر آئی کہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ قتل ہو گئے۔ پھر وہ درخت سوکھ گیا

فائدہ مدینہ منورہ مین جب اہل اسلام کو حضرت کے آنے کی خبر پہونچی تو ہر روز حرا کی طرف باہر آتے۔ دوپہر تک آپ کا انتظار کرکے واپس ہو جاتے اتنے مین ایک یہودی نے اونچی جگہ سے بآواز بلند کہا۔ اے بنی قبیلہ لو یہ تمھارا نصیب آیا۔ یہ سنکر وہ سب مسلم لوگ دوڑے حضرت تشریف لائے مقام قبا مین اُترے۔ دن دوشنبہ کا تھا۔ اور اول ربیع الاول یا بارہ ربیع الاول تھی۔ اور حضرت علی مع اپنے ہمراہیون کے مسلمانون کو لیکر قبا مین آنحضرت سے آملے۔ بعد خروج آنحضرت کے مکے سے نہ بیٹھے تھے مگر تین دن اور حضرت نے حکم تاریخ لکھنے کا دیا۔ تاریخ وقت ہجرت سے لکھی گئی۔ اسکے پہلے عام فیل سے تاریخ وقت لکھتے تھے جو پچاس۵۰ یوم پہلے ولادت آنحضرت کے واقع ہوا ہے۔ قبا مین حضرت کا قیام چار روز رہا۔ دوشنبہ۔ سہ شنبہ۔ چارشنبہ پنج شنبہ۔ اور آنحضرت جمعے کے دن دوپہر کو قبا سے نکلے۔ اور بنی سالم بن عوف کے سو جوان ساتھ تھے۔ بطن وادی مین ہمراہ بنی سالم بن عوف کے نماز پڑھی۔ پھر سوار ہو کر چلے جس انصار کے گھر پر گذر ہوتا وہ یہی کہتا کہ آپ یہین تشریف رکھین

فرماتے اس ناقہ کی راہ چھوڑ دو - یہ ناقہ مامور ہے - اس کی مہار ڈھیلی کردی - وہ چلتے چلتے جس جگہ کہ اب دروازہ مسجد نبوی ہے بیٹھ گئی - پھر وہ اونٹنی اوٹھی اور آپ اُسپر سوار تھے یہان تک کہ بخانہٗ ابوایوب رئیس بنی النجار جو اخوان عبدالمطلب تھے بیٹھ گئی - پھر وہان سے اوٹھکر اول مقام پر بیٹھ گئی - جب حضرت اس سے اترے تو فرمایا یہ میری منزل ہے اگر اللہ نے چاہا - اہل مدینہ کو حضرت کی تشریف آوری سے نہایت خوشی ہوئی - انس بن مالک کہتے ہین جس دن حضرت مدینہ مین داخل ہوے ہر ایک چیز مدینہ مین روشن ہوگئی - اور اکثر عورتین پردہ نشین ہوگئین اور کہتی تھین -

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاع

وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاع

اَيُّهَا الْمَبْعُوْثُ فِيْنَا جِئْتَ بِالْاَمْرِ الْمُطَاع

اور اونٹنی ابوایوب انصاری کے گھر پر بیٹھ گئی تھی - لڑکیان بنی نجار کی نکل کر گا رہی تھین

نَحْنُ جَوَارٍ مِنَ النَّجَار يَا حَبَّذَا مُحَمَّدٌ مِنْ جَار

حضرت نے فرمایا کیا تم مجھکو دوست رکھتی ہو - کہا ہان یا رسول اللہ - آپ نے فرمایا میرا قلب بھی تم کو دوست رکھتا ہے -

مسجد نبوی کی تعمیر

یہان ناقے نے قیام کیا تھا یہ جگہ دو یتیمون کی تھی جو سعد بن زرارہ کی پرورش مین تھے - سعد بن زرارہ نے اون کو بلایا - اوس وقت آنحضرت ابوایوب انصاری کے گھر مین بیٹھے تھے - اون سے اس جگہ کے متعلق گفتگو ہوئی - اونھون نے کہا ہم یون ہی حضرت کو دیتے ہین - مگر آپ نے مفت لینا پسند نہین کیا - بلکہ دس دینار کو وہ زمین خریدی گئی

ابو بکر رضی اللہ عنہ کے مال سے - اسی جگہ پر مسجد نبوی بنائی گئی - یہ مسجد ہر قسم کے تکلفات سے بری اور اسلام کی سادگی کی ایک تصویر ہے - کچی اینٹون کی دیوارین برگ خرما کی چھت - کھجور کے ستون تھے - قبلہ بیت المقدس کی طرف رکھا گیا لیکن جب قبلہ کعبہ کی طرف ہو گیا تو شمال جانب دروازہ قائم کیا گیا -

فرش مسجد بالکل خام تھا - بارش مین بالکل کیچڑ ہو جاتا - اسلیے کنکریا سنگریزے بچھوا دیے -

صُفہ مسجد کی ایک جانب ایک مسقف چبوترہ تھا - وہ صُفّہ کہلاتا تھا - جو نومُسلم بے گھرون کا گھر تھا مسجد نبوی جب تعمیر ہو چکی تو مسجد کے متصل ہی آپ نے ازواج مطہرات کے لیے مکان بنوائے - اس وقت تک حضرت سودہ و عائشہ عقد مین آچکی تھین اس لیے دو ہی حجرے بنے جب اور ازواج آتی گیئن اسی طرح اُنکے مکانات بنتے گئے - کچی اینٹون کے تھے ترتیب یہ تھی - حضرت ام سلمہ - ام حبیبہ - زینب - جویریہ - میمونہ - زینب بنت جحش کے مکان شامی جانب تھے - اور حضرت صفیہ - سودہ کے اس قدر متصل مسجد تھے کہ جب آپ مسجد مین اعتکاف مین ہوتے تو مسجد سے سر مبارک نکال دیتے تو ازواج گھر مین بیٹھے بیٹھے آپ کے بال مبارک دھو دیتی تھین - یہ مکانات چھ چھ ہاتھ عریض اور دس دس ہاتھ طویل تھے - دروازون پر پردہ پڑا رہتا - (طبقات ابن سعد سیرت نبوی، ایضا بخاری باب فضل المنیحۃ -

پھر حضرت نے بعد فتح خیبر کثرت مسلمین کی وجہ سے مسجد کو کشادہ کیا اور اسی مقام پر حضرت نے دو حجرے بنائے تھے ایک حضرت سودہ کو دیا - دوسرا حضرت عائشہ کو - اور مسجد کی تعمیر مین سب لوگ پتھر لاتے اور آپ بھی پتھر ڈھوتے تھے - اور فرماتے

اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرَ الْاٰخِرَةْ   فَانْصُرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةْ

اذان کی ابتدا

اسلام کی تمام عبادات کا اصل مقصد توحید و اجتماع ہے - اس وقت تک کوئی خاص علامت نہ تھی - صحابہ کو بلا کر مشورہ کیا گیا بالآخر حضرت عمر کی راے پسند آئی - بلال کو حکم ہوا اذان دین - جو آج تک وہی قایم ہے - صحاح ستہ مین بسط کے ساتھ اسکا بیان ہے

مابین ہجرت اور ولادت آنحضرت کے باون سال دو ماہ آٹھ روز ہوتے ہین

اور مابین ہجرت اور وفات آنحضرت کے نو سال گیارہ ماہ بائیس روز ہوتے ہین

فصل درمیان عقد مواخات مابین صحابہ مہاجرین و انصار

بعد ہجرت کے آنحضرت نے درمیان مہاجرین و انصار کے عقد اخوت اسلامی قایم کیا اُس وقت آنحضرت نے حضرت علی بن ابی طالب کو اپنا بھائی بنایا تھا - اور درمیان ابوبکر اور خارجہ بن زید اخوت قائم کی - اور درمیان عمر بن الخطاب اور عتبہ بن مالک انصاری کے اخوت قائم کی - اور درمیان عبدالرحمن بن عوف و سعد بن الربیع انصاری کے اخوت قائم کی

اور درمیان عثمان بن عفان اور اوس بن ثابت انصاری کے اخوت قایم کی

اور درمیان طلحہ بن عبید اللہ اور کعب بن مالک انصاری کے اخوت قایم کی

اور درمیان سعید بن زید و ابی بن کعب انصاری کے اخوت قایم کی -

اور اسی طرح اکثر انتظام اخوت اسلام درجہ بدرجہ قایم فرمایا

ف پہلا مولود بعد ہجرت کے مہاجرین مین عبداللہ بن زبیر ہے -

فصل دربیان اعمام وازواج وخدام آنحضرتؐ

کتب سیر مواہب لدنیہ وغیرہ مین بہت بسط سے لکھا ہوا ہے۔یہان بقدر ضرورت کے اختصار کرتا ہون باختصاص بعض کو ساتھ بعض کے۔آنحضرت کے اعمام بارہ تھے منجملہ بارہ کے فقط پانچ کی نسل چلی ہے۔اونمین سے حمزہ اور عباس اسلام لائے اور حمزہ سید الشہدا ہین دن قیامت کے۔اور آپ کی عمات چھ تھین اُنمین سے صفیہ مشرف باسلام ہوئین اور اروی عاتکہ کے اسلام مین اختلاف ہے۔

فصل جن ازواج مطہرات پر آپ داخل ہوئے ہین

آپ کی ازواج جن پر آپ داخل ہوئے ہین اور اون کو جدا نہین کیا بارہ[۱۲] تھین اور ایک روایت ابوسعید مین آیا کہ آنحضرت فرماتے تھے کہ مین نے کوئی نکاح نہین کیا اور نہ کسی اپنی لڑکی کا نکاح کرایا ہے مگر بحکم اپنے رب کے۔

ایک خدیجہ[رضی] بنت خویلد۔ان کا مہر ساڑھے بارہ اوقیہ تھا۔پہلے اسکے آپ نے کوئی نکاح نہین کیا تھا۔مگر ان سے۔اور اون سے ایک حدیث مروی ہے جبرئیل کا واقعہ اور یہ بوقت نکاح چہل سالہ تھین۔اور آنحضرت ۲۵ سال کے تھے نکاح کا خطبہ ابوطالب نے پڑھا تھا جو پہلے لکھا گیا ہے۔اور اسکے بعد خدیجہ نے خطبہ پڑھا

خطبہ خدیجہ کہ میرا جس قدر مال ہے وہ مال مین نے حضرت کو ہبہ کر دیا۔اور جس قدر میرا مال ہے۔میرے بعد مین اوسکا مالک حضرت کو کیے دیتی ہون آنحضرتؐ اسکے مالک ہین

دوم سودہ بنت زمعہ ہین سنہ ۱۰ نبوت مین ان سے نکاح ہوا تھا اور حضرت عمر کی خلافت مین ان کا انتقال ہوا۔

سوم۔ عائشہؓ ہین بنت ابی بکر صدیق۔ ان سے مکہ مین بعمر چھ سال نکاح ہوا تھا یا بعمر ہفت سالہ۔ اور مدینہ مین ہم بستری ہوئی نو یا دس سالہ عمر مین

چہارم۔ حفصہؓ بنت عمر بن الخطاب ان سے شعبان مین تیس ماہ بعد ہجرت کے نکاح ہوا تھا انکی ولادت قبل پانچ سال نبوت کے ہے۔ ان کا مہر چار سو درہم تھا ان سے ساٹھ حدیثین مروی ہین۔ شعبان ۴۵ھ مین انتقال ہوا۔

پنجم۔ زینب بنت خزیمہ ہلالیہ ہین ۳ھ مین ان سے نکاح ہوا۔ چار سو درہم انکا مہر تھا دو ماہ تین دن زندہ رہکے انتقال کیا۔ حضرت نے انکی نماز جنازہ پڑھی اور بقیع مین دفن کیا انکی عمر تیس سالہ تھی۔

ف یہ اور خدیجہ اور ریحانہ آنحضرت کے سامنے مری ہین۔

ششم۔ ام سلمہ ہندہ بنت ابی امیہ ان سے ۴ھ مین نکاح ہوا۔ بزمانہ یزید ابن معاویہ ان کا انتقال ہوا بعمر چوراسی سالہ ابوہریرہ نے انپر نماز جنازہ پڑھی اور بقیع مین دفن کیا۔ یہ بنظر وقت وفات آنحضرت کی آخر ازواج ہین۔

ہفتم۔ زینب بنت جحش ۴ھ یا ۵ھ مین ان سے نکاح ہوا۔ چار سو درہم انکا مہر تھا اس وقت عمر انکی پینتیس سالہ تھی۔ ان سے دس حدیثین مروی ہین ۲۰ھ یا ۲۱ مین انکا انتقال بعمر ۵۳ سالہ ہوا۔ عمر بن الخطاب نے ان پر نماز جنازہ پڑھی۔ بقیع مین دفن کیا اور سب سے پہلے یہی نعش پر اوٹھائی گئین۔

ہشتم۔ جویریہ بنت الحارث خزاعیہ ان کو ثابت بن قیس سے خرید کر کے آزاد کیا پھر ان سے نکاح کیا چار سو درہم پر اور بعض نے لکھا کہ انکے باپ اسلام لائے تھے اور باپ نے خود انکا نکاح کر دیا تھا۔ ان سے سات حدیثین مروی ہین۔

نہم - ریحانہ بنت یزید ہین - یہ اسیران بنی قریظہ سے تھین - انکو اپنے لیے چن لیا تھا - نہایت جمیلہ تھین - ان کو اختیار دیا تھا کہ اپنے دین یہودیت پر رہین یا مسلمان ہو جائین انھون نے اسلام اختیار کیا - تب آزاد کر کے نکاح کر لیا - ماہ محرم ۶ھ مین - اور بعد رجوع حجۃ الوداع کے انکا انتقال ہوا - بعض نے کہا یہ ملک یمین تھین اسی واسطے اکثر نے اونکو ازواج مین شمار نہین کیا

دہم - ام حبیبہ بنت ابی سفیان امویہ - یہ بی بی مہاجرہ حبشہ سے تھین - ان کے شوہر نصرانی ہو گئے - یہ اسلام پر ثابت رہین - نجاشی والی حبشہ نے چار ہزار چار سو دینار مہر پر ان کا نکاح آنحضرت سے کرا دیا - خالد بن سعید متولی نکاح تھے - ۴۴ھ ہجری مین ان کا انتقال ہوا

یازدہم صفیہ بنت حُیی تھین یہ اولاد حضرت ہارون علیہ السلام سے تھین - یہ خیبر کے قیدیون مین آئی تھین - آنحضرت نے انکو انتخاب کیا اپنے لیے پھر آزاد کر کے ان سے نکاح کیا اور انکی آزادی ان کا مہر ٹھیرایا - یہ بہت خوبصورت تھین - اس وقت ان کی عمر سترہ سالہ تھی - ان سے دس حدیثین مروی ہین - ۵۲ھ ہجری مین انتقال ہوا اور بقیع مین دفن ہین -

دوازدہم - میمونہ بنت الحارث ہلالیہ - ان کا نام برّہ تھا حضرت نے ان کا نام میمونہ رکھا تھا - یہ خالہ ہین عبد اللہ ابن عباس کی اور خالد بن ابو سعید کی - ان سے ۷۶ حدیثین مروی ہین - ۵۱ھ مین ان کا انتقال ہوا بعمر ہشتاد سالہ یہ آخر ازواج آنحضرت ہین جن سے نکاح کیا تھا اور سب ازواج کے بعد انھون نے وفات پائی

آنحضرت بوقت انتقال نو بیبیان چھوڑ گئے -

سراری آنحضرت - قیدی جاریتھین - اول ماریہ قبطیہ - ان کو مقوقس نے بھیجا تھا
ان سے حضرت ابراہیم صاحبزادۂ آنحضرت پیدا ہوے تھے پھر ماریہ آزاد ہوئین - ان کا
انتقال خلافت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ مین سنہ ۱۶ھ مین ہوا - حضرت عمر نے اون پر
نماز جنازہ پڑھی بقیع مین دفن کیا -

دوم ریحانہ تھین - اس مین اختلاف ہے -

سوم وہ جاریہ ہے جو زینب بنت جحش نے آپ کو ہبہ کی تھی

چہارم - جاریہ قرظیہ تھی -

فصل دربیان اولاد آنحضرت کے

صحیح تو سات ہین - تین ذکور چار اناث - اول قاسم ہین - پھر زینب پھر رقیہ - پھر فاطمہ
پھر ام کلثوم - ان کا نام معلوم نہین ہے - پھر عبداللہ ان کو طیب اور طاہر بھی کہتے ہین -
یا دونون سواے عبداللہ کے تھے - یہ سب مکے مین پیدا ہوے تھے - خدیجہ کے بطن سے
مگر ابراہیم کہ مدینے مین پیدا ہوے ماریہ کے بطن سے - قاسم بعمر دو سال یا کم و بیش سب
سے پہلے مکے مین مرے - پھر عبداللہ نے بھی مکہ مکرمہ مین صغیر سنی مین انتقال کیا - ابراہیم
ذیحجہ سنہ ۸ھ مین پیدا ہوے اور سنہ ۱۰ھ مین وفات پائی - بعمر ایک سال دو ماہ یا ایک
سال چھ ماہ اور بقیع مین دفن کیا -

زینب سنہ ۳۰ مولد آنحضرت مین پیدا ہوئین اور اسلام لائین اور بعد ہجرت کے
رقیہ سنہ ۳۳ مولد آنحضرت مین پیدا ہوئی سنہ ۹ ہجری مین انتقال کیا - آنحضرت نے نماز جنازہ
پڑھی - ان کو کوئی اولاد نہین تھی -

فاطمہ یہ پانچ نبوت سے پہلے پیدا ہوئین یہ سب دخترون سے چھوٹی تھین ان کو
آنحضرت بہت چاہتے تھے۔ انکے فضائل سب سے زائد ہین کتب و دفاتر مدون
ہو چکے ہین۔ وفات ان کی شب سہ شنبہ سویم رمضان سلہ کو بعمر ۲۸ سالہ ہوئی
بقیع مین وقت شب کے دفن کی گئین حضرت علی وعباس نے نماز جنازہ پڑھی
آنحضرت کی وفات کے بعد چھ ماہ زندہ رہین۔ انکے بطن سے تین فرزند پیدا ہوے حسن
وحسین ومحسن۔ یہ محسن کمسنی مین مرگئے اور دو دختر ہین ام کلثوم وزینب

آنحضرت کے خدام

آپ کے چھ خدام تھے۔ انس بن مالک۔ اور عبداللہ بن مسعود۔ معیقب دوسی۔ وعقبہ
بن عامر جہنی۔ و اسلع بن شریک۔ و بلال۔ اور بہت تھے جن کو آپ نے آزاد کردیا تھا
زید بن حارثہ۔ و اسامہ بن زید۔ و برادر اسامہ۔ وابورافع قبطی و شقران۔ و ثوبان۔ اور
رباح۔ اور یسار یہ۔ اور سفینہ۔ اس کا عجب واقعہ ہے۔ ایک بار اسکو راستہ مین درندہ ملا۔
کہا یا ابو الحارث۔ انھون نے کہا انا مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ درندہ نے انکو
راستہ بتادیا۔ کیا شان آلہی ہے کہ اپنے حبیب کے غلام کے ساتھ بھی کیا رعایت ہے
اور ایک روایت مین آیا ہے کہ آنحضرت نے اپنی بیماری موت مین چالیس غلام آزاد کیے

آنحضرت کے نقبار

آپ کے نقبار بارہ تھے۔ ابو بکر۔ وعمر وعثمان۔ وعلی۔ وزبیر۔ وجعفر بن ابی طالب۔ ومصعب
بن عمیر۔ وبلال۔ وعمار ومقداد۔ وعثمان بن مظعون۔ وابن مسعود

آنحضرت کے نجبار

انصار آپ کے نجبار تھے۔ بعض کتب مین نام بنام بتایا ہے۔

آنحضرت کے حواری

حواری آپ کے بارہ شخص تھے۔ سب قریش تھے۔ منجملہ اونکے خلفاء اربعہ ہین۔

آنحضرت کے نوّاب

نوّاب آپ کے جن کو سفر مین آپ نایب بناتے تھے وہ سولہ اشخاص تھے منجملہ اُنکے ابو ذر غفاری ہین۔ انکو کتب کبار مین نام بنام لکھا ہے۔

آنحضرت کے کاتب

کاتب آپ کے دس تھے منجملہ اون کے حضرت عثمانؓ و علیؓ و اُبیؓ بن کعب و زید بن ثابت و معاویہ بن ابی سفیان اور زبیر بن العوام۔ اور جہم بن الصلت۔ یہ اکثر کتابت اموال صدقات کرتے تھے۔ اور مغیرہ بن شعبہ و حصین بن نمیر۔ یہ کتابت گاؤن قصبات اور معاملات رعایا کی کرتے تھے۔ وغیرہم

آنحضرت کے جلّاد

گردن مارنے والے۔ حضرت علی۔ اور زبیر۔ اور محمد بن سلمہ اور مقداد اور عاصم تھے

آنحضرت کے مفتی

مفتی آپ کے عہد نبوت مین ہر چہار خلیفہ تھے اور عبد الرحمن بن عوف و ابی بن کعب اور ابن مسعود اور معاذ بن جبل۔ اور معاذ بن یاسر اور حذیفہ اور زید بن ثابت۔ اور سلمان فارسی اور ابو الدرداء اور ابو موسی اشعری تھے۔

آنحضرت کے موذن

موذن آپ کے بلال۔ انکی وفات ۲۰ھ مین مقام دارباب کیسان مین ہوئی۔ وہ ساٹھ برس کی عمر ہوئی۔ حلب یا دمشق مین مدفون ہین۔ رضی اللہ عنہ

دوم عبداللہ ابن ام مکتوم - سویم سعد قرظی - چہارم ابو محذورہ
ف آنحضرت نے خود اذان نہین دی - کیونکہ تا ذین نبوی کے خلاف اگر کوئی کرتا تو کافر ہو جاتا -

آنحضرت کے قضاۃ

قضاۃ آپ کے حضرت علی و معاذ بن جبل - وابو موسی اشعری تھے - یہ سب قاضی یمن تھے

آنحضرت کے مُرسل یعنی سفیر

مرسل آپ کے جو بادشاہون کی طرف بھیجے جاتے تھے - عمرو بن اُمیّہ ضمری - دحیہ کلبی عبد اللہ بن حذافہ - حاطب بن بلتعہ لخمی - اور شجاع بن وہب اسدی اور سلیط بن عمرو عامری و عمرو بن العاص اور علا ابن الحضرمی تھے -

عمرو بن امیہ کو حضرت نے نجاشی کے پاس بھیجا تھا - نجاشی لقب تھا حبشہ کے بادشاہ کا اوس کا نام اصحمہ تھا عربی مین اصحمہ کے معنے ہین (عطیہ) نجاشی نے آنحضرت کا مکتوب مبارک آنکھون پر لگایا - اور تخت حکومت سے اُتر کر زمین پر بیٹھ گیا اور اسلام قبول کیا - سنہ ۹ مین اوسکا انتقال ہوا - حضرت نے اوسکی نماز جنازہ غایبانہ پڑھی -

دحیۃ الکلبی کو ہرقل بادشاہ روم کے پاس بھیجا تھا - اوس نے تو چاہا کہ مسلمان ہو جاؤن لیکن اوسکی سخت مخالفت کی گئی - بخوف زوال سلطنت اسلام سے محروم رہا

عبداللہ بن حذافہ کو کسرے بادشاہ فارس کے پاس بھیجا تھا اوس نے حضرت کا خط مبارک پھاڑ ڈالا - آپ نے فرمایا اللہ اوسکے ملک کو پھاڑ ڈال - ایسا ہی واقع ہوا اوسکا ملک پارہ پارہ ہو گیا اور اوسی زمانہ مین مارا گیا - ملک درہم برہم ہو گیا -

حاطب کو مقوقس کے پاس بھیجا تھا - یہ لقب ہے حاکم مصر کا اور سکندریہ کا وہ قریب

اسلام کے ہوا اور ماریہ قبطیہ کو۔ اور دلدل سفید۔ اور ایک ہزار دینار اور بیس جامے
ہدیۃً آنحضرت کو ہدیہ ارسال کیے۔
عمرو بن العاص کو پسران جُلندی بادشاہ عمان کی طرف بھیجا تھا اور وہ دونو مسلمان ہوگئے
سَلیط کو ہوذہ بن علی رئیس یمامہ کی طرف بھیجا۔ اوس نے اسلام کو پسند تو کیا لیکن مسلمان نہوا
شُجاع کو حارث غسانی کی طرف بھیجا تھا۔ یہ شہر بلقان اور ملک شام کا بادشاہ
تھا۔ اوس نے خط مبارک کو واپس کردیا۔ اور کہا مین خود مع لشکر اُس طرف آتا ہون لیکن
بادشاہ روم نے اُسکو روک دیا
مہاجر بن امیہ کو حارث حمیری یمنی کی طرف روانہ کیا تھا
علاء کو منذر ساوی بادشاہ بحرین کی طرف بھیجا تھا۔ وہ مسلمان ہوگیا۔
ابوموسی اور معاذ کو یمن کو روانہ کیا رعیت مین اسلام لائی اور وہان کا بادشاہ بھی
مسلمان ہوگیا۔ وَاللّٰہُ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ

آنحضرت کے شعرا

شعرا آپ کے تین تھے۔ حسان بن ثابت۔ ان کو حضرت نے دعا دی تھی اور فرمایا تھا
تم کو اللہ ساتھ روح القدس کے تائید دے۔ کہتے ہین جبریل علیہ السلام نے ستر ابیات مین
اعانت کی ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ الخ

آنحضرت کے حیوانات

آنحضرت کے کئی گھوڑے تھے۔ منجملہ اون کے ایک کا نام سکب تھا بہت تیز رَو
تھا۔ جیسے آب روان۔ سب سے پہلے یہ آپ کے ملک مین آیا تھا۔ اس کا چار جامہ
چھال کا تھا۔

آنحضرت کے خچر

آپ کے خچر چھ تھے۔ ایک کا نام (اشہبا تھا جس کو دلدل کہتے تھے) مقوقس مصر نے ہدیہ بھیجا تھا سب سے پہلے اسلام مین اسی خچر پر سوار ہوے۔ اس قدر عرصے تک زندہ رہا کہ اوسکے دانت گر گئے۔ اوس کو جو کوٹ کر کھلاتے تھے پھر اندھا ہو گیا یہ وہی دلدل ہے جس پر حضرت علی سوار ہو کر خوارج سے قتال کرتے تھے۔ پہلے اوسپر حضرت عثمان سوار ہوئے تھے۔ پھر یہ خچر حضرت حسن وحسین کی سواری مین رہا۔ پھر محمد بن حنفیہ کی سواری مین رہکر مر گیا۔

آنحضرت کے گدھے

آپ کے دو گدھے تھے ایک کا نام یعفور تھا دوسرے کا نام عفیرا

آنحضرت کے ناقے

آپ کے تین ناقے تھے۔ ایک قصوی۔ دوم جدعاء۔ سوم غضباء۔ اسپر کوئی اونٹ سبقت نہین کرسکتا تھا۔

بکریان آپ کی ایک سو سات تھین اونکو ام ایمن چرایا کرتی تھین۔ اور ایک بکری آپ کے دودھ کے لیے خاص تھی منجملہ اونکے ایک کا نام غوثہ اور دوسری کا نام یمن تھا

مرغ آپ کے۔ آپ سفید مرغ رکھتے تھے۔ ایک مرغ گھر مین رہتا تھا۔

ہتیار آپ کے ہتیارون مین ایک کا نام غضب تھا۔ اور رُسوب تھا۔ اور حتف تھا۔ اور ذوالفقار تھا۔ اس تلوار کے وسط مین فقرات تھے مثل پشت انسان کے۔ آنحضرت اس کو کسی حرب مین نہ چھوڑتے تھے۔ اسکی اصل وہ لوہا تھا جو کعبہ کے پاس مدفون تھا۔ اور بعض نے کہا بلقیس نے حضرت سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام کو ہدیہ مین بھیجی

تھی اوسین کی ایک یہ تلوار تھی ذوالفقار۔ اوسکے سوائے اور بھی ایک تلوار تھی اوسپر
یہ شعر لکھا ہوا تھا۔ شعر

فِی الْجُبْنِ عَارٌ وَفِی الْاِقْدَامِ مَکْرُمَۃٌ　　وَالْمَرْءُ بِالْجُبْنِ لَا یَنْجُو مِنَ الْقَدَرِ

اس تلوار کو آنحضرت نے اُحد کے دن ابو دجانہ کو دیا تھا۔ وہ بہت بڑا پہلوان بہادر
تھا اوس نے اوس تلوار کا حق ادا کیا۔ خوب قتال کیا۔

درع آپ کی سات زرہین تھین۔ سعدیہ۔ فضہ۔ ذات الفضول۔ ذات الوشاح
ذات الحواشی۔ بتراء۔ خرنق۔

کمانین آپ کی تین کمانین تھین　**سپر** آپ کی تین سپرین تھین

ترکش آپ کے تین ترکش تھے　**لواء** جھنڈے آپکے ایک لوا کا نام الحمد تھا۔

حراب آپ کے کئی حراب یعنی برچھے تھے ایک کا نام عزہ تھا۔ عید کے دن اوس کو
سامنے گاڑتے تھے۔ اور سفر مین نماز مین سترہ بناتے تھے۔ دوسرے کا نام بیضاء تھا

چھری آپ کی ایک چھری تھی اوسکا ہاتھ علیحدہ بنا ہوا تھا

خود آپ کے سر مبارک پر مثل کلاہ کے ایک خود زمان نام کا اور دوسرا مُضب نام کا تھا

لگن آپ کا ایک لگن تھا پتھر کا اوسکو مخضب کہتے تھے اوسین آپ وضو کرتے تھے۔

لوٹا آپ کا ایک لوٹا پیتل کا تھا۔

رکوہ آپ کا ایک رکوہ تھا اوسکا نام صادر تھا۔　(چمڑے کا ڈول)

آئینہ آپ کا ایک آئینہ صولہ نام کا تھا۔ **مقراض** آپکی ایک مقراض تھی جامع نام کی
جوتا آپ کا ایک جوتا تھا صفراء نام کا تھا **ف** یہان تک اون اشیاء کا ذکر ہوا ہے جنکا
تعلق خاص ساتھ حضرت رسالت مآب کے تھا۔

فصل در بیان غزوات آنحضرتؐ

(ابتدائے فرضیت جہاد) سال اول ہجرت مین اللہ تعالے نے جہاد کو فرض کیا اور حضرت نے حمزہ بن عبدالمطلب کو تیس مہاجرین کے ساتھ قریش کے قافلے سے تعرض کے لیے ماہ رمضان مین بھیجا۔

اور عبیدہ بن الحارث کو ساٹھ مہاجرین کے ساتھ بطن رابغ کو روانہ کیا۔ اور سعد بن ابی وقاص کو خرار کی طرف بھیجا۔ جو ایک چشمہ ہے قریب جحفہ کے۔ اور یہ روانگی ماہ ذیقعدہ مین تھی۔ بیس مہاجرین ساتھ تھے۔ تاکہ قریش کے کاروان سے تعرض کرین۔ یہ پہلا غزوہ تھا حضرت کا اور بعض نے کہا کہ غزوہ ابواء تھا۔ یہ ایک گاؤن تھا درمیان مکہ اور مدینہ کے اوسکو غزوۂ ودان بھی کہتے تھے یہ ایک سال بعد قدوم مدینہ سے ہوا تھا۔

بتقدیم الجیم

ابتداء اذان سال اول ہے۔ عبداللہ بن زید نے خواب اذان دیکھا۔ اسی طرح آنحضرت نے دیکھا۔ اور حکم اذان کا بلال کو دیا۔ اور اسی سال حضرت عائشہ کا عرس ہوا۔ اور اسی سال نماز جمعہ پڑھی گئی۔ یہ پہلا خطبہ تھا جو اسلام مین پڑھا گیا۔ اور اسی سال اول مین بعد ایک ماہ کے نماز جنازہ براء بن معرور پڑھوائی گئی۔ اور اوسی سال مین تبع یمانی پر نماز جنازہ پڑھائی گئی۔ یہ شخص قبل از بعث آنحضرت پر ایمان لایا تھا۔ اور سب سے پہلے اوسی نے کعبہ کو لباس پہنایا تھا۔ عبدالبر نے کہا ہے کہ یہ سات سو برس قبل بعث آنحضرت پر ایمان لایا تھا۔ واللہ اعلم بالصواب

واقعات سال دوم

(غزوۂ بدر الکبرا) سال دوم مین غزوۂ بدر کبرا ہوا تھا۔ بدر کے غزوہ کا ذکر قرآن مجید اور

حدیث وکتب سیر مین پورا پورا بیان ہے - یہ واقعہ ۲ سنہ مین ہوا ہے - اصل اسکی یون
ہے کہ ابو سفیان بن حرب تیس آدمیون کے ساتھ اسباب ومال تجارتی لیکر شام سے واپس
آرہا تھا حضرت رسالتمآب کو خبر ملی مدینہ مین - آنحضرت نے دو شخصون کو خبر لانے
کے لیے پہلے بھیجا تھا - ابو سفیان کو معلوم ہوا کہ محمد ہم کو روک لیگا - اوس نے اہل مکہ کے
پاس قاصد روانہ کیا کہ فوری پہونچو - یہ خبر سنتے ہی بہ تعداد نو سو پچاس نفر منجملہ اونکے ایک سو
سوار باقی پیادے آپہونچے - اِدھر سے تیسری رمضان کو آنحضرت ہمراہ تین سو تیرہ اصحاب
ستتر مہاجرین باقی انصار - منجملہ انکے ستر شتر سوار تھے - مدینے سے نکلے - جب حضرت کو
اہل مکہ کے آنے کی خبر موصول ہوئی - ابو بکر حضرت کے ساتھ ہی ساتھ تھے - حضرت نے فرمایا
اے اللہ تو ان نافرمانون کو ہلاک کر کہ تیری بندگی نہین کرتے - پورا کر جو وعدہ تو نے کیا ہے
اسی طرح فرماتے جاتے - یہان تک کہ چادر مبارک شانۂ مبارک سے گرجاتی - ابو بکر بار بار
اوٹھاتے جاتے تھے - پھر حضرت نے فرمایا خوش خبری ہے - نصر اللہ آگئی - مجاہدین کو
تحریک فرماتے - پھر ایک مٹھی مٹی ریتی لیکے کافرون کے مُنہ پر آپ نے ماری اور فرمایا
شَاهَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ - اس کا ذکر قرآن مجید مین آیا ہے - پھر فرمایا سختی کرو
کافرون پر - اتنے مین عبد اللہ ابن مسعود نے ابو جہل کا سر پیش کیا - سجدۂ شکر بجا لائے -
اتنے مین یہ آیت نازل ہوئی إِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّيْ مُمِدُّكُمْ
بِأَلْفٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ - جبرئیل ہمراہ ایک ہزار فرشتون کے شریک جنگ تھے - جبرئیل کے
سر مبارک پر سرخ عمامہ تھا - کفار کی صفون کی صفین تہ تیغ ہوتی جاتی تھین - مقتولین
کفار ستر اور قیدی ستر - سردار کفار بیس ۲۰ - شہدا مسلمان چودہ ۱۴ - چھ مہاجرین آٹھ انصار
یہان ہی سورۂ انفال مال غنیمت مین نازل ہوئی ہے سب سے زاید معجزہ یہ ہے کہ

اہل بدر کو اللہ تعالے نے نظر شفقت سے دیکھا ہے اور اون کے سب گناہ معاف کرکے اونھین بخشدیا ہے۔

تحویل قبلہ سال دوم ہجرت نصف شعبان کو تحویل قبلہ طرف کعبہ کے ہوئی

فرض زکوۃ اسی سال دوم مین زکوۃ مال کی قبل از فرض رمضان فرض کی گئی اور آخر شعبان مین روزے ماہ رمضان کے فرض ہوے

فطرہ اسی سال دوم ہجری کی ۲۷۔ یا ۲۸۔ تاریخ آخر رمضان دن جمعہ کے صدقۂ فطر فرض ہوا۔ اور اسی سال دوم مین آنحضرت نے نماز عید الفطر اور عید الضحی پڑھی اور قربانی کی۔

اور اسی سال دوم مین شادی حضرت فاطمہ کی ہوئی حضرت علی کے ساتھ۔ یہ سال پنجم مین قبل از نبوت پیدا ہوئی ہین۔ یہ آپ کی سب دخترون سے چھوٹی تھین آنحضرت ان سے زیادہ محبت کرتے تھے۔

اسی سال دوم مین غزوۂ بواط اور غزوۂ ذی العشیر اور غزوۂ بنی قینقاع اور غزوۂ سویق واقع ہوا۔

ف بواط ایک موضع ہے کنارہ رضوی مین۔ اور عُشیرہ بضم العین۔ یہ ایک زمین ہے بنی مدلج کی کنارۂ ینبوع مین۔ یہ واقعہ بعد بواط ہے۔

غزوۂ بنی قینقاع سنہ ۲ھ نصف شوال مین ہوا۔ پہلے تو یہود نے نقض عہد کیا جو مابین آنحضرت اور یہود خیبر کے قایم ہوا تھا

آنحضرت نے پندرہ روز اون کو محصور کیا تھا۔ اونھون نے مجبورا عبد اللہ خزرجی منافق کو وکیل صلح مقرر کیا۔ آنحضرت نے یہود کے لیے جلاوطن کا حکم صادر فرمایا اون کے

اموال کو غنیمت مین تقسیم کیا

غزوۃ السویق بعد بدر کے ابوسفیان نے سنہ ۲ھ مین قسم کھائی کہ نہ عورت کے پاس جاؤنگا اور نہ عطر لگاؤنگا جب تک محمد سے قتال نہ کرونگا۔ ذیحجہ سنہ ۲ھ مین دوسو جوانون کے ساتھ مدینۂ منورہ پر حملہ کیا۔ آخر پسپا ہو کے واپس گیا۔

غزوۂ قرقرا الکدر یہ واقعہ سنہ ۲ھ مین یون ہوا کہ آنحضرت کو معلوم ہوا کہ سلیم اور غطفان قتال کے لیے نکلے ہین جب آنحضرت یہان تشریف لائے۔ مشرکین بھاگ گئے اموال و جانور غنیمت مین ہاتھ آئے۔ اور قرقرا الکدر ایک چشمہ کا نام ہے

واقعات سال سویم

غزوۂ اُحد۔ احد ایک پہاڑ کا نام ہے مدینہ مین۔ یہ چارون طرف سے علیحدہ ہے اس واسطے اس کو اُحد کہتے ہین۔ اصل اسکی یون ہے کہ مشرکین کو خون مقتولین بدر اور تجارت شام نے ابھار رکھا تھا۔ آخر شوال سنہ ۳ھ مین ابوسفیان ہمراہ تین ہزار شتر سات سو زرہ پوش۔ دوسو اسپ سوار کے مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوے۔ اس درمیان مین عباس بن عبد المطلب نے آنحضرت کو ایک خط مہری لکھا کہ ہم اس وقت تین ہزار نفر۔ دو سو گھوڑے۔ سات سو زرہ پوش۔ اور تین ہزار شتر ہین۔ یہ سب تیار مسلح ہین۔ آنحضرت نے اس خط کو دیکھکر کچھ بھی خیال نہ کیا۔ اور مشرکین کے ساتھ عورتین بھی بہت تھین۔ دفوف بجاتی تھین۔ مردون کو تحریص دیتی تھین۔ مقتولین بدر کی یاد دلاتی تھین۔ اون کا بدلہ لینے پر مجبور کرتی تھین۔ اور آنحضرت کے ہمراہ سو صحابہ اور دو سو گھوڑے تھے۔ آنحضرت شعب احد مین اُترے۔ اور حضرت کے داہین بایئن دو سوار تھے اور لڑائی کی آگ بھڑکی۔ حضرت حمزہ نے خوب قتال کیا۔ کئی کافرون کو تہ تیغ کیا۔ آخر خود بھی غفلت

مین شہید ہوگئے آنحضرت کو اس سانحے سے سخت ملال ہوا - اور قرباز نام ایک یہودی نے مسلمانون کے ساتھ ملکر خوب جنگ کی - آخر زخمون کی تاب نہ لاسکا - خودکشی کرلی - آنحضرت نے ابوسفیان اور مشرکین کو پسپا کیا - آخر ذلیل وخوار ہوکے واپس گئے - اسی واقعہ مین آنحضرت کے ثنیۂ مبارک صدمہ وزخم پہونچکر گر گئے - اور پیشانی مبارک پر بھی زخم آیا اور آپنے مشرکین کو بددعا دی - اور جبریل نے آکر خبر دی کہ ساتون آسمانون مین حمزہ کو اسد اللہ اور اسد الرسول کا خطاب دیا گیا ہے اور جنت کی بشارت دی ہے -

ف کہتے ہین کہ احد پر قبر ہارون برادر موسی علیہ السلام ہے

ف اور اسی سال سویم مین غزوۂ حمراء الاسد بھی واقع ہوا - اور غزوۂ غطفان اور سریہ کعب بن اشرف واقع ہوا -

واقعات سال چہارم

اسی سال مین آنحضرت بنی نضیر کے پاس تشریف لیگئے - ہمراہی مین چند اصحاب اور ابوبکر صدیق وعمر بن الخطاب - علی بن ابی طالب - زبیر - طلحہ - سعد بن معاذ - اسید بن حضیر سعید بن عبادہ تھے - قبل اسکے یہود سے عہد وپیمان ہو چکا تھا - دو شخص یہود کے - صحابہ کے ہاتھ سے مارے گئے تھے آنحضرت دیت ادا کرنے گئے تھے - یہود اس موقع کو غنیمت پاکے آنحضرت کو مکان کے اندر لے گئے بارادۂ غدر - حضرت کو جبرئیل نے خبر دی کہ آپکے اوپر چھت کی جانب سے بڑا پتھر گرانا چاہتے ہین - حضرت فوراً مدینے کو چلے گئے - وہان جاکر حکم صادر فرمایا کہ تم فوراً دس روز کے اندر اپنا مال واسباب لیکے جلاء وطن ہوجاؤ ملک چھوڑدو ایمان کو تم توڑ چکے - ورنہ تم پر چڑھائی کیجائیگی - جب انھون نے یہ حکم سنا تو تیاریان سفر کی کرنے لگے - اس اثناء مین عبد اللہ بن ابی سلول منافق نے اُنکو بہکایا تم کو فلان فلان

قبیلہ کی مدد ملیگی۔ یہود بارادہ مقابلہ قلعون مین مضبوط ہو گئے۔ آنحضرت عبداللہ ابن ام مکتوم کو اپنا خلیفہ مقرر کر کے یہود پر جا پہونچے اور محاصرہ کیا۔ پندرہ روز تک محاصرہ رہا مسلمانون نے اونکے باغون کو کاٹ ڈالا جلا دیا۔ اسکے بارے مین یہ آیت اوتری مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰۤى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ آخر یہود مجبور ہو گئے جلاوطنی پر راضی ہو گئے کہ اسباب و اموال بلا سلاح کے لیجاوین لدا دس روز کے اندر جو رہ جائے وہ فے مین داخل ہو گا۔ یہان ایک شعر حسان بن ثابت کا یاد آیا

وَهَانَ عَلٰى سُرَاةِ بَنِيْ لُؤَيٍّ حَرِيْقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيْرُ

یعنی آسان ہوا سردارون پر بنی لوی کے آگ لگانا بویرہ مین درختون کی قطارین قطارین اور یہ مال برضامندی انصار کے مہاجرین پر تقسیم کیا گیا اور اسی سال یہودیون پر رجم جاری ہوا زنا مین۔ گو توراۃ مین بھی یہی حکم تھا۔

اور اسی سال آیت تیمم اوتری

اور اسی سال نماز سفر مین قصر کا حکم نازل ہوا

واقعاتِ سالِ پنجم

سال پنجم ہجرت مین غزوۂ دومۃ الجندل اور غزوۂ مریسیع ہوا اوسکو غزوۂ مصطلق بھی کہتے ہین

اور اسی سال قصۂ افک بھی واقع ہوا ہے

اور اسی سال آیت حجاب اوتری ہے

اسی سال غزوۂ خندق یعنی احزاب واقع ہوا ہے۔

اسی سال غزوۂ بنی قریظہ ہوا ہے۔

(غزوۂ مریسیع) بنی مصطلق مشرکین ماہ شوال مین جمع ہوے اور آنحضرت پر حملہ کا ارادہ کیا

حضرت کو خبر لگی - مدینہ سے چڑھائی کی گئی - راستہ مین مشرکون کا جاسوس ملا حال دریافت
کیا اوس نے بیان کیا - حضرت عمر فاروق نے اوس کو مار ڈالا - مقام مریسیع مین مجاہدین
کا مقام ہوا - عمر فاروق حکم نبوی لیکر گئے کہ اسلام قبول کرو مگر مشرکین نے ایک نہ سنی جنگ
پر آمادہ ہو گئے اول تو انکو تنبیہ کی گئی - آخرالامر یکبارگی حملہ کرایا - مشرکین دس مارے گئے
باقی قید ہو گئے - سلمان ایک شہید ہوا جب لڑائی ختم ہو چکی ایک شخص بنی مصطلق کا مسلمان
ہوا - بیان کیا کہ مین نے پہلے دیکھا تھا چند سوار سفید گھوڑون پر لشکر اسلام کی مدد کر رہے
ہین - یہ عظمت میرے دل مین جم گئی تھی اس غزوہ مین کل اٹھائیس دن صرف ہوئے

غزوۂ خندق

اسکی اصل یون ہے کہ سال چہارم ۵ھ مین جب آنحضرت غزوۂ بنی نضیر سے واپس
تشریف لائے تو جو لوگ یہود سے متفرق ہو گئے تھے - اونھون نے مکے مین جا کر ابوسفیان
کو بہکایا - ابوسفیان کی مراد بر آئی - یہود نے جو کہا وہ مان لیا - ان سب نے کعبۃ اللہ
مین قسم کھائی کہ خلاف عہد نہ کرینگے - جب یہود کو بہان سے اطمینان ہو گیا تو قبیلۂ غطفان
کو اپنا کر لیا اونکے رئیس عقبہ سے معاہدہ ہوا کہ ہم خیبر کی کھجورین ایک سال کی دینگے عقبہ
اسپر راضی ہو گیا - اور عقبہ نے اپنے حلیف بنی اسد کو اپنے ساتھ لے لیا - ابوسفیان نے
چار ہزار آدمی جمع کر لیے اور اس لشکر مین سو گھوڑے تھے اور ایک ہزار اونٹ - راستہ
مین قبیلہ اسلم بنو مرہ و کنانہ و فزارہ و غطفان مع اپنے اپنے لوگون کے جملہ دس ہزار لشکر
جمع ہو کے مدینے کو چلا - یہ خبر آنحضرت کو پہونچی تو آپ نے صحابہ کو جمع کر کے مشورہ کیا
سلمان فارسی نے کہا کہ ہمارے ملک مین بڑی بڑی جنگون مین شہر کے اطراف مین خندق
کھود دیتے ہین - اس رائے کو آنحضرت نے پسند کیا اور صحابہ بھی راضی ہو گئے یہان تک کہ

ابن ام مکتوم مدینہ مین خلیفہ مقرر ہوا زید بن حارث کو مہاجرین کا علم ملا۔ اور سعد بن عبادہ انصاری کو انصار کا علم ملا۔ اور تین ہزار آدمی چھتیس ۳۶ گھوڑے باہر نکلے۔ ایک گروہ مدینہ کو واپس گئے۔ اور لڑائی کی طرف میدان مین خندق کھودنا ٹھیری۔ ہر ایک صحابہ کے نام چار چار گز اور سِن چورس گہری کھودنا مقرر ہوا۔ سلمان فارسی دس آدمی کا کام کرتا تھا تجربہ کار تھا۔ صحیح قوی یہ کہ چھ روز مین خندق تیار ہو گئی۔ اور بعض مقامون مین اطراف مدینہ کے فصیل حفاظت کے لیے بنا دی گئی تھی اور موسم بہت گرم تھا اور آنحضرت بھی صحابہ کے ساتھ خندق کھودنے مین شریک رہتے تھے پتھر ڈھوتے فداک ابی و اُمی۔ اس اثنا مین ایک عظیم الشان پتھر خندق مین نکلا کسی سے نہ ٹوٹا۔ آخر مجبوراً آنحضرت کو اطلاع دی گئی۔ آپ نے ایک ضرب ماری تو ایک ثلث ٹوٹ گیا اور نور نکلا جس سے دارالسلطنت شام دکھائی دیا۔ دوسری ضرب مین دوسرا ثلث خاک ہو گیا اور ایک نور نکلا جس سے دارالسلطنت فارس دکھائی دیا۔ تیسری ضرب مین تیسرا ثلث مٹی ہو گیا اور ایک نور نکلا جس سے یمن دکھائی دیا یہ معجزہ تھا فتوحات کا یہ تینون ملک فتح ہو گئے۔ جو سنگ ہزار چوٹ مین نہ ٹوٹا تین ضرب مین خاک ہو گیا۔ اور جب مشرکین نے خندق کو دیکھا تو حیرت مین آ گئے پچیس روز تک مسلمانون کو گھیرے پڑے رہے۔ مشرکین اپنی طرف سے بہت کچھ حملہ کرتے مگر خندق سے عبور نہ کر سکتے۔ جہان خوف ہوتا وہان پر آنحضرت خود پہرہ دیتے تھے۔ مشرکین مین کا ایک بہادر عمرو بن عبدِ وُد خندق پر آ پہونچا۔ اوسکے ساتھ موقع پا کے نوفل بن عبداللہ اور ضرار بن الخطاب اور ہبیرہ بن ابی وہب اور عکرمہ بن ابی جہل بھی خندق عبور کر کے اِس پار اندر آ گئے۔ اور بڑے بڑے سرداران مشرکین اوس پار کھڑے رہے۔ یہ لوگ عرب مین نامی پہلوان تھے۔

عمرو بن عبد ود نے کہا کہ کیا کوئی مجھ سے مقابلہ کر سکتا ہے۔ کئی بار کہا آنحضرت کو غصہ آیا
اسد اللہ حضرت علی کو ذوالفقار دی۔ حضرت علی نے کہا اے مردود تین باتون مین ایک
بات اختیار کر جو پسند ہو اول تو خدا اور رسول پر ایمان لا۔ اسمین دنیا و آخرت کا بھلا ہے
عبدود نے انکار کیا۔ دوسری بات دنیا مین اچھی ہے۔ کہ تو واپس چلا جا۔ یہ بھی نمانا کہ لوگ
بدنام کرینگے نامرد ہے۔ تیسری بات یہ ہے کہ جس قدر تیرا جی چاہے مجھ سے لڑلے۔ عبدود
نے کہا تو لڑکا ہے اسد اللہ نے فرمایا غصہ مین کیسے پہلوان کو تیرے مقابلے مین بھیجین۔ عمرو بن
عبدود نے ایک وار کیا۔ تلوار خالی گئی۔ بعدہ اسد اللہ نے تلوار کا وار کیا۔ کافر کا سر تن سے
الگ ہو گیا۔ لشکر اسلام مین تکبیر کی آوازین بلند ہوئین۔ اور لشکر مشرکین مین تہلکہ پڑ گیا۔ اسکے
ساتھیون پر حملہ کیا ضرار تو دیکھ کے بھاگا۔ اور نوفل تو پہلے فرار ہو گیا تھا مشرکین کی حواس گم گئے
ابوسفیان کے چھکے چھوٹ گئے حضرت ابوبکر اور عمر کی بہادری دیکھ کے اور حیران ہو گئے۔ اس درمیان مین
کفار کی مجلس شورا مین پھوٹ پڑ گئی۔ ادھر سردی کی شدت ادھر پھوٹ کا زور۔ ایک
رات جاڑے کی شدت اوپر اندھیری۔ بلا کی آندھی بارش مین پیٹھ پھیر منہ بھاگ گئے

بقول صحیح یہ غزوہ شوال ۵ھ مین ہوا۔ ۲۰ روز تک لڑائی قایم رہی۔

غزوۂ بنی قُریظہ

اصل اسکی یون ہے جس دن احزاب خندق سے مجاہدین واپس آئے۔ ابھی تک کمرین
بھی نہین کھولی تھین کہ جبرئیل نے آکے حکم الٰہی سنایا کہ بنی قُریظہ فساد پر آمادہ ہو گئے ہین
منادی ہو گئی کہ کمرین نہ کھولین۔ جلد سوار ہو کے حدود بنی قُریظہ مین پہونچ کر نماز عصر
پڑھین۔ ایک علم حضرت علی کو عنایت ہوا۔ جملہ شمار تین ہزار آدمی چھتیس گھوڑے اور ابن
ام مکتوم کو مدینہ مین خلیفہ مقرر کیا۔ درمیان مغرب و عشا کے بنی قریظہ پر پہونچ گئے اور حضرت علی

نے اپنا علم حصار کے نیچے گاڑ دیا۔ بنی قریظہ کو بہت کچھ سمجھایا گیا مگر کچھ بھی اثر نہوا ان کو حتےکہ
دیا گیا۔ اسلام قبول کرو اور محمد علیہ الصلوۃ والسلام کی پیروی کرو جنکی تعریف توراۃ مین
تم پڑھ چکے ہو۔ تم اپنے اہل و اولاد پر رحم کرو۔ اونکے دشمن مت ہو۔ اس سے انکار کیا کہا
آبائی دین کو ہرگز نہ چھوڑین گے۔ پس بنو قریظہ حصار سے باہر نکلے۔ حکم ہوا کہ ان کے مردون
کو اپنی حراست مین لیلو۔ اور لڑکون اور عورتون کو بطور خود قلعہ سے باہر نکلنے دو مال و متاع
کی بھی حفاظت کرو۔ ڈیڑھ ہزار تلوارین۔ دو ہزار نیزے تین سو زرہین اور ڈیڑھ ہزار
ڈھالین غنیمت مین ہاتھ آئین۔ اور جانور تو بکثرت ہاتھ آئے۔ اور بنی قریظہ کے تمام مردون
کو قتل کرڈالا جن کی تعداد چارسو سے نوسو تک تھی اور یہودیون کے مکانات برضامندی
انصار مہاجرین کو رہنے کو دیدیے گئے تاکہ باقی لوگون کو عبرت ہو آیندہ ایسا نہ کرین۔

غزوۂ غابہ اور بنی مصطلق

اصل اسکی یون ہے غزوۂ بنی قریظہ سے کچھ چند روز گذرے تھے کہ عیینہ انیس غطفان
اور چالیس سوارون کی ہمراہی مین چڑھ آیا۔ اور آنحضرت کے اونٹ جو مقام غابہ مین چرتے
تھے اونکے چرواہے کو مارڈالا۔ اور یہ ڈاکو اونٹون کو گرفتار کرکے لیگئے۔ جب یہ خبر اہل مدینہ
کو معلوم ہوئی تو اون کا تعاقب کیا بدمعاش تو بھاگ گئے۔ اونٹون کو چھین لیا۔ اور اس
غزوۂ غابہ کو غزوۂ ذی قرد بھی کہتے ہین۔ اور اس غزوہ مین آنحضرتؐ کے پائے مبارک مین
گھوڑے سے گرکر موچ آگئی تھی۔ کئی روز تک مدینہ مین گھر سے باہر تشریف نہین لائے
اکثر بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے اور اس غزوے کو سریہ قضایا بھی کہتے ہین۔

(حال خسوف) اسی سال مین چاند کو گہن لگا جب تک چاند صاف نہین ہوا آنحضرت نماز
خسوف مین مصروف رہے۔

اسی سال کے واقعات مین بلال بن حارث مزنی کا ایمان لانا ہے مع اپنے قبیلے کے یہ چار سو آدمی تھے۔ آنحضرت کی خدمت مین حاضر ہو کر شرف اسلام سے مشرف ہوے پیغمبر آنحضرت نے اونکو وطن کو واپس کردیا۔ انکو مہاجرین مین داخل کیا جہان پا ہو رہو یہ لوگ اپنے طیب خاطر سے مسلمان ہو گئے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۤءُ

غزوۂ دومۃ الجندل

اسکی اصل یون ہے کہ آنحضرت کو معلوم ہوا کہ مشرکین دومۃ الجندل مین جمع ہین لوگون کو تکلیف دیتے ہین اگر کوئی اسلام لاتا ہے الغرض کہ دین و دنیا دونون کے راہزن ہین۔ حضرت نے ایک جماعت صحابہ کو وہان ہدایت کے لیے روانہ کیا۔ مفسدین مشرکین جانورون کو چھوڑ کے فرار ہو گئے اور دومۃ الجندل ایک قلعہ کا نام ہے درمیان مدینہ اور دمشق کے

واقعات سال ششم ۶ھ ہجری کے

اسی سال غزوہ حدیبیہ ہوا تھا۔ اور یہ قریب ہے مکے کے یہ ماہ ذیقعدہ ہوا ہے آمین ایک ہزار جوان تھا۔ حضرت نے صلح کرلی

اور اسی سال بیعۃ الرضوان ہوئی اور قحط پڑا اور آنحضرت نے استسقا کیا۔ رمضان مین پانی برسا۔

اور اسی سال غزوۂ ذات الرقاع ہوا ہے

اور اسی سال مین غزوۂ بنی لحیان اور غزوۂ غابہ ہوا۔ بعض کے نزدیک اسی سال ۶ھ مین حج فرض ہوا۔ اس مین اختلاف ہے کسی نے ۵ھ مین کہا۔ اور کسی نے کہا ۶ھ مین اور کسی نے کہا ۷ھ مین اور کسی نے کہا ۸ھ مین۔ کسی نے کہا ۹ھ اور کسی نے کہا ۱۰ھ مین فرضیت حج ہے۔

جن غزوات مین آنحضرت نے بہ نفس نفیس قتال کیا ہے وہ حسب ذیل ہین۔
بدرؔ۔ احدؔ۔ خندقؔ۔ مصطلقؔ۔ خیبرؔ۔ فتح مکہؔ۔ حنینؔ۔ طائفؔ۔ اور حضرت نے اپنے دست مبارک سے کسی کو قتل نہین کیا۔ مگر ایک شخص ابیؔ بن خلف کو دن احد کے۔ جبہ قتل کی یہ تھی کہ۔ ابیؔ بن خلف کا ایک گھوڑا تھا۔ اوس کو یہ سو کھا گوشت اور گندم کھلاتا۔ اور جب مکہ مین اوس کو آنحضرت ملتے تو کہتا کہ مین تم کو اس گھوڑے پر قتل کرونگا اور حضرت فرماتے کہ مین تجھکو قتل کرونگا اور تو اسی گھوڑے پر ہوگا۔ اور احد کے دن وہ لعین اسی گھوڑے پر تھا حضرت اقدس نے اپنے دست مبارک سے اوسکو قتل کردیا۔

غزوہ ذات الرقاع

اسکی اصل یون ہے کہ مدینہ منورہ مین معلوم ہوا کہ قبیلہ انمار اور ثعلبہ نے لشکر جمع کیا ہے مدینہ پر حملہ کرنے کے لیے۔ آپ نے حضرت عثمان کو مدینہ مین خلیفہ مقرر کر کے چڑھائی کی ہمراہ چارسو لشکر کے جب مسلمان دیار کفار فجار پر پہونچے تو نام و نشان بھی نہ پایا۔ کفار بدکردار سب بھاگ گئے۔ پہاڑون مین چھپ گئے۔ جب انکے مقام پر آنحضرت پہونچے تو نماز کا وقت قریب تھا خوف ہوا کہ کفار ایکبارگی حملہ نہ کرین۔ نماز خوف کا حکم نازل ہوا۔ نماز ادا کی گئی۔ اس غزوہ مین ایک روز آنحضرت درخت کے سائے مین سو رہے تھے ایک اعرابی نے آکے آپ کی تلوار سرہانے سے لیلی۔ کھڑا ہو گیا۔ آنحضرت اتفاقاً بیدار ہوئے اعرابی نے کہا مَنْ یَمْنَعُکَ یعنی اب تجھکو کون بچا سکتا ہے۔ آپ نے جواب مین فرمایا اللہ اعرابی کے ہاتھ سے فوراً تلوار گر گئی۔ کیا شان کبریائی اور معجزہ عظیم الشان ہے

غزوہ بنی لحیان

اسکی اصل یون ہے کہ عاصم بن ثابت اور حبیب بن عدی وغیرہما چونکہ شہید ہو چکے تھے

بنی ہذیل مین اس وجہ سے آنحضرت کو سخت رنج تھا ۔ پھر اونکے قاتلون نے شرارت
شروع کی آنحضرت دوسو آدمیون کو ہمراہ لیکر تشریف لے گئے ۔ بنو لحیان اونکو دیکھتے ہی
بھاگ گئے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ بنی لحیان کے چند آدمی مدینہ مین آکے مسلمان
ہوئے ۔ چھ صحابہ انکے ہمراہ دین سکھانے کو روانہ کیے گئے ۔ ان دغا کارون نے گھرون
مین جاکر ان کو قتل کر ڈالا ۔ آنحضرت ان کا قصاص لینے کو گئے تھے لحیان پر ۔

اسی سال مین ۔ اونٹ اور گھوڑ دوڑ کی مسلمانون مین ابتدا مقرر ہوئی ۔ اس کے
موجد اہل اسلام ہین

غزوۂ حدیبیہ

ماہ ذیقعدہ ۶ھ آنحضرت بارادۂ عمرہ ایک ہزار چار سو صحابہ کے ساتھ مدینے سے نکلے
اور قربانیان بھی ہمراہ تھین یہان تک کہ حدیبیہ مین نازل ہوے حالانکہ یہان پانی نہین
رہا تھا آنحضرت نے اپنا ایک تیر دیا کہ اوسکو کنوین مین ڈال دو تیر ڈالتے ہی پھوہارے
پانی کے نکلے ساری نمازی سیر ہو گئے ۔ اہل مکہ کو معلوم ہوا عروہ سردار طائف کو ایلچی
بھیجا کہ اہل مکہ نے شیرون کی جلدین پہن لی ہین ۔ مقابلے پر تُلے ہوئے ہین کہ آپ کو عنوۃً
قلبۃً مکہ مین داخل ہونے نہین دینگے ۔ آنحضرت نے فرمایا کہ صرف عمرہ کی غرض سے بلا سلاح
آیا ہون بجز عمرہ کے میری کوئی غرض نہین ۔ خانۂ کعبہ کا طواف کر کے چلا جاؤنگا ۔ اور
آنحضرت نے ذو الحلیفہ سے احرام باندھ لیا تھا ۔ دیگر اصحاب بھی محرم تھے ۔ ستر اونٹ
قربانی کے ہمراہ تھے ۔ الغرض عروہ بن مسعود نے جاکر اہل مکہ کو بہت کچھ سمجھایا لیکن اون کے
دماغ مین نہین آئی ۔ آخر آنحضرت نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو بھیجا ۔ قصہ طویل
ہے آنحضرت نے درخت رضوان کے نیچے سب سے بیعت لی ۔ آخر کار صلح کر کے سب

حلال ہو گئے - اونٹون کی قربانی کی - اور حلق الراس کیا اور بعض نے قصر کیا بعد تحریر صلحنامہ آنحضرت ہمراہ صحابہ مدینے کو واپس تشریف لائے -

واقعات سال ہفتم ۷ھ

سال ہفتم کے واقعات حسب ذیل ہین

اسی سال عمرۂ قضا غرۂ ذیقعدہ کو ہوا آنحضرت دو ہزار صحابہ کے ساتھ تھے اور مدینہ سے ستر بدنہ روانہ کیے تھے - ان کو نحر کیا اور تین دن مکے مین ٹھہرے - پھر مدینے کو واپس گئے اور غزوۂ خیبر واقع ہوا - اور آنحضرت نے ملوک کی طرف خطوط بھیجے - ان خطوط کے واسطے مہر بنائی گئی - اور گدھے کا گوشت حرام کیا گیا - اور متعۃ النسا کی قطعی حرمت ہوئی - اور اسی سال ماریہ قبطیہ آئین - اور خچر دلدل آئے اور بھی واقعات گذرے

غزوہ خیبر کا

اسی سال مین جب آنحضرت سفر حدیبیہ سے فراغت پا چکے اور ملوک کی طرف قاصدون کو بھیجا - اور یہود خیبر و اطراف واکناف کے بغاوت پر تیار ہوئے - آنحضرت نے نصف محرم ۷ھ مین ہمراہ چودہ سو پیادہ دو سو سوار کے خیبر پر چڑھائی کی تیاری فرمائی - اودھر سے یہود مدینہ نے جو قرض مسلمانون کے ذمے تھے اوسکی طلب مین سختی کرنا شروع کردی اور یہود خیبر کو اطلاع کردی کہ مسلمان تم پر چڑھائی کی تیاریان کر رہے ہین - ان سے دل کھول کر لڑو - اور اودھر یہود خیبر نے قبیلۂ غطفان دو ہزار کو طلب کیا کہ وہ انکے حلیف قبیلۂ غطفان کے لوگ مسلمانون کو دیکھ کے ڈر کے مارے واپس گھرون کو چلے گئے اور یہود خیبر نے قلعون مین پناہ لیکے قلعون مین سے تیراندازی شروع کی - مسلمانون نے اکثر قلعے محصور کر دئے اور مال غنیمت ہاتھ آیا - پہلے قلعہ ناعم فتح ہوا پھر

قلعہ قموص فتح ہوا - پھر قلعہ مصعب اس مین غلہ بیشمار تھا - پھر قلعہ وطیع اور سلالم فتح ہوے اور بہت سے قیدی ہاتھ آیے منجملہ اوس کے ام المومنین صفیہ بنت حییّ بن اخطب تھین پھر اونکو آنحضرت نے آزاد کر کے اونکا مہر اونکی آزادی مقرر فرما کے خود اپنے نکاح مین لیلیا - یہود نے آنحضرت سے صلح چاہی بدین شرط کہ نصف پیداوار دیا کرینگے - اور جب چاہین آنحضرت اونکو اونکے ملک سے نکالدین اور خیبر کی آمدنی مسلمانون کے لیے ہو - اور فدک کو آنحضرت نے اپنے لیے خالصہ مقرر کیا -

ف اسی غزوہ مین ایک عورت مساۃ زینب بنت الحارث یہودیہ نے ایک بکری بھنی ہوئی - آنحضرت کو نذر پیش کی - بکری نے کہا مین مسموم ہون - آنحضرت نے فرمایا کہ بکری کہتی ہے کہ مین مسموم ہون - آنحضرت نے جو قبل اسکے کچھ اوس مین سے تناول فرمایا تھا وہ مرض موت تک تکلیف دیتا تھا -

مہر آپ کی اسی سال مین تیار ہوئی تین سطرون مین تھی یہ کاغذات احکام و فرمان پر چسپان کیجاتی تھی - محمد رسول اللہ

فصل بیان مین ان والیان و شاہان و ملوک کے جن کے نام حضرت نے فرمان و قاصد بھیجے وہ نام بنام حسب ذیل ہین

نجاشی - شاہ حبش - نام اوس کا عمرو بن امیہ

ہرقل - قیصر ملک روم

کسریٰ - شاہ مداین نام اوس کا پرویز بن ہرمز -

مقوقس - شاہ مصر نام اوس کا جریج بن متّی -

حارثؓ بن ابی شمر غسانی - شاہ دمشق -

ہوذہؓ بن علی سردار یمامہ

جیفرؓ و عبد پسران جلندی شاہ عمان

حارث حمری شاہ یمن

منذرؓ بن ساوی والی بحرین

اسماء اون قاصدون کے جو والیان و ملوک کی طرف بھیجے گئے
اور وہ چھ شخص ہین

عمروؓ بن امیہ ضمیری حبش کی طرف -

دحیہؓ کلبی قیصر روم کی طرف

عبدؓ اللہ - بن حذافہ سہمی مداین کی طرف

حاطبؓ بن ابی بلتعہ مصر کی طرف

شجاعؓ بن ابی ذہب - دمشق کی طرف

سلیطؓ - بن عمرو عامری - یمامہ کی طرف -

جو خط مبارک آنحضرت نے نجاشی کو بھیجا تھا - اوسکا ترجمہ یہ ہے -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ خط ہے محمد رسول اللہ کا نجاشی بادشاہ حبش کی طرف - بعد حمد و ثنا اوس خدا کے جو دونون جہان کا مالک ہے - اور وہ سب عیب و نقصان سے پاک ہے اور جملہ خواہشات نفسانی سے مبرا ہے اور بے نیاز اور ہم تم سب اوسکے بندے ہین - اور اپنی علامات اور معجزات کے ساتھ پیغمبر کو بھیجا ہے - اور وہی اپنے بندون کو عذاب

قیامت سے بچانے والا ہے اوران کو بلند اور غالب کریگا۔ مین گواہی دیتا ہون کہ عیسے
خدا کا بندہ اور اوسکا کلمہ اور روح ہے۔ عیسی کو اپنی روح سے پیدا کیا ہے۔ جیسے آدم کو
بغیر مان باپ کے پیدا کیا۔ اے نجاشی مین تمکو خدا کی طرف بلاتا ہون۔ میری نصیحت مان لے
سلام ہو اوس پر جو پیروی کرے ہدایت کی۔
جب یہ خط مبارک نجاشی کے پاس پہونچا اوس نے بہت تعظیم کی اور ایمان لایا اور خط مبارک
کو سر پر رکھ کے تخت سے نیچے اوترا اور جواب مین ایک بڑا لمبا چوڑا عریضہ بھیجا اور ہدایات
تحفے بھیجے اور خط مبارک کو ایک ہاتھی دانت کی ڈبےّ مین رکھکر تبرکات سلطنت
مین رکھا اور اوس کی سلطنت مین ایسا ہی ہوا کہ امان مین رہی۔ اور نجاشی نے ۹ھ
مین وفات پائی۔ آنحضرت نے خبر دی کہ نجاشی کا انتقال ہوگیا ہے۔ آپ نے صحابہ کو
جمع کرکے نماز جنازہ غائبانہ نجاشی پر پڑھی۔ عیدگاہ مین صف باندھکر

جو خط مبارک ہرقل کی طرف بھیجا گیا تھا۔

(ترجمہ) بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ خط ہے محمد رسول اللہ کا ہرقل عظیم روم کی طرف۔ سلام ہو اوس پر جو سیدھے راستے
کی پیروی کرے۔ اے ہرقل مین تم کو اسلام کی طرف بلاتا ہون۔ تو مسلمان ہو جا۔
تاکہ تیری دین و دنیا دونون اچھی ہو جاوین۔ اسکے بدلے مین تم کو خدا دونا اجر دیگا
اگر تو نے انکار کیا تو خوب جان لے کہ تیری رعایا کا وبال تیرے سر پر ہے (یہ آیت
قرآنی) اے اہل کتاب تم اس بات پر آجاؤ جو ہم تم دونون مین برابر ہے۔ یہ کہ سوائے
خدا کے کسی کی بندگی عبادت نہ کرین اور کسی کو اوس کے ساتھ شریک نہ مانین۔ اور
ہم مین سے اپنا رب پرورش کرنے والا نہ ٹھیراوین۔ اور جو شخص اوس سے روگردانی کرے

تواوسکو کہدو کہ ہم تو مسلمان ہین ''

جن دنون یہ نامہ نامی ہرقل کو پہونچا۔ اتفاقاً اونھین دنون ابوسفیان ملک شام کو تجارت کے لیے گیا تھا۔ ہرقل نے ابوسفیان سے دریافت کیا جو علامات نبوت آنحضرت کے ہرقل نے کتب سماوی مین دیکھے تھے۔ وہی ابوسفیان نے بیان کیے۔ ہرقل کو اور تصدیق مل گئی۔ اور کہا مین آنحضرت کے نبی ہونے کا مقر ہون۔ اور ہم تو منتظر تھے کتب آسمانی مین ان کا ذکر ہوچکا ہے۔ صرف خیال اس بات کا ہے کہ اگر مسلمان ہوجاؤن تو رومی مجھکو زندہ نہ چھوڑین گے۔ اپنی قوم کو جمع کرکے اظہار اسلام کیا۔ لیکن قوم نے خلاف کیا۔ آخر حکومت کے لالچ نے اُسکو ظاہراً اسلام سے روک دیا۔ (انتہےٰ مختصراً)

آنحضرت کا خط مبارک جو کسرے شاہِ فارس کو لکھا گیا تھا یہ ہے

(ترجمہ) بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ خط ہے محمد رسول اللہ کا طرف کسرے شاہ فارس کے۔ سلام ہو اوس شخص پر جو سچے راستے کی پیروی کرے اور خدا کا قائل ہو اور گواہی دے خدا کے ایک ہونے پر اور اسپر کہ محمد اوس کا بندہ اور رسول ہے۔ اے کسرے مین تجھکو بلاتا ہون اسلام کی طرف۔ اور مین سارے جہان کے لیے خدا کا رسول ہون۔ اور مین اوس کے عذاب سے ڈراتا ہون۔ اے کسرے تو بھی خدا سے ڈر کے مسلمان ہوجا تاکہ فلاح پاوے۔ اگر تو نے انکار کیا تو تمام مجوسیون کا وبال تیرے پر ہے۔''

جب یہ خط پڑھا کسرے نے تو غصے کی آگ بھڑکی۔ خط کے ٹکڑے ٹکڑے کردیے اور کہا کہ میرے پاس اس کا کچھ جواب نہین ہے۔ آنحضرت کو جب اسکی اطلاع ہوئی۔ آپ نے اوس کے حق مین بد دعا کی۔ جیسا میرا خط اُس نے چاک کیا ہے۔ اسی طرح اسکا پیٹ چاک ہوگا۔ کسرے نے

باذان حاکم یمن کو جو کسرے کے ماتحت تھا لکھ بھیجا کہ محمد کو گرفتار کر کے دربار کسرے مین پیش کرو۔ اوس نے دو شخص پہلوان مسمی شجاع بانویہ۔ اور ایک دوسرے شخص مسمی خرخرہ کو اپنا ایک خط دیکر مدینہ کو روانہ کیا اوس خط کا مضمون یہ تھا۔ "اے محمد تم کو ان دونون قاصدون کے ہمراہ دربار کسرے مین حاضر ہونا چاہیے"۔ جب یہ دونون دربار نبوی مین حاضر ہوے انھون نے عرض کیا کہ آپ ہمارے ساتھ دربار کسرے مین تشریف لے چلین۔ ورنہ کسرے بہت بڑا ظالم ہے آپ کی قوم کو ہلاک کر ڈالیگا۔ انکار اچھا نہین۔ اور باذان کا خط بھی پیش کیا آپ نے ان دونون ایلچیون کو دعوت اسلام دی۔ یہ بہت مرعوب ہو گئے۔ آنحضرت نے انکے لیے مکان رہنے کو تجویز کیا۔ دوسرے روز یہ دونون دربار نبوی مین آئے۔ آپ نے فرمایا تم دونون جاؤ باذان سے کہدو کہ میرے پروردگار نے کسرے پر شیرویہ کو غالب کر دیا۔ اوسکا پیٹ چاک کر دیا۔ اور یاد رکھنا کہ آج دسوین جمادی الاول سنہ ہجری روز منگل ہے۔ جب یہ دونون ایلچی واپس ہو کر باذان کے پاس یمن مین پہونچے تو حالات نبوی بیان کیے اور دعوت آنحضرت کی سنائی۔ اتنے مین شیرویہ کا نامہ باذان کے پاس آیا کہ "کسرے بہت ظالم تھا لوگ اسکے ظلم سے نالان تھے مین نے اسکو مار ڈالا ہے۔ میرا نامہ پڑھ سن کے میری پیروی اختیار کر اور محمد سے ہرگز تعرض نہ کیجیو"۔ باذان اوسی وقت ایمان لایا آنحضرت کا یہ

خط مبارک آنحضرت کا جو مقوقس بادشاہ قبط کی طرف روانہ کیا گیا یہ ہے

(ترجمہ) بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا کے بندے اور اوسکے رسول محمد کی جانب سے مقوقس بادشاہ قبط کی طرف۔ سلام ہو اوسپر جو ہدایت کی پیروی کرے۔

اما بعد۔ پس مین تجھکو دعوت اسلام کی دیتا ہون کہ اسلام لے آ سلامت رہیگا۔ خدا تعالے

تجھے دوہرا اجر دیگا۔ اگر اسلام نہ لایا تو تیرے اوپر ہی تمام قبط کو درد پہونچانے والی مصیبت ہوگی۔ اے اہل کتاب آؤ اس بات کی طرف جو ہم تم مین برابر ہے۔ وہ یہ ہے کہ سوائے خدا کے کسی کی عبادت نہ کرین اور اوسکے ساتھ کسی کو شریک نہ مانین۔ پس گواہ ہو جاؤ اے اہل کتاب کہ بیشک ہم مسلمان ہین۔"

مقوقس نے خط مبارک کی عزت تو بہت کی لیکن ایمان نہین لایا۔ اور اپنا عریضہ قاصد کے ساتھ واپسی مین بھیجا۔ اور چند ہدایا خدمت اقدس مین روانہ کیے۔ چار لونڈیان ترکی سخملہ اون کے ایک ماریہ قبطیہ تھین۔ ایک خواجہ سرا ایک سفید اونٹ جس کا نام دلدل تھا۔ اور ایک خچر جس کو یعفور کہتے تھے۔ اور ایک نیزہ اور کپڑا اور ہزار مثقال سونا۔ اور قاصد حاطب بن ابی بلتعہ کو سو مثقال سونا اور ایک خلعت پانچ کپڑون کا۔

اور کہا اس پیغمبر مین سب صفات اوسی پیغمبر کے ہین جو آخری نبی ہوگا۔ انکا حوالہ عیسی بن مریم نے دیا ہے۔ یقین ہے کہ یہ وہی پیغمبر ہے آخر الزمان اور اسکا ظہور ہو کے رہے گا۔ اور اوسکے خط کا مضمون یہ ہے۔

"مکتوب ہے مقوقس اعظم قبط کا محمد بن عبداللہ کے نام۔ سلام کے بعد لکھا جاتا ہے کہ تمہارا خط آیا مین نے پڑھا مین خوب جانتا ہون کہ ایک نبی جو باقی رہا ہے ظاہر ہو کے رہیگا۔ وہ خاتم المرسلین ہوگا۔ مگر مجھکو خیال تھا کہ شاید وہ شام کے ملک مین پیدا ہوگا۔"

آنحضرت نے اوس کے خط کو دیکھکے فرمایا "اوس نے اپنے ملک کے لیے خراب کیا"۔ آخر ایسا ہوا کہ مسلمانون کے قبضے مین آگیا۔

شجاع بن ذہب نے آنحضرت کا خط مبارک حارث غسانی شاہ بلقان کی دار الحکومت مین پہونچ کے ایک اوسکے مصاحب سے ملاقات کرکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

ذکر کیا کہ آپ کا خط نامہ لایا ہون ۔ اوس شخص نے آنحضرت کے اوصاف دریافت کیے
اور صفتین سن کر رونے لگا اور کہا اسکی صفت انجیل مین ہے جو تم نے بیان کیا ہے مین
تصدیق کرتا ہون کہ یہ وہی نبی ہے آخر الزمان اور شجاع کو حارث کے پاس پیش کیا آنحضرت
کا نامہ مبارک پڑھا گیا ۔ اور اوس خط کو زمین پر ڈال دیا ۔ اور کہا محمد کون ہے جو مجھکو ایسا لکھتا
ہے اور نبوت کے خلاف لشکر کی تیاری کی ۔ اور ہرقل سے رائے طلب کی ہرقل نے
جنگ سے منع کیا ۔ قاصد کی زبانی آنحضرت نے واقعہ سنا اور فرمایا عنقریب حارث بن
ابی ثابت اور ہرقل دونون برباد ہونگے ۔ چنانچہ ایسا ہی واقع ہوا ۔ فتح مکہ کے بعد
خود آسمانی آفت سے تباہ ہو گیا ۔

اور تخت کا مالک جبلہ بن ابہم غسانی ہو گیا ۔

سلیط بن عمرو عامری نے آنحضرت کا نامہ مثل دوسرے نامون کے ہوذہ بن علی حنفی کے
پاس پہونچایا ۔ اوس نے خط مبارک کا مضمون سنکر سلیط کی تو خاطر کی ۔ اور پھر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام ایک نامہ جواباً یہ لکھا ۔

اے محمد تم بہت اچھے طریقے پر لوگون کو دعوت دیتے ہو ۔ مین تصدیق صدق دل سے
کرتا ہون تمھارا مذہب قبول کرونگا مین اپنی قوم کا شاعر ہون اور خطیب ہون ۔ عرب
مجھ سے ڈرتے ہین اگر مین تمھارا ساتھ دون تو ملک مین مجھکو عنایت ہو اور آپ کے
نامی خلفا مین مجھکو جگہ دینا " آپ نے اوسکے حق مین بد دعا کی اور فرمایا وہ اور اوسکا
ملک تباہ ہونگے بعد فتح مکہ کے وہ مر گیا ۔ ملک برباد ہو گیا ۔

مضمون نامۂ مبارک یہ تھا ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ نامہ ہے محمد رسول اللہ کا ہوذہ بن علی کی طرف ۔ سلام ہو اوسپر جو ہدایت کی

پیروی کرے۔ جان تو کہ میرا دین عنقریب تمہارے آبادی تک پہونچیگا۔ پس تو مسلمان ہو جا تاکہ سلامت رہے۔ اور برقرار رکھون مین جو جگہ تیرے تحت و تصرف مین ہے

جو نامہ مبارک آنحضرت کا جیفر اور عبد پسران جلندی
والی عمان کی طرف گیا تھا وہ یہ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از جانب محمد بن عبد اللہ اور اوس کے رسول کے۔ طرف جیفر اور عبد پسران جلندی کے۔ سلام ہو اوسپر جو پیروی کرے ہدایت کی۔

اما بعد مین تم دونون کو اسلام کی طرف بلاتا ہون۔ تم دونون اسلام لاؤ تاکہ سلامت رہو۔ بے شک مجھکو خدا نے اپنے سب بندون کی طرف پیغمبر کرکے بھیجا ہے۔ تاکہ مین ڈراؤن جو زندہ ہے۔ اللہ تعالے نے اپنی طرف سے اتمام حجت کافرون پر ثابت کیا ہے اگر تم اسلام قبول کرو تو مین تم کو والی ملک کرتا ہون۔ اور اگر تم انکار کرو تو تم کو معزول کرونگا اور میرے گھوڑے تمہارے ملک زمین پر دوڑین گے۔ اور میری نبوت تمہارے ملک پر غالب رہیگی۔ الحاصل ان دونو بھائیون نے آپس مین صلاح مشورہ کیا اور دونون آنحضرت پر ایمان لائے۔ اور حضرت عمرو بن العاص ایلچی کی بہت خاطر تواضع کرکے واپس کیا۔

آنحضرت کا نامہ مبارک جو حارث بن ابی شمر
کی طرف لکھا گیا تھا۔ وہ یہ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سلام ہو اوس پر جو تابعداری کرے ہدایت کی اور ایمان لاوے اللہ پر اور اوسکی تصدیق

کرے اور بیشک مین دعوت دیتا ہون اور مین بلاتا ہون کہ تو ایمان لاوے اللہ اکیلے پر نہین شریک اوسکا۔ تو اور تیرا ملک تیرے پاس باقی باامان رہیگا۔

بعض اہل سیر نے کہا کہ حارث درپردہ مسلمان ہو گیا تھا بخوف قیصر روم کے ظاہر نہین ہوا

سال ہشتم کے چند واقعات یہ ہین

اسی سال ۸ھ مین مکہ فتح ہوا اسکے بعد چند قبائل عرب مسلمان ہو گئے اون کے اعتماد مین تھا کہ اہل باطل مکہ کو فتح نہین کر سکتے۔ فتح مکہ کے بعد ان کے دلون مین عظمت اسلام بیٹھ گئی۔

بستم ماہ رمضان بروز جمعہ بیت اللہ کا طواف کیا۔ اور مشرکین کو طواف و دخول بیت اللہ سے منع کیا شرعًا۔ اور کعبہ مین تین سو ساٹھ صنم تھے جسپر آنحضرت گذرتے تھے چھڑی سے مارتے اور فرماتے جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۭ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ہر ایک بت اوندھے مُنہ گرتا جاتا تھا۔

۸ھ مین غزوۂ طایف ہوا

چند روز محاصرہ کر کے اوٹھا لیا اور سب اہل قلعہ مسلمان ہو گئے

۸ھ مین غزوۂ حنین ہوا۔ یہ ایک پانی کا چشمہ ہے۔ مکے سے تین منزل پر طائف کے نزدیک واقع ہے۔ اور یہ آیت نازل ہوئی وَيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ اور اوسکو ہوازن بھی کہتے ہین

اور اسی سال ۸ھ مین منبر مسجد تیار کیا گیا۔ اور اسی سال اوس پر خطبہ پڑھا گیا۔

اور اسی سال ۸ھ مین حضرت کے صاحبزادے ابراہیم پیدا ہوئے۔

اور اسی سال ۸ھ مین آنحضرت کی صاحبزادی زینب نے وفات پائی

اور اسی سال ۸ھ مین گرانی و قحط پڑا۔ آنحضرت نے دعا کی گرانی دفع ہوئی۔

اور اسی سال ۸ھ مین سورج گہن ہوا۔ آنحضرت نے نماز کسوف پڑھی

اور اسی سال ۸ھ مین وفد عبدالقیس آنحضرت کے پاس آیا یہ سب بیس آدمی تھے سردار ان کا عبداللہ بن عرف تھا۔

سال نہم کے واقعات مختصرًا

اسی سال ۹ھ مین غزوۂ تبوک ہوا ہے۔ آنحضرت کا یہ آخری غزوہ تھا۔ اس غزوہ کے واقعات مین ایک معجزہ کا ظہور ہے جب لشکر اسلام تبوک مین پہونچا۔ تو پانی کی حد درجہ قلت تھی۔ پانی ایک شخص کو بھی بس نہین ہوتا تھا۔ آنحضرت نے تھوڑا پانی منگوایا وضو کر کے کچھ پانی چشمہ مین ڈلوا دیا۔ اس قدر پانی جاری ہوا کہ سارا لشکر سیر ہوگیا اور جنگل مین نہر نکلا لشکر اسلام نے یہان بیس یوم قیام کیا۔

اور اسی سال ۹ھ مین بادشاہون کے ایلچی لگاتار آنے لگے

اسی سال ۹ھ مین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لوگون کو ہمراہ لیکے حج کیا اونکے ہمراہ تین سو مرد اور بیس بدنہ اور سورۂ برارت تھی تاکہ ہر ایک عہد سے اوسکا عہد توڑ دین اور بعد اس سال کے پھر کوئی مشرک حج و طواف بیت اللہ کا ننگا ہو کے نہ کرے

اسی سال ۹ھ مین نجاشی شاہ حبش نے وفات پائی

اسی سال اُم کلثوم دختر آنحضرت نے وفات پائی

اسی سال ۹ھ مین آنحضرت نے تحصیلدارون کو زکوۃ و صدقات کی تحصیل پر مقرر کیا کہ

اغنیا سے لیکے فقرا پر تقسیم کیجائے۔
اسی سال ۹ھ مین سریہ عتبہ بن حصین واقع ہوا۔ اسکا باعث یہ تھا کہ انکو زکوۃ دینا ناگوار ہوا اس قدر کثیر التعداد مال ہاتھ سے نکل جاتا ہے۔ یہ واقعہ بہت طویل ہے۔ کتب سیر کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔
اسی سال ۹ھ مین سریہ ضحاک ہوا علقمہ اور سریہ حضرت علی مرتضے ہوا۔
اسی سال ۹ھ مین آنحضرت نے ازواج سے ایلا کیا تھا۔ وہ یہ ہے کہ خانگی ناچاقی مین آپ ایک ماہ یعنی ۲۹ دن ایک مکان خاص مین ازواج سے علیحدہ رہے۔ جب ایک ماہ ہوگیا۔ آنحضرت مکان سے باہر تشریف لائے۔
اسی سال ۹ھ مین مسجد ضرار گرائی گئی۔ اسکی اصل یون ہے کہ منافقون نے مدینے مین ایک مسجد قبل از روانگی تبوک تعمیر کر دی تھی۔ آنحضرت کو اوس مین نماز پڑھنے کے لیے بہت کچھ کہا گیا لیکن حکم خداوندی اوس کے خلاف نازل ہوا کہ وہ مسجد ضرارہ ہے اور کفر پر تعمیر ہوئی ہے آخر اوس کو گرا دیا۔

واقعات سال دہم سنہ ہجری

اسی سال ۱۰ھ مین حج الوداع تھا۔ وجہ تسمیہ کی یہ ہے کہ آخر حج آنحضرت کا تھا اسی سال مین آنحضرت کا انتقال بھی ہوا اوس کو حجۃ الاسلام بھی کہتے ہین۔ آنحضرت مدینہ سے روز پنجشنبہ ماہ ذیقعدہ ۱۰ھ مین نکلے۔ آپ کے ہمراہ چالیس ہزار یا ایک لاکھ چوبیس ہزار آدمی تھے آپ نے عرفات مین سب کو خطبہ سنایا کہ جو تم کو دریافت کرنا ہو۔ کرلو مسائل حج وغیرہ مین۔ اور اس سفر مین تمام ازواج مطہرات اور حضرت فاطمہ بھی ساتھ

تھین اورحضرت علی بھی یمن سے تشریف لائے ۔ہمراہ چند اونٹ بھی بہ نیت حج وعرفات لائے ۔آنحضرت نے بہت بڑا چوڑا خطبہ پڑھا جس مین اکثرحصہ اتفاق اور آپکے وداع مین تھا اورعرفات مین یہ آیت نازل ہوئی ہے ۔اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ؕ

اسی سال سنلہ ھ مین آنحضرت کے صاحبزادے ابراہیم نے وفات پائی اور اوسی روز سورج گہن ہوا ۔دن کی رات ہوگئی تھی ۔لوگون کوخیال پیدا ہوا کہ ابراہیم کے انتقال کی وجہ سے یہ ہوا آپ نے فرمایا ۔یہ وجہ نہین ۔اللہ تعالے اپنے غضب سے ڈراتا ہے اور اوس کے غضب سے پناہ مانگو۔

اسی سال سنلہ مین جبرئیل علیہ السلام مرد کی صورت بن کر آنحضرت کے پاس تشریف لائے ۔بہت سفید ۔اعلے درجے کے حسین زانو سے زانو ملاکے اور اپنے دونون ہاتھ آنحضرت کے زانو پر رکھ کے بیٹھے ۔گویا ان پر کوئی اثر سفر بالکل نہ تھا جو دیکھتا تعجب کرتا ۔جبرئیل نے آنحضرت سے ایمان اور اسلام اور احسان کے معنے دریافت کیے ۔آپ جو فرماتے جبرئیل اوس کو اچھا کہتے ۔پھر غائب ہوگئے ۔آپ نے فرمایا یہ جبرئیل آئے تھے لوگون کی تعلیم کے واسطے ۔کتب احادیث مین پورا بیان ہے

اسی سال سنلہ مین اسود بن کعب عنسی اور مسیلمہ کذّاب نے دعوے نبوت کا کیا اوس نے اپنا لقب رحمن یمامہ رکھا تھا جیسے غلام احمد قادیانی نے اپنا لقب مسیح موعود رکھا تھا اوس وقت آپ نے خواب دیکھا جسکی تعبیر یہ فرمائی کہ دو کذاب ظاہر ہونگے ۔چنانچہ ایسا ہی واقع ہوا ۔یعنی اسود اور مسیلمہ کذاب ظاہر ہوئے ۔حضرت کی رحلت کے بعد اسکا عروج یہان تک ہوا کہ ایک لاکھ آدمی اس کے دام فریب مین آگئے ۔

معجزات مسیلمہ کذاب کے یہ ہین

ایک عورت نے کہا محمدؐ نے کلی کر کے کنوین مین پانی ڈالا تو اوسکا کھاری پانی شیرین ہوگیا - تم بھی ایسا کرو - اوس نے بھی ایسا ہی کیا - معا پانی کھاری ہو کے خشک ہوگیا اور جن درختون کے نیچے ڈالا تھا - اون درختون نے پھل لانا چھوڑ دیا - اور درخت خشک ہوگئے -

ایک شخص نے اپنا لڑکا پیش کیا کہ اسکے لیے دعا فرمایئے - مسیلمہ نے اوسکے سر پر اپنا ہاتھ پھیرا وہ لڑکا گنجا ہوگیا -

ایک شخص نے اپنے دو لڑکون کے لیے طول عمر کی دعا چاہی - مسیلمہ نے دعا کی - جب وہ شخص گھر مین آیا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک لڑکا کنوین مین گر کر مرگیا - اور دوسرے کو بھیڑیا لے گیا تھا -

دفعۃً ایک لڑکے کا گلا کیا اتفاقاً وہ لڑکا تو تلا ہوگیا -

ایک شخص کی آنکھون مین آشوب تھا - وہ مسیلمہ کے آگے بامید شفایابی گیا - مسیلمہ نے اپنا ہاتھ اوس کی آنکھون پر پھیرا - وہ پورا اندھا ہی ہوگیا -

(راقم کہتا ہے) ایسے پیغمبرون کے معجزے بھی ایسے ہی ہوتے ہین جیسے غلام احمد قادیانی کے معجزے اسکے قریب قریب ہین -

بیان مرض وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت جب حجۃ الوداع سے مدینے کو واپس آئے بقیہ ذیحجہ سال تمام تک اقامت کی -

جب سلاھ شروع ہوا محرم و صفر مین آپ اچھے رہے اور چہار شنبہ آخر ماہ صفر کو آپ بیمار پڑے۔ تپ و درد سر آپ کو لاحق ہوا۔ اس عرصے مین خلافت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ ظاہر فرمایا۔ منبر پر چڑھکر ثنا کی کہ ایک بندہ ہے اوس کو اللہ تعالے نے بہتر کیا دنیا بھر مین اور پسند کیا اور چن لیا ہے۔ ابوبکر سن کر روئے اور کہا یا رسول اللہ آپ پر میرے مان باپ فدا ہون۔ پھر آنحضرت نے فرمایا کہ ابوبکر میرا بڑا معین و مددگار ہے جان و مال سے اگر مین دنیا مین کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا۔ لیکن اخوت اسلام ہے پھر امر خلافت کی تصریح کی اور تاکید فرمائی کہ ابوبکر لوگون کو نماز پڑھاوین۔

اور حضرت اپنی ازواج کے اذن سے زمانۂ علالت مین عائشہ کے گھر مین مقیم رہے تیرہ چودہ دن تک بیمار رہے۔ روز دوشنبہ بوقت چاشت ۱۲۔ ربیع الاول سلاھ ہجری مین جوار اقدس مین رونق بخش ہوے انا للہ و انا الیہ راجعون

جب آنحضرت کا انتقال ہوگیا۔ صحابہ کی عقل اوڑ گئی۔ صرف ابوبکر و عباس رضی اللہ عنہما ثابت قدم تھے۔ حضرت عمر نے کہا اگر کوئی یہ کہے گا کہ محمد مر گئے تو مین اوس کی گردن مارونگا۔ محمد تو اللہ تعالے کے پاس گئے ہین۔ جیسے حضرت موسی چالیس روز کے لیے اپنی قوم سے پوشیدہ رہے۔ حضرت ابوبکر رضؓ اپنے گانون سے آتے ہی آنحضرت کے پاس پہونچے۔ آپ کی پیشانی مبارک کو بوسہ دیا اور کہا فداک ابی و امی

پھر حضرت ابوبکر باہر نکلے۔ صحابہ کو وعظ گیا۔

" جو شخص محمد کو پوجتا ہے تو وہ مر گیا ہے۔ اور جو شخص خدائے عز و جل کو پوجتا ہے تو وہ زندہ ہے کبھی نہین مرے گا۔ اور نہین محمد مگر رسول ہے خدا کا اوس کے قبل بھی کئی پیغمبر گذر چکے ہین۔ "

بیان غسل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

آنحضرت کو غسل حضرت علی بن ابی طالب اور عباس وفضل بن عباس اور قثم بن عباس اور اسامہ بن زید اور شقران مولائے آنحضرت نے دیا ہے اور اوس بن خولی کو بلایا نہلانے کے لیے ۔ اوس نہلاتے ۔ علی بن ابی طالب تھامے ہوئے تھے ۔ اور اسامہ وشقران پانی ڈالتے تھے اور ان سب کی آنکھون پر پٹی بندھی تھی ۔ اور صحابہ مین اختلاف ہوا کہ حالت غسل مین لباس اتارین یا کپڑون سمیت غسل دین ۔ آخر رؤیا سے ثابت ہوا کہ کپڑون سمیت غسل دیا جائے ۔ اور ایسا ہی کیا گیا ۔

کفن آنحضرت کا

آنحضرت کو تین سفید کپڑون مین کفن دیا گیا ۔ یہ کپڑے قریہ سحولیہ مین کے بُنے ہوے تھے ان مین نہ قمیص تھی نہ عمامہ تھا ۔ پھر عود کا بخور دیا گیا

نماز جنازہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

لوگ نماز جنازہ پڑھنے کو آتے گئے ۔ الگ الگ نماز پڑھی ۔ کسی نے اون کی امامت نہین کی ۔ اور بعض نے کہا کہ آپ پر نماز جنازہ نہین پڑھی بلکہ لوگ درود اور دعا کے لیے اندر حجرۂ شریف مین داخل ہوتے تھے

قبر کی جگہ مین اختلاف

مقام قبر کے تعین مین ۔ اختلاف صحابہ مین ہوا کہ کہان دفن کرین ۔ کسی نے کہا ابراہیم خلیل اللہ کے پاس لیجائین ۔ کسی نے کہا بقیع مین دفن کرین ۔ آخر الامر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا لَا یُدْفَنُ نَبِیٌّ اِلَّا حَیْثُ قُبِضَ جہان نبی مقبوض ہوتا ہے اوسی جگہ دفن کیا جاتا ہے

یہ مین نے حضرت سے سنا ہے اسی پر سب کا اتفاق ہوا حضرت عائشہ کے حجرہ مین آپ کو دفن کیا۔

نَفْسِی الْفِدَاءُ لِقَبْرٍ اَنْتَ سَاکِنُہٗ   فِیْہِ الْعَفَافُ وَ فِیْہِ الْجُوْدُ وَالْکَرَمُ

نوعیت قبر مین اختلاف آراء

اختلاف ہوا کہ لحد بنے یا شق آخر الامر سب کا اتفاق ہوا کہ لحد تیار کیجاے اُسمین آپ کو رکھا۔ اور حضرت علی و عباس اور فضل اور قثم اور اوس بن خولی نے اندر قبر شریف مین اوتارا

ف یہ دفن شب چہار شنبہ کو ہوا تھا بعد وفات شریف کے بقیہ روز دوشنبہ و شب سہ شنبہ اور روز سہ شنبہ تک تاخیر دفن کا سبب یہ تھا کہ لوگ بیعت ابوبکر رضی اللہ عنہ مین مشغول تھے۔ بعض نے کہا کہ آپ کی موت پر سب کو اتفاق نہ تھا۔

بارھوین ربیع الاول سنہ ۱۱ھ کو بعمر (۶۳) سال۔ نصف نہار دوشنبہ مین انتقال فرمایا عبداللہ بن عباس کہتے ہین حضرت دوشنبہ کے دن پیدا ہوے اور اوسی دن نبی ہوے۔ اور اوسی دن مکے سے مدینے کو ہجرت کی اور اسی دن مدینہ مین داخل ہوے اور اوسی دن وفات پائی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ٥

یہ احقر اقل عباد اللہ الاحد حاجی محمد بن عبداللہ۔ عرض کرتا ہے کہ یہ کتاب مختصر مین نے بماہ رمضان دبعد نماز تراویح کے لکھی ہے۔ مین امید کرتا ہون اللہ تعالےٰ سے کہ اس کتاب کو قبول فرماوے جیسے دیگر علماء عظام سے قبول کیا ہے۔ اور اس کو میرے لیے وسیلۂ نجات کرے۔ اور حضرت شفیع المذنبین کے سامنے یہ میرے سیدھے ہاتھ مین ہو۔ ماہ رمضان سنہ ۱۳۳۶ھ روز دوشنبہ کو ختم ہوئی۔ اسکو اپنے آقاے ولی نعمت کے نام نامی اسم گرامی کے ساتھ مَعْنُوْن کرتا ہون۔ عُثْمَانُ الْبَیَانِ فِیْ سِیْرَۃِ النَّبِیِّ اٰخِرِ الزَّمَانِ

تمّت

مطبوعہ نامی پریس لکھنؤ دسمبر سنہ ۱۹۲۹ع